مسائل و معلومات
حج و عمرہ

حنفی فقہ کے ہر مکتبۂ فکر کے علماء کرام و مفتی صاحبان سے
توثیق و تصدیق شدہ

کس طرح کریں؟ کہاں کریں؟
کیا کریں؟ اور کیا نہ کریں؟

تالیف
محمد معین الدین احمد

ناشر:

ایڈیشن ۹۹۳

ہدیہ دعائے خیر

تلبیہ

لَبَّیْكَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ط
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَاشَرِیْكَ لَكَ ط

میں حاضر ہُوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی بھی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور مُلک بھی تیرا ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

تلبیہ احرام کے لئے رُکن ہے۔ اس کے بغیر احرام نہیں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی یہ حج و عمرہ کا خاص ذکر گویا حاجی کا خاص ترانہ ہے۔ دراصل یہ حضرت ابراہیمؑ کی پکار کا جواب ہے، حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کے حکم سے اللہ کے بندوں کو پکارا تھا کہ آؤ اللہ کے دَر پر حاضری دو۔ پس جو بندے حج یا عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کے اللہ کے گھر کی حاضری کے ارادہ سے جاتے ہیں وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے گویا حضرت ابراہیمؑ کی اس پکار کے جواب میں عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رَب تو نے اپنے مقبول بندے حضرت ابراہیمؑ سے ندا دلوا کے ہمیں بلوایا تھا، ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں، تیرے حضور میں حاضر ہیں لیکن خیال رہے کہ حاکم کی پکار پر دربار کی حاضری میں امید و خوف کی جیسی حالت ہوتی ہے ایسا ہی حال ہونا چاہئے۔ اس سے ڈرتے رہنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ کہیں اپنی بداعمالیوں سے حاضری ہی قبول نہ ہو۔

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ اللہ کا مؤمن و مسلم بندہ جب حج و عمرہ کا تلبیہ پکارتا ہے اور کہتا ہے، لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ الخ تو اس کے داہنی طرف اور بائیں طرف اللہ کی جو بھی مخلوق ہوتی ہے خواہ وہ بے جان پتھر اور درخت یا ڈھیلے ہوں، وہ بھی اس بندے کے ساتھ لَبَّیْكَ کہتی ہیں — یہاں تک کہ زمین اس طرف سے اور اس طرف سے تمام ہو جاتی ہے۔ (یعنی رُوئے زمین پر پھیل جاتی ہے)

(جامع ترمذی۔ سنن ابن ماجہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلے اِس کو پڑھیں — قدم یہ خوذ نہیں اٹھتے اٹھائے جاتے ہیں — یہ سب کچھ تو ہے پیش کسی کے سجدہ کا صدقہ ہے — پہلے اِس کو پڑھیں

سببِ تالیف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

اَمَّا بَعْدُ

اللہ ربّ العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے احقر العباد راقم الحروف کو متعدد بار حرمین شریفین کی حاضری سے مشرف ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔

مشاہدہ میں یہ بات آئی کہ حجاج کرام اور عمرہ کرنے والے حضرات طواف وسعی میں بہت غلطیاں کرتے ہیں کہیں کوئی کام خلافِ سنت کرتے ہیں اور کہیں بعض ایسی غلطیاں کرتے ہیں جن سے فقہی اور شرعی اعتبار سے طواف فاسد ہوجاتا ہے کوئی درمیانِ طواف قیام کرلیتا ہے۔ کوئی جہاں چاہے بیت اللہ کی سمت پورا جسم پھیر لیتا ہے، زیادہ تر لوگ حجرِ اسود کے بالمقابل آئے بغیر ہاتھ اٹھا دیتے ہیں۔ اکثریت کو یہ معلوم نہیں کہ حجرِ اسود کا استقبال کہاں ہوتا ہے اور استلام کس طرح کیا جاتا ہے، کس مقام کو چومنا چاہئے اور کس جگہ کو نہیں چومنا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔ ان میں بعض اعمال اور افعال نہ صرف مکروہ ہیں بلکہ حرام بھی ہیں۔ ان میں وہ اشخاص بھی شامل ہیں جو متعدد بار حج وعمرہ کی سعادت سے مستفیض ہو چکے ہیں! اسکی اصل وجہ ناواقفیت ہے اور یہ کہ مناسکِ حج وعمرہ سے متعلق موجودہ شائع شدہ کتب اس قسم کی تنبیہات سے خالی ہیں اور زیادہ تر دعاؤں پر مشتمل ہیں "کس طرح کرے؟ کہاں کرے؟ کیا کرے؟ اور کیا نہ کرے؟" یہ تفصیلات عام کتابوں میں نہیں ملتی ہیں۔ ہمارے لوگ سمجھتے ہیں کہ معلم سب ارکان ٹھیک ٹھیک ادا کرائے گا اور یہی سب سے بڑی غلطی ہے معلم اب ایک ادارہ ہو کر رہ گیا ہے اور یہ ادارہ اسکول کے معمولی اساتذہ کو حج کے دنوں میں ملازم رکھ لیتا ہے اور حجاج کو ان کے حوالہ کردیتا ہے۔

ان کی زبان عربی ہے اس لئے یہ عربی میں بات کرتے ہیں اور ہمارے لوگ ان کو عالم سمجھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان معلم حضرات کی اکثریت خود بھی کچھ نہیں جانتی ہے اور لوگ زیادہ تر غلطیاں ان ہی کی دیکھا دیکھی کرتے ہیں۔

اس قسم کی غلطیوں سے بچانے کے لئے میں نے پچھلے سال ۱۹۸۴ء میں ضروری ہدایات پر مشتمل یادداشت (نوٹس) تیار کی جس کا ماخذ مولانا سید زوار حسینؒ کی کتاب "عمدۃ الفقہ" اور مفتی سعید احمدؒ کی "معلم الحجاج" تھا۔ یہ کتاب بہت مقبول ہوئی اور نہ صرف عوام نے بلکہ علماء کرام نے بھی اس کو بے حد پسند کیا۔ اس کتاب کی اشاعت اور تقسیم کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پھر عمرہ اور بعدہ حج کی سعادت عطا فرمائی۔ ان دونوں سفر کے دوران میں نے درجنوں حضرات سے گفتگو کی تاکہ معلوم ہو کہ عوام کس حد تک مسائل سے ناواقف ہیں اور کون کون سی باتیں ایسی ہیں جن کا ان کے لئے کتاب میں لانا ضروری ہے۔ بہت سی باتیں ایسی سامنے آئیں جو اردو میں لکھی ہوئی فقہ اور مسائل کی کتاب الحج میں نہیں ملتی ہیں۔ ایسے مسائل پر میں نے مختلف دارالعلوم کے مفتی صاحبان سے فتویٰ لیا اور ایک نئی کتاب از سر نو مرتب کی۔ اس سلسلہ میں میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن کے مولانا مفتی عبدالسلام مدظلہ العالی اور مولانا عطاء الرحمن صاحب جامعہ عمر الفاروق بفرزون کراچی کے مولانا مفتی عبدالرؤف ہزاروی مدظلہ العالی اور دارالافتاء محمدی جامع مسجد دستگیر سوسائٹی کراچی کے مولانا مفتی عطاء اللہ مدظلہ العالی کا مشکور ہوں جنہوں نے مسائل کی چھان بین اور مجھ کو سمجھانے میں اور اس طرح کتاب کے مرتب کرنے میں میری مدد کی۔

اس کتاب کو اور زیادہ مستند بنانے کے لئے میں نے ضروری سمجھا کہ پاکستان کے چوٹی کے علماء کرام اور مفتی صاحبان سے اس کی توثیق اور تصدیق کرائی جائے۔ چنانچہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث مولانا مفتی ولی حسن خاں ٹونکی مدظلہ العالی

مدرسہ عربیہ انوار العلوم کے شیخ الحدیث علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اور دار العلوم امجدیہ کراچی کے مولانا مفتی ظفر علی نعمانی مدظلہ العالی نے محض خدمت دین کی خاطر اس کی تصدیق اور توثیق فرما کر مجھ کو ممنون اور مشکور ہونے کا موقع دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔
اب یہ یادداشتیں (نوٹس) کتاب کی شکل میں زائرین حرمین کے استفادہ کے لئے پیش خدمت ہیں۔

حق تعالیٰ جل شانہ احقر کی اس سعی اور کاوش کو اپنے فضل و کرم سے حجاج کرام کے لئے نافع بنائے اور اس محنت کو قبول فرما کر بندہ کے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ ان ہٗ ولی التوفیق

آخر میں زائرین سے التماس ہے کہ اس کتاب کو ایک بار نہیں بلکہ بار بار پڑھیں تاکہ عمرہ و حج کس طرح کرنا ہے، کہاں کرنا ہے، کیا کرنا ہے اور کیا نہ کرنا ——— اچھی طرح یاد ہو جائے اور حج جیسے اہم فرض کی ادائیگی میں نقصان نہ رہ جائے۔ مکہ مکرمہ میں آپ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوں گے اور مہمان یعنی آپ کے ذمہ بھی میزبان یعنی اللہ تعالیٰ کے کچھ حقوق ہیں اور اُن کی رعایت نہایت ضروری ہے۔ حج کے مسائل۔ اس کے شرائط، ارکان و آداب وہ حقوق ہیں جو حق تعالیٰ کے مہمان کی حیثیت سے آپ پر لازم آتے ہیں۔ اس لئے اِس کتاب کو صرف مسئلوں کی حیثیت سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہونے کے خیال سے پڑھیں اور سمجھیں، مسائل یاد کریں اور ان پر عمل کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا عمرہ و حج مقبول و مبرور ہوگا۔

اپنے اور اپنے والدین کے لئے دعاؤں کا ملتجی

بندہ محمد معین الدین احمد عفی عنہ

۲ جمادی الثانی مطابق ۲۳ فروری ۱۹۸۵ء

نوٹ:

حج کے ارکان و مسائل اور مدینہ منورہ کی عبادت پر مشتمل کیسٹ تیار کیا گیا ہے جس میں تمام ارکان و مسائل ایک تسلسل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جیسے کسی کو ہاتھ پکڑ کر حج کرا رہے ہوں۔ ہر حاجی کے لئے انتہائی فائدہ مند اور ضروری ہے۔
کتاب بلامعاوضہ ہے لیکن کیسٹ کا ہدیہ ہے۔ یہ ۲ دو کیسٹ کا ایک سیٹ ہے اور ۲ دو کیسٹ کا مجموعی ہدیہ روپیہ ہے۔

؎ جون ۱۹۸۶ء میں آپ کا وصال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

فہرستِ عنوانات

توثیق وتقریظ

از حضرت مولانا مفتی ولی حسن خاں صاحب ٹونکی مدظلہم العالی شیخ الحدیث ورئیس دارالافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیہ. علامہ بنوری ٹاؤن. کراچی - ۵

حج بیت اللہ ایک اہم فریضہ ہے اور مشکل عبادت ہے، حج میں ہزاروں مصلحتیں اور حکمتیں ہیں اللہ تعالیٰ کے فرائض کی حکمتیں کون بیان کرسکتا ہے پھر یہ بھی علمائے ربانیین نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرائض اس لئے انجام دے کہ ہمارے رب کا حکم ہے اعلیٰ درجہ یہی ہے کہ ہمارے معبود کا حکم ہے اس لئے عبادت ادا کر رہے ہیں البتہ اگر کوئی مصلحت اور حکمت بھی ذہن میں آجائے تو کوئی حرج نہیں، حج بیت اللہ کی حکمت راقم کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حج کے مقامات میں اپنے برگزیدہ بندوں اور جلیل القدر انبیاء علیہم السلام پر نعمتیں فرمائی ہیں اور رحمتیں نازل فرمائی ہیں ہم گناہگار بندے اُن مقامات پر جاتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں کہ شاید کوئی قطرۂ رحمت ہم گناہگاروں کو بھی مل جائے تو دونوں جہانوں کی کامیابی ہی کامیابی ہے۔ اس لئے حج پر جانے سے پہلے نیت خالص کرے اور صرف رضائے حق مقصود ہونا چاہئیے۔ میرے شیخ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ رحمۃً واسعۃً وقدس اللہ سرہ العزیز نے اپنے ایک شاگرد اور مسترشد کو تحریر فرمایا، نیت خالص کرو، نگاہوں کو نیچے رکھو، حرمین میں زیادہ وقت گذارو بازاروں میں خرید وفروخت سے باز رہو، عربوں کو بُرا نہ کہو، بندہ راقم کی بھی حج بیت اللہ کرنے والوں کو یہی مخلصانہ نصیحت ہے۔

حج کے مسائل پر بہت کچھ لکھا گیا ہے مختصر اور مفصل کتابیں بہت ملتی ہیں، جناب مکرم محمد معین الدین احمد صاحب نے "مسائل ومعلومات حج وعمرہ" کے نام سے ایک کتاب تحریر فرمائی ہے، راقم نے اپنے ایک رفیق مولوی امداد اللہ متعلم درجہ تخصص فی الفقہ الاسلامی کو یہ کتاب دی موصوف نے اس کتاب کے ایک ایک مسئلہ کو دیکھا، جانچا، پرکھا اور جہاں شک ہوتا تھا مجھ ناچیز کو دکھاتے اور پوچھتے اور کتابیں دیکھتے تھے بحمد اللہ یہ کتاب حج وعمرہ کے ضروری مسائل پر مشتمل ہے، ایک نئے انداز سے مسائل اور ضروری معلومات اس میں جمع کی گئی ہیں۔ مجھے امید واثق ہے کہ بندگانِ خدا کو اس سے فائدہ پہنچے گا اور مصنف کو اس سے ثواب جزیل ملے گا، ناظرین سے درخواست ہے کہ اس کتاب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مصنف کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں دعا کرنے والوں اور مصنف کو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں مل جائیں تو بیڑہ پار ہوجاتے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز

ولی حسن دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ. علامہ بنوری ٹاؤن کراچی - ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید احمد سعید کاظمی

صدر مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان
صدر مرکزی تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان
مہتمم و شیخ الحدیث، مدرسہ عربیہ انوار العلوم ملتان

فون | مدرسہ : 30429
رہائش : 76861

شاداب کالونی
پولیس لائنز روڈ۔ ملتان

تاریخ ۶ فروری ۱۹۸۵ء

محترم جناب محمد معین الدین احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا مؤلفہ مجموعہ بعنوان

"مسائل و معلومات حج و عمرہ" مختلف مقامات سے دیکھا۔ ماشاء اللہ نہایت حسن ترتیب کے ساتھ یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے۔ بہت سی ضروری معلومات پر مشتمل ہے۔ عامۃ المسلمین، بالخصوص زائرین حرمین طیبین کیلئے بے حد مفید ہے۔ سلیس زبان میں خوبصورت ترتیب کے ساتھ یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے۔ فاضل مؤلف نے جس دلچسپی اور محنت کے ساتھ اسے جمع فرمایا ہے اس کیلئے وہ مستحق تحسین و آفرین ہیں۔

اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس مجموعے کو عازمین حرمین طیبین کے لیے نفع بخش اور سود مند بنائے۔ آمین

سید احمد سعید کاظمی عفی عنہ

اہلِ سنت وجماعت کی دینی درسگاہ

دارُالعلوم امجدیہ

عالمگیر روڈ۔ کراچی ۵

بحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں نے زیر نظر کتاب "مسائل و معلومات حج و عمرہ" مصنفہ جناب محمد حسین الدین [illegible]

کا متعدد جگہ سے مطالعہ کیا اور مفتی محمد رفیق حسنی مہتمم جامعہ اسلامیہ گلزار حبیب نے

تفصیلاً اسکو دیکھا حج کے مسائل پر لکھی جانے والی کتابوں میں بہت اچھی

اور جامع کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو نافع اور مقبول عام فرمائے

اور مصنف و مؤلف کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم

[illegible]

مہتمم دارالعلوم امجدیہ ٹرسٹ

کراچی

26/1/85

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

(انسان کو وہ علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا)

فرضیتِ حج اور اقسامِ حج

۱۔ عربی لغت میں حج کے معنی کسی عظیم الشّان چیز کی طرف قصد کرنے کے ہیں۔

۲۔ اصطلاحِ شرع میں حج اُن افعال کا نام ہے جو حج کی نیت سے احرام باندھنے کے بعد ادا کئے جاتے ہیں اور وہ افعال فرض طواف اور وقوفِ عرفات ہیں۔ جن کو ان کے مقررہ وقتوں میں ادا کرتے ہیں۔ حج کے جتنے افعال ہیں وہ عاشقانہ ہیں اور اُن سب سے از خود رفتگی اور شیفتگی ظاہر ہوتی ہے۔

۳۔ ہر صاحبِ استطاعت عاقل بالغ مسلمان پر حج فرض ہے اور اس کے کرنے سے ثواب ملتا ہے۔ ترک کرنے والا گنہگار اور فاسق ہے۔ اس پر عذاب ہوگا اور اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

۴۔ تمام عمر میں حج ایک ہی دفعہ فرض ہے اور اس پر فرض ہے جو استطاعت رکھتا ہو اس کے پاس اپنی حاجت سے زیادہ مال ہو، یعنی اس کے رہنے کے لئے مکان، لباس، خادم اور گھر کے اسباب کے سوا اِس قدر سرمایہ ہو کہ سواری پر مکّہ مکرمہ کو جائے اور واپس گھر آئے اور وہ سرمایہ اس کے قرض کو منہا کر دینے کے بعد ہو خواہ وہ قرض مہرِ معجل یا موجل سے متعلق ہو۔ اور اس کے واپس آنے تک اس سرمایہ

کے علاوہ اپنے اہل و عیال کا خرچ اور ضروری مرمت مکان وغیرہ کے لئے بھی سرمایہ ہو۔ لوگوں میں عام طور سے یہ مشہور ہے کہ اگر غیر شادی شدہ لڑکی گھر میں ہو تو اس وقت تک حج فرض نہیں ہے جب تک اُس کی شادی نہ ہو جائے یہ بات غلط ہے اور یہ بھی غلط ہے کہ حج پر جانے سے پہلے لڑکی کے جہیز کے لئے سرمایہ الگ کر کے جائے۔ اوپر لکھے ہوئے حساب سے اگر صاحب استطاعت ہو گیا تو حج فرض ہو گیا، اب اس میں تاخیر کرنے سے گنہگار ہو گا۔ دوسری بات یہ کہ اگر عورت کی اپنی آمدنی نہ ہو یا عورت نے اپنے پاس اتنا سرمایہ جمع نہ کر لیا ہو جس سے وہ صاحب استطاعت ہو گئی ہو تو عورت پر حج فرض نہیں ہے، یہ الگ بات ہے کہ جب مرد حج پر جائے اور اس کے پاس اتنا فاضل سرمایہ ہو کہ اپنے بیوی بچوں کو بھی ساتھ لے جا سکتا ہے تو ضرور لے جائے لیکن مرد کو جائز نہیں ہے کہ اپنے حج میں اس لئے تاخیر کرے کہ بیوی کو بھی ساتھ لے جانے کے لئے سرمایہ جمع کرنا ہے۔ اگر عورت کے پاس استعمال کا اتنا زیور موجود ہو جس کو فروخت کر کے وہ اپنا اور اپنے محرم کا حج کر سکتی ہو تو عورت پر بھی حج فرض ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھو صفحہ ۹۹ عورت کے حج کا طریقہ) ایک حدیث[1] میں ارشاد ہے کہ حج میں جلدی کرو، کسی کو بعد کی کیا خبر ہے کہ کوئی مرض پیش آجائے یا کوئی اور ضرورت درمیان میں لاحق ہو جائے۔ دوسری حدیث[2] میں ہے کہ حج نکاح سے مُقدّم ہے۔

۵۔ بعض لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ اگر کسی نے عُمرہ کیا تو اس پر حج فرض ہو گیا۔

---

[1] کنز (فضائل حج)

یہ غلط ہے۔ اگر وہ صاحبِ استطاعت نہیں ہے یعنی اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ وہ حج کر سکے تو اس پر عمرہ کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوتا ہے۔ اگر وہ عمرہ حج کے مہینوں میں کیا جائے پھر بھی اس وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا۔

۶۔ جیسا کہ صفحہ ۲۶ پر حدیث ۸ میں لکھا ہے، حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اگر وہ دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔ وہ بخشش چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بخشتے ہیں لیکن خیال رہے کہ جس طرح میزبان کے ذمہ مہمان کے حقوق ہیں اسی طرح مہمان کے ذمہ میزبان کے بھی حقوق ہیں اور اُنکی رعایت کرنا ضروری ہے۔ اگر حجاج اِس نکتہ کو یاد رکھیں اور مہمان کے اس عظیم شرف کا خیال رکھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ حج کے پورے ایام میں ایک عجیب لذت پائیں گے۔ حج کے مسائل، اس کے شرائط، ارکان و آداب درحقیقت یہی وہ حقوق ہیں جو حق تعالیٰ کے مہمان ہونے کی حیثیت سے حجاج کے ذمہ عائد ہوتے ہیں۔ صرف مسلمان کی حیثیت سے نہیں بلکہ حق تعالیٰ کے مہمان ہونے کے خیال سے ان پر عمل کرنا اور ان کا لحاظ کرنا بے حد نفع بخش ہوتا ہے۔ حج کے تمام اعمال کا مقصد اور حاصل خدا کی یاد ہے۔ حج کے اعمال بجالانے کے وقت اگر اس اصولی بات کو یاد رکھا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ ظاہری اعمال باطن میں بھی کچھ ذوق پیدا کریں گے۔

۷۔ حدیث میں ہے کہ جس طرح کی خدمت مسلمان کی کیجائے اُسی طرح کی مدد اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ جو مسلمان کو روٹی کھلائے گا، اللہ اُس کی روٹی کا انتظام فرمائے گا جس کو مسلمانوں کی نماز کی فکر ہوگی اللہ اس کی نماز کی حفاظت

اور اس کی ترقی کا انتظام کرے گا۔ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو حج کے ارکان اور مسائل بار بار سمجھائیں، اگر آپ حج کی صحت اور اس کی روح کی فکر کریں گے تو آپ سب لوگوں کو اپنے حج کی مقبولیت اور اس کی روحانیت کی اُمید کرنی چاہئے۔

۸۔ زمانۂ حج شوّال سے شروع ہوتا ہے۔ ایامِ حج (۹ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحج) میں بعد والی رات پہلے دن کی شمار کی جاتی ہے۔ تیرہویں کے بعد والی رات تیرہویں کے تابع شمار نہیں کی جاتی۔

۹۔ حج کی تین قسمیں ہیں:۔

(۱) حجِ افراد: اس کے معنی اکیلا کرنے کے ہیں۔ میقات پر گزرنے سے پہلے صرف حج کی نیت کرے اور اسی کا احرام باندھے، حج کو عمرہ کے ساتھ جمع نہ کرے یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ بالکل نہ کرے۔ اس قسم کے حج کرنے والے کو **مُفرد** کہتے ہیں۔ غیر آفاقی یعنی اہلِ مکّہ اور اہلِ حِل (یعنی میقات اور حدودِ حرم کے درمیان رہنے والے لوگ) جیسے جدّہ میں مقیم لوگوں کے لئے صرف افراد ہے، تمتّع اور قران نہیں۔

(۲) حجِ قِران: اس کے لفظی معنی دو چیزوں کو مِلانے کے ہیں۔ حج کے ساتھ عمرہ کو بھی اوّل ہی سے جمع کرے یعنی عمرہ اور حج دونوں کا بیک وقت مِلا کر احرام باندھے۔ ایسا حج کرنے والے کو **قارِن** کہتے ہیں۔ اس کو عمرہ کی سعی سے فارغ ہو کر حالتِ احرام میں رہنا ہوگا اور وقوفِ عرفہ سے پہلے طوافِ قدوم کرنا ہوگا جو سُنّت ہے طوافِ قدوم کے بعد قارِن کو سعی کرنی افضل اور سنّت ہے۔ اگر طوافِ قدوم کے بعد سعی نہ کی تو طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنی ہوگی۔ آفاقی کے لئے قِران

افضل ہے غیر آفاقی یعنی اہلِ حِل اور اہلِ مکّہ کے لئے قِران نہیں ہے، اگر کریں گے تو گنہگار ہوں گے اور دم واجب ہو جائیگا حج قِران سے متعلق اور دیکھیں سلسلہ ۱۴۸ اور ۲۰۵

(۳) حج تمتّع: اِس کے لفظی معنی نفع اٹھانے کے ہیں، حج کے ساتھ عمرہ کو اس طرح جمع کرے کہ حج کے مہینوں میں میقات پر گزرنے سے پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھے، اس میں حج کو شریک نہ کرے۔ پھر مکّہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ سے فارغ ہو کر بال کٹوانے یا منڈانے کے بعد احرام اتار دے اور وطن واپس نہ آئے — پھر ۸ ذی الحج کو مکہ مکرمہ میں حج کا احرام باندھ کر حج کے افعال ادا کرے۔ ایسا کرنے والے کو متمتّع کہتے ہیں۔ یہ بھی صرف آفاقی کے لئے ہے اور پاکستان سے جانے والوں کی اکثریت حج تمتع کرتی ہے غیر آفاقی یعنی اہلِ مکّہ اور اہلِ حِل تمتّع نہیں کر سکتے، اگر کریں گے تو گنہگار ہوں گے اور دم واجب ہو گا۔

۱۰۔ حج پر جانے والے بعض حضرات مکہ مکرمہ پہنچ کر اور عمرہ سے فارغ ہو کر اپنے رشتہ داروں کے پاس قیام کے لئے جدّہ آجاتے ہیں، اُن کا پہلے ہی سے حج تمتع کا ارادہ ہے اسلئے جب ۸ ذی الحج کو حج کے لئے روانہ ہوں تو قِران نہ کریں، ورنہ دم لازم ہو جائے گا، اور شرعی حج قِران بھی نہ ہو گا۔ ایسے افراد حج افراد کریں یعنی صرف حج کا احرام باندھیں۔ یہ افراد ملا کر تمتع ہو جائے گا۔ اگر مکّہ سے ہوتے ہوئے جانا چاہیں تو طوافِ قدوم کریں اور منیٰ روانہ ہو جائیں، اگر چاہیں تو اوپر ہی اوپر سے منیٰ کو چلے جائیں، ان پر سے طواف قدوم ساقط ہو جائے گا۔

فرائض، واجبات اور سُنن حج

۱۱۔ فرائضِ حج: یہ تین ہیں اور ان تینوں فرائض کا ترتیب وار ادا کرنا اور ہر فرض کو اسکے مخصوص مکان اور وقت میں ادا کرنا واجب ہے۔ ان تینوں فرضوں

میں سے اگر کوئی چیز چھوٹ جائے گی تو حج نہیں ہوگا اور اس کی تلافی دم یعنی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہو سکتی۔

(۱) احرام باندھنا یعنی حج کی دل سے نیت کرنا اور تلبیہ یعنی لَبَّیْکَ الخ کہنا۔

(۲) وقوف عرفات یعنی ۹ ذی الحج کو زوال آفتاب کے بعد سے ۱۰ ذی الحج کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا اگرچہ ایک لمحہ ہی کیوں نہ ہو۔ یہ حج کا رکن ہے۔ سنت ہے کہ زوال کے فوری بعد وقوف شروع کر دے۔

(۳) طوافِ زیارت، جو ۱۰ ذی الحج کی صبح سے ۱۲ ذی الحج غروب آفتاب تک سر کے بال منڈانے یا کتروانے کے بعد کیا جاتا ہے۔ یہ بھی حج کا رکن ہے۔

۱۲۔ واجباتِ حج: بنیادی طور پر واجباتِ حج چھ ہیں، اس کے ملحقات دوسرے واجبات اپنی اپنی جگہ پر تفصیل سے آئیں گے۔ واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے تو حج تو ہو جائے گا خواہ قصداً چھوڑا ہو یا بھول کر لیکن اس کی جزا لازم ہوگی خواہ قربانی یا صدقہ، خیال رہے کہ بلا عذر واجب کو چھوڑنا گناہ ہے۔ جزا دینے سے گناہ معاف نہیں ہوتا، گناہ کی معافی کے لئے توبہ شرط ہے۔ لہٰذا ارادہ اور ہمت سے کام لو کہ کوئی واجب نہ چھوٹے۔ وہ چھ واجبات یہ ہیں:۔

① وقوفِ مزدلفہ یعنی مزدلفہ میں وقوف کے وقت قیام کرنا۔

② صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ (ایامِ نحر سے تاخیر نہ کرنا۔ تاخیر سے صدقہ[1] لازم ہوگا۔)

③ رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا۔

---

[1] غنیۃ المناسک

④ قارِن اور متمتّع کو قربانی کرنا۔

⑤ حلق یعنی سر کے بال منڈانا یا قصر یعنی کتروانا۔

⑥ آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے کو طوافِ وداع کرنا۔

۱۳۔ سُنَنِ حج ، اس کی تفصیل آگے کتاب میں آئے گی سُنّت کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصدًا ترک کرنا بُرا ہے اور قابلِ ملامت ہے۔ کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اُن کے ترک کرنے سے جزا لازم نہیں آتی۔

احکامِ عُمرہ

۱۴۔ عربی لُغت میں عمرہ کے معنی مطلق زیارت کے ہیں، اور کسی آباد مکان کا ارادہ کرنا ہے۔ اصطلاحِ شرع میں میقات یا حِل سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرنے کے ہیں۔ عمرہ کو حج اصغر بھی کہتے ہیں۔

۱۵۔ تمام عمر میں کم سے کم ایک مرتبہ عمرہ کرنا سُنّت مؤکدہ ہے۔ لیکن ۹ ذی الحج سے ۱۳ ذی الحج تک پانچ دن عمرہ کرنا منع ہے۔

۱۶۔ فرائضِ عُمرہ: یہ دو ہیں۔

① احرام باندھنا جو عمرہ کی نیت کرنے کے بعد تلبیہ پڑھنے سے منعقد ہو جاتا ہے۔

② طواف

۱۷۔ واجباتِ عمرہ: یہ بھی دو ہیں۔

① صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا (صفا مروہ کی سعی طواف کے بعد کرنا۔ سعی کی ابتدا صفا سے کرنا اور مروہ پر ختم کرنا)

② سر کے بال منڈانا یا کٹانا (چوتھائی سر کے بال کٹانا یا منڈانا واجب ہے اور پورے

سر کے بال کٹانا یا منڈانا سُنّت ہے)

احکامِ احرام

۱۸۔ عربی لُغت میں احرام کے معنی بے حرمتی نہ کرنا یا اس کے معنی اپنے اوپر کسی چیز کا حرام کرلینا ہے۔ پس احرام کے شرعی معنی یہ ہوئے کہ کچھ چیزیں جو احرام سے پہلے حلال اور مباح تھیں، نیت اور تلبیہ کے ساتھ احرام باندھ لینے سے اُن چیزوں کو اپنے اوپر لازمی طور سے حرام قرار دے لینا۔ عام طور سے ان دو چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں جن کو حاجی احرام کی حالت میں استعمال کرتا ہے۔

۱۹۔ اگر کسی وجہ سے ایک یا دونوں چادریں جو احرام کیلئے باندھی ہیں، ناپاک ہو جائیں یا اور کسی وجہ سے اگر چاہیں تو یہ کپڑے جتنی بار دل چاہے بدل سکتے ہیں بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان چادروں کو ایک دفعہ باندھ لینے کے بعد نہیں کھول سکتے، یہ غلط ہے۔ ان چادروں کو اتار دینے سے یا بدل دینے سے آدمی احرام سے نہیں نکلتا۔ عورت کے احرام کے لئے دیکھو صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۳

۲۰۔ واجباتِ احرام یہ ہیں:۔

(۱) سلے ہوئے کپڑے اتار دینا یعنی شروع احرام سے آخر تک نہ پہننا۔

(۲) میقات سے احرام باندھنا یعنی اس سے مؤخر نہ کرنا یہ احرام گھر سے چلتے وقت بھی باندھ سکتے ہیں لیکن ہر حال میں میقات سے احرام کے ساتھ گزرنا واجب ہے، اور احرام کے بغیر میقات سے آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں۔

(۳) ممنوعاتِ احرام سے بچنا۔

نوٹ: مستحب ہے کہ نیت احرام سے پہلے بدن کو خوشبو لگائے۔ کپڑے میں بھی (بقیہ صفحہ ۱۹ پر دیکھیں)

میقات کا بیان

۲۱۔ میقات وہ مقامات ہیں جہاں سے احرام کیساتھ گذرنا واجب ہے۔ اِسکی تین[۳] قسمیں ہیں:

(۱) میقاتِ اہلِ آفاق: اگر کوئی مسلمان آفاقی یعنی میقات سے باہر کا رہنے والا مکہ مکرمہ یا حدودِ حرم میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو خواہ حج یا عمرہ کی نیت سے یا کسی اور غرض سے اس کو میقات سے بغیر احرام کے گزرنا ناجائز ہے۔ اگر وہ بغیر احرام کے حدودِ حرم میں داخل ہو گیا تو ضروری ہے کہ وہ میقات پر واپس جائے اور احرام باندھے۔ حج یا عمرہ کی نیت کرے۔ تلبیہ پڑھے اور پھر حدودِ حرم میں داخل ہو، اگر ایسا نہیں کرے گا تو اس پر دم واجب ہو جائے گا۔ لیکن اگر وہ میقات پر لوٹ کر احرام باندھ کر مکہ مکرمہ آئے تو دم ساقط ہو جائیگا۔

آفاقیوں کی میقات یہ ہیں: (معلم الحجاج اور عمدۃ الفقہ)

ذوالحلیفۃ: مدینہ منورہ سے آنے والوں کے لئے۔

جُحفہ[۱]: مصر و شام و دیارِ مغرب اور تبوک کی طرف سے آنے والوں کے لئے، اب یہ ویران ہو چکا ہے اس لئے علماءِ کرام نے اب رابغ سے احرام باندھنے کو کہا ہے

قرن[۱]: نجد کے راستے سے آنے والوں کے لئے مکہ مکرمہ سے بیالیس[۴۲] میل۔ آج کل اس کو "سیل" کہتے ہیں۔

یلملم: پاکستان، ہندوستان اور یمن کے لوگوں کے لئے، یہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے تقریباً بتیس[۳۲] میل دور جنوب کی طرف ہے۔ آجکل اسکو سعدیہ بھی کہتے ہیں۔

ذاتِ عرق: اہلِ عراق یعنی بصرہ اور کوفہ کے لوگوں کے لئے، یہ اب ویران ہو چکا۔

---

[۱] اب ان دو میقاتوں سے گزر نہیں ہوتا ہے بلکہ براہ مدینہ منورہ گزرنا ہوتا ہے اس لئے آج کل ان سب کی میقات ذوالحلیفہ ہے۔
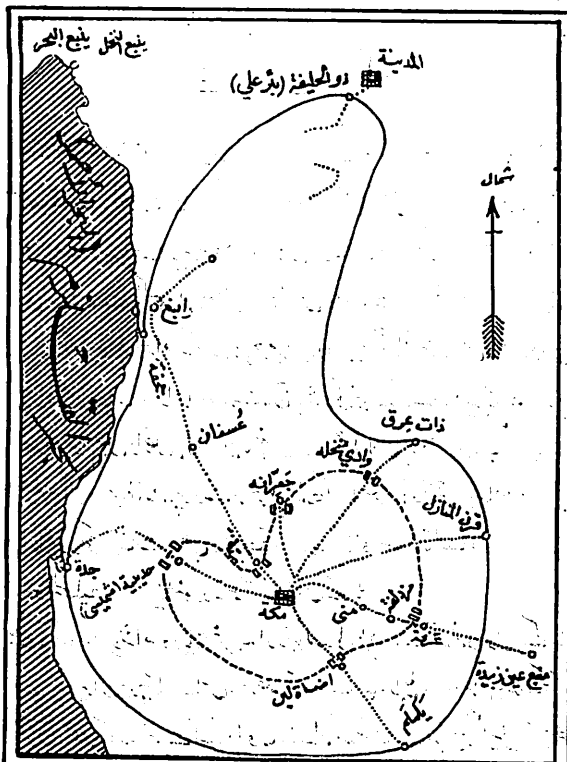
نقلاً عن كتاب: « مجموعة الوثائق السياسية للعهد النبوي والخلافة الراشدة

مقابل الصفحة (٦٧) — » جمعها « الدكتور محمد حميد الله »

ہے۔ اس لئے اب ادھر سے آنے والے لوگوں کے لئے افضل ہے کہ عقیق سے احرام باندھیں۔

نوٹ: اگر آفاقی کسی ایسے راستے سے گزرے کہ اس کا میقات راستے میں نہیں آرہا ہو تو وہ کسی بھی آفاقی میقات سے احرام باندھ کر آسکتا ہے۔ چاہے تو ذوالحلیفہ سے باندھ لے یا کسی دوسری میقات سے۔

۲ میقات اہلِ حِل:

(ا) جو لوگ میقات کے رہنے والے ہیں یا میقات اور حرم کے درمیان زمین حِل میں رہتے ہیں جیسے کہ جدّہ کے لوگ خواہ وہاں کے اصلی باشندے ہوں یا کسی ضرورت کے لئے وہاں آئے ہوں، ان کے لئے ان کی اپنی تمام زمین میقات ہے۔ اگر وہ حج یا عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ آئیں تو احرام باندھنا ان پر واجب ہے۔ اور یہ احرام وہ اپنے گھر سے باندھ کر چلیں۔ ایسے لوگ اگر عمرہ یا حج کے ارادہ سے مکہ مکرمہ نہ جائیں تو ان کے لئے احرام باندھ کر جانا ضروری نہیں، وہ بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

(ب) پاکستان سے حج پر جانے والے بعض حضرات مکہ مکرمہ پہنچ کر اور عمرہ سے فارغ ہو کر اپنے رشتہ داروں کے پاس قیام کیلئے جدّہ جاتے ہیں اسوقت یہ اہلِ حِل (اہلِ جدّہ) کے احکام میں آجاتے ہیں۔ یہ اگر حج وعمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ نہ جائیں بلکہ کسی اور ضرورت سے یا حرم شریف میں نماز پڑھنے کی غرض سے یا صرف طواف کی غرض سے مکہ مکرمہ جائیں تو ان کے لئے بھی احرام باندھکر جانا ضروری نہیں۔

۳ میقات اہلِ حرم:

ان کی میقات حج کے لئے حرم اور عمرہ کے لئے حِل ہے۔ اگر آفاقی شخص مکہ مکرمہ پہنچ

گیا اور عمرہ کر کے حلال ہو گیا تو اس کی میقات اب مثل مکہ مکرمہ والوں کی میقات کے ہے۔ یعنی حج کے لئے حرم اور عمرہ کے لئے حدودِ حرم سے باہر جا کر حل میں کسی بھی مقام مثلاً تنعیم و جعرانہ سے احرام باندھ لے۔

۲۲۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگ جو عمرہ یا حج کے ارادہ سے کراچی سے ہوائی جہاز سے جاتے ہیں وہ بغیر احرام یہاں سے اس ارادہ سے روانہ ہو جاتے ہیں کہ جدّہ پہنچ کر احرام باندھ لیں گے۔ خیال رہے کہ جدّہ پہنچنے سے پہلے ہوائی جہاز دو[۲] میقات کے محاذات سے گزر کر جدّہ پہنچتا ہے ذات عرق کی میقات بھی راستہ میں آتی ہے اور اہلِ نجد کی میقات قرن کے تو تقریباً اوپر سے گزرتا ہے۔ اس لئے علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسے لوگوں کو جدّہ پہنچ کر احرام باندھنا کسی طرح جائز نہیں ہے۔ اس لئے ہوائی جہاز سے سفر کر کے حج یا عمرہ کرنے والے حضرات کو چاہئے کہ اپنے گھر سے احرام باندھ کر روانہ ہوں یا ایئرپورٹ پر احرام باندھ لیں یا پھر ہوائی جہاز پر جدّہ پہنچنے سے ایک گھنٹہ پہلے اور بہتر ہے کہ دو گھنٹے پہلے احرام باندھ لیں۔ اگر بغیر احرام جدّہ پہنچ گئے تو بلا احرام باندھے میقات سے آگے گزرنے پر گنہگار ہوگا اور دم دینا واجب ہوگا۔ ایسی صورت میں سلسلہ نمبر ۲۱ میں آفاقی کی پانچ میقاتوں میں سے جس میقات پر آسانی سے لوٹ سکتا ہو اس پر واپس لوٹ آئے۔ احرام باندھے۔ عُمرہ یا حج کی نیت کرے، تلبیہ پڑھے اور پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہو۔ اس طرح دم ساقط ہو جائے گا۔ بعض لوگ اس غلط فہمی میں رہتے ہیں کہ تنعیم بھی میقات ہے اور وہاں سے اگر احرام باندھ سکتے ہیں تو جدّہ سے کیوں نہیں باندھ سکتے۔ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے،

تنعیم اہل مکہ کی میقات ہے، صرف عمرہ کے لئے۔ آفاقی جب احرام میں مکہ مکرمہ پہنچ کر اور عمرہ کر کے حلال ہوگا پھر وہ اہلِ مکہ کے حکم میں آگیا اور مکہ میں رہتے ہوئے دوسرے عمرہ کے لئے تنعیم اس کی میقات ہوگی، اِس وقت نہیں یہی احکام دوسرے ممالک سے بھی ہوائی جہاز سے عمرہ یا حج کی غرض سے جانیوالوں کیلئے ہیں۔

۲۳۔ جو لوگ انگلینڈ، امریکہ، کناڈا، افریقہ، ہندوستان، بنگلہ دیش اور دوسرے ممالک سے حج یا عمرہ کے لئے ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہیں۔ اگر ان کا ارادہ سیدھے مکہ مکرمہ جا کر حج یا عمرہ ادا کرنے کا ہو تو ان کے لئے بھی لازم ہے کہ احرام میں جدّہ پہنچیں ورنہ گناہ ہوگا اور دم واجب ہو جائے گا۔ یہ سفر دس گھنٹہ، بیس گھنٹہ اور بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ کا ہوتا ہے۔ اس لئے گھر سے اور خاص کر امریکہ کناڈا اور افریقہ وغیرہ سے احرام باندھ کر روانہ ہونا مشکل ہوتا ہے، ایسے لوگوں کیلئے کئی طریقے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) احرام کی چادر اپنے ساتھ رکھیں اور جدّہ پہنچنے سے تقریباً ایک گھنٹہ پیشتر اور بہتر ہے دو گھنٹہ پیشتر احرام باندھ لیں۔ اگر پانی مل سکتا ہے تو وضو کر لیں ورنہ بغیر غسل اور وضو کے احرام باندھ لیں۔ اگر ممکن ہو تو سیٹ پر بیٹھے بیٹھے دو رکعت نماز احرام پڑھ لیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اسکو بھی چھوڑ دیں، صرف حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں، اس طرح چند سنتیں ضرور چھوٹ جائیں گی لیکن بغیر احرام کے داخل ہونے کے گناہ سے بچ جائیں گے۔ تفصیل کے لئے دیکھو سلسلہ نمبر ۳۹-۴۰۔

(۲) بغداد، عمان، بیروت، قاہرہ یا کسی اور اسلامی ملک جو جدّہ سے قریب ہو

وہاں ایک دن کے لئے اُتر جائیں۔ پورے ضابطہ کے ساتھ احرام باندھیں اور پھر جدّہ ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ پہنچیں۔

③ اگر جہاز سعودی عرب کے شہر ریاض سے ہوتا ہوا جدّہ آرہا ہو تو ریاض میں کچھ دیر ٹرانزٹ میں رُکنا ہوتا ہے۔ معلوم کرلیں کہ وہاں کتنی دیر ٹھہرنا ہوگا اور پاسپورٹ اور سامان کی جانچ میں کتنا وقت لگے گا۔ وہاں وضو کے لئے پانی اور نماز کی جگہ بھی مل جائے گی۔ اِس طرح ریاض میں ہوائی اڈہ پر احرام باندھ سکتے ہیں۔

④ اگر ممکن ہو تو سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ پہلے مدینہ منورہ جانے کی نیت سے گھر سے روانہ ہوں۔ جدّہ پہنچکر سیدھے مدینہ منورہ جائیں اور روضۂ اقدس کی حاضری کے بعد مدینہ منورہ سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جائیں۔ اس میں ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر اس طرح پروگرام بنانے سے مکہ مکرمہ حج سے صرف چند دن پہلے پہنچیں تو سب سے افضل حج یعنی قران کرسکتے ہیں۔ اور احرام کی پابندی بھی زیادہ عرصہ نہیں رہے گی۔

۲۴- وہ لوگ جو حج کے بعد مدینہ منورہ جاتے ہیں، اُن میں سے بعض لوگ اپنے وطن روانہ ہونے سے پہلے ایک اور عمرہ کرنا چاہتے ہیں، جدّہ بغیر احرام کے آجاتے ہیں۔ ہوٹل میں سامان رکھنے کے بعد وہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ جاتے ہیں۔ یہ طریقہ غلط ہے۔ اس سے گناہ ہوگا اور دم واجب ہو جائے گا۔ اس طرح اگر عمرہ کی نیت ہو تو لازمی ہے کہ مدینہ منورہ یا بیر علی سے احرام باندھکر روانہ ہوں۔ اگر کبھی ایسا ہو کہ پہلے سے عمرہ کی بالکل نیت نہ ہو لیکن جدّہ پہنچ کر اس دن پاسپورٹ وغیرہ جمع نہ ہو پائے اور جدّہ میں بیکار بیٹھنے کی بجائے

عمرہ کی خواہش ہو تو جدّہ سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جانا جائز ہوگا کیونکہ اس طرح زمین حِل یعنی جدّہ میں داخلہ مقصود بالذات ہوگا اور مکہ مکرمہ میں داخلہ بالتبع ہوگا۔ لیکن خیال رہے کہ ان تمام امور میں سارا دارومدار نیت پر ہے۔ ایسے لوگ اگر چاہیں تو صرف نماز پڑھنے کے لئے یا عمرہ کے علاوہ کسی اور کام کے لئے جدّہ سے مکہ مکرمہ بغیر احرام کے جا سکتے ہیں۔

۲۵۔ سُننے میں آیا ہے کہ پاکستانی حضرات جو مکہ مکرمہ میں ملازمت یا کاروبار کی وجہ سے مقیم ہیں، وہ جب چھٹی پر گھر آتے ہیں تو واپسی میں یا تو بغیر احرام مکہ مکرمہ چلے جاتے ہیں یا جدّہ پہنچ کر احرام باندھتے ہیں، جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ یہ دونوں طریقے غلط ہیں۔ ایسا کرنے سے گناہ ہوگا اور دم لازم آجائے گا۔ ایسے حضرات کو چاہیئے کہ کراچی سے احرام باندھ کر روانہ ہوں اور مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کریں اور پھر دوسرے کام کریں۔

مسائلِ احرام

۲۶۔ مرد کو احرام میں جوتا یا سلیپر اتنا بڑا ہے کہ قدم کی بیچ کی اٹھی ہوئی ہڈی کو ڈھانپ لیتا ہے تو احرام میں اس کا پہننا ناجائز ہے۔ اس کو اتنا کاٹ دیں کہ بیچ کی ہڈی کھلی رہ جائے۔ اسی لئے عام طور پر دو پٹی والی سلیپر پہنتے ہیں خیال رہے کہ ایسا جوتا پہننا جو بیچ قدم کی ابھری ہوئی ہڈی کو ڈھانپ لے تو پورے ایک دن یا ایک رات پہننے سے دم واجب ہو جائے گا، اس سے کم عرصہ میں صدقہ یعنی پونے دو کیلو گیہوں اور اگر ایک گھنٹہ سے کم پہنا تو ایک مٹھی گندم صدقہ دے۔

۲۷۔ احرام کا کپڑا اسفید ہونا افضل ہے لیکن رنگین بھی جائز ہے۔ ایک کپڑا بھی احرام میں کافی ہے لیکن دو کپڑے سُنّت ہیں اور دو سے زائد بھی جائز ہیں۔ لیکن سِلے ہوئے نہ ہوں۔

۲۸۔ احرام کی چادروں کو گھنڈی لگانا یا پن یا ٹنکے وغیرہ سے چادروں کے سِروں کو جوڑنا یا اُن کو گرہ لگانا مکروہ ہے لیکن ستر عورت کی وجہ سے ایسا کرنا جائز ہے اور اس پر دم دینا واجب نہیں ہوگا۔ پیٹی باندھنا جائز ہے۔

۲۹۔ کمبل، لحاف، رضائی وغیرہ احرام میں اوڑھنا جائز ہے۔ لیکن خیال رہے کہ سر اور منہ نہ ڈھکا جائے، باقی تمام بدن اور پیروں کو بھی ڈھانکنا جائز ہے۔

۳۰۔ مرد عورت دونوں کو احرام کی حالت میں اپنے چہرے کو اس طرح ڈھانکنا منع ہے کہ کپڑا چہرے کو مَس کرے، نہ تمام چہرے کو ڈھانکے نہ اس کے بعض حصّہ کو مثلاً رخسار یا ناک یا ٹھوڑی۔

۳۱۔ مرد کے لئے احرام کی حالت میں سر کا ڈھانکنا منع ہے، خواہ پورے سر کو ڈھانکے یا اس کے کچھ حصّہ کو، احرام کی نیت کے بعد سر ڈھانک کر نماز پڑھنا منع ہے، اسلئے احرام کی حالت میں تمام نمازیں کھلے سر پڑھیں۔

۳۲۔ احرام کی حالت میں کپڑے وغیرہ سے مُنہ پونچھنا جائز نہیں ہے کہ چہرے کو کپڑا لگتا ہے۔ ایسی صورت میں گھنٹہ بھر سے کم کپڑا چہرے پر لگا تو ایک مٹھی گیہوں یا اس کی قیمت کی رقم خیرات کرنا واجب ہے۔ ہاں ہاتھ سے چہرہ پونچھنا جائز ہے اور مرد کو سر اور چہرہ کے علاوہ اور عورت کو صرف چہرہ کے علاوہ جسم کے باقی حصہ کو کپڑے سے پونچھنا جائز ہے۔

۲۳۔ احرام کی حالت میں اوندھا لیٹ کر تکیہ پر مُنہ یا پیشانی رکھنا مکروہ ہے۔ سر یا رُخسار کا تکیہ پر رکھنا جائز ہے۔

۲۴۔ احرام کی حالت میں جماع یعنی ہمبستری کا ذکر عورتوں کے سامنے کرنا، جماع کے اسباب جیسے بوسہ لینا یا شہوت سے چھُونا منع ہے۔ خوشبو استعمال کرنا، سر یا داڑھی میں مہندی لگانا، ناخن کاٹنا، بدن کے کسی حصہ سے بال دور کرنا اور خشکی کے جانور کا شکار کرنا بھی منع ہے۔

۲۵۔ احرام کی حالت میں گلے میں پھُولوں کا ہار ڈالنا مکروہ ہے۔ خوشبو دار پھل یا پھول قصداً سونگھنا بھی منع ہے۔ خوشبو دار صابن کے ایک بار استعمال سے صدقہ اور بار بار استعمال سے دم واجب ہو جاتا ہے۔

۲۶۔ یُوں تو کوئی گناہ بغیر احرام بھی جائز نہیں ہے لیکن احرام کی حالت میں کوئی گناہ کا کام کرنا خاص طور سے منع ہے۔ ساتھیوں کے ساتھ یا دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا منع ہے۔

۲۷۔ احرام کی حالت میں غلاف کعبہ کے نیچے اِس طرح داخل ہونا کہ تمام سر یا چہرہ یا اس کا کچھ حصہ غلاف سے چھپ جائے، مکروہ ہے لیکن اگر کعبہ کے پردہ کے نیچے داخل ہو جائے حتیٰ کہ پردہ اس کو ڈھانپ لے لیکن کعبہ کا پردہ اس کے سر اور چہرے کو نہ لگے تو مضائقہ نہیں ہے۔

۲۸۔ بدن سے میل کچیل دُور کرنا اور بکھرے ہوئے بالوں کو سنوارنا، سر یا داڑھی کے بالوں میں کنگھی کرنا مکروہاتِ احرام میں ہیں۔ حدیث میں ہے کہ کامل حاجی وہ ہے جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں اور بدن اور کپڑے میلے کچیلے ہوں۔

۲۹۔ احرام بلا نماز کے باندھنا جائز ہے لیکن مکروہ ہے۔ اگر مکروہ وقت ہے تو

بلا نماز مکروہ نہیں ہے۔

۴۰۔ اگر کسی نے بغیر غسل و وضو اور بغیر نماز سنت احرام کے احرام باندھ لیا تو بھی جائز ہے کیونکہ یہ چیزیں احرام کے لئے شرط نہیں ہیں اور نہ ہی واجباتِ احرام میں سے ہیں لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس نے بلاعذر سنّتِ مؤکدہ کو ترک کر دیا۔ حیض ونفاس والی عورت حج یا عمرہ کے لئے اگر جارہی ہے تو احرام کی نیت سے تلبیہ پڑھے گی، اس کے لئے نماز مشروع نہیں ہے، البتہ وضو یا غسل کر کے احرام کی نیت کرے۔ تفصیل کے لئے دیکھو صفحہ ۱۰۳ مسئلہ ۱۷

۴۱۔ حج پر روانگی سے پہلے یہ سمجھے کہ آقا کی طلبی پر غلام اس کے آستانے پر حاضری کا قصد کرتا ہے اور قبولیت کا امیدوار ہو کر وطن چھوڑ رہا ہے۔ اور اس طرح نکلے کہ دنیا چھوڑ رہا ہے۔ کسی پر ظلم یا زیادتی کی ہو تو اس سے معافی چاہے۔ اگر کسی کا حق ہو تو اس کو دیا جائے۔ کسی کا دل دُکھایا ہو یا ناحق ستایا ہو تو اس سے معافی مانگے۔

۴۲۔ مستحب ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں پیروں کے ناخون کتروالے۔ دونوں بغلوں کے بال اور زیر ناف بال صاف کرلے اور صابن وغیرہ سے نہالے تاکہ اچھی طرح صفائی حاصل ہو جائے۔ مشاہدہ ہے کہ بعض لوگ احرام کی حالت میں ہوتے ہیں اور ان کے بغل کے بال اتنے بڑے دکھائی دیتے ہیں جیسے کئی ماہ سے نہیں صاف کئے۔ اگر زیر ناف بالوں کا بھی یہی حال ہے تو بہت ہی بُرا ہے۔ عام حالات میں ہر ہفتہ صاف کرلینا مستحب ہے، اگر نہیں تو کم از کم پندرہ ۱۵ دن میں صاف کرلینے چاہئیں۔ چالیس ۴۰ دن سے زیادہ مدّت تک بغل اور زیرِ ناف بالوں کا صاف نہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، جو حرام کے زمرہ میں آتا ہے۔ احرام باندھنے

سے پہلے اس کا خاص خیال فرمائیں۔

۴۳۔ احرام باندھنے کے موقع پر نیتِ احرام کرنے سے قبل، احرام کی چادر باندھ لے۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو سر ڈھانک کر دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھے۔ اس کے بعد دُرود شریف پڑھے۔ سچے دل کے ساتھ اپنے گزشتہ چھوٹے بڑے گناہوں سے توبہ کرے، زبان سے استغفار پڑھے۔ دل میں گزشتہ کے گناہوں پر نادم ہو۔ آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کرے کہ پھر کبھی ایسا نہیں کرے گا۔ جس قدر عاجزی سے رونا گڑگڑانا ممکن ہو اس میں کمی نہ کرے۔ نہایت خشوع سے دعا مانگے اور اللہ تعالیٰ سے معافی کا طلبگار ہو، اللہ تعالیٰ کے آگے ہاتھ پھیلا کر بار بار یہ دعا مانگے:۔

(۱) اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

ترجمہ: اے اللہ تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت تیری رحمت کی بہت زیادہ اُمید ہے۔ یا

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْهَا، لَا اَرْجِعُ اِلَیْهَا اَبَدًا

ترجمہ "اے اللہ! میں تیرے سامنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں، میں ان کی طرف کبھی رجوع بھی نہیں کروں گا"

(۳) اگر ان دونوں دُعاؤں کو مِلا کر پڑھے تو اچھا ہے۔

۴۴۔ اس کے بعد مکروہ وقت نہ ہو تو سر ڈھانک کر دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھے۔ احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا سنتِ احرام میں ہے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت

میں قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا مستحب ہے۔

۴۵۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر سے ٹوپی یا کپڑا ہٹائے۔ بیٹھ کر احرام کی نیت اِس طرح کرے:۔

عُمرہ کے احرام کی نیت	اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ ؕ	یا اللہ میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں پس اسکو میرے لئے آسان بنا دے اور قبول فرما۔
حج افراد کے احرام کی نیت	اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ ؕ	یا اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں پس اسکو میرے لئے آسان فرما دے اور قبول فرما۔
حج قِران کے احرام کی نیت	اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَ تَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ ؕ	یا اللہ میں عمرہ اور حج کی نیت کرتا ہوں پس ان دونوں کو میرے لئے آسان کر دے اور قبول فرمائے۔

۴۶۔ نیتِ احرام کا دل سے ہونا ضروری ہے یعنی جس چیز کا احرام باندھا ہے اس کی دل میں نیت کرنی چاہیے مثلاً اس طرح کہے کہ عمرہ کا احرام باندھتا ہوں یا حج کا احرام باندھتا ہوں۔ زبان سے احرام کی نیت کرنا مستحب ہے۔

۴۷۔ اس کے بعد تلبیہ یعنی لَبَّیْكَ بلند آواز سے کہے۔ تلبیہ ایک دفعہ پڑھنا تو احرام کے لئے شرط ہے اور ایک دفعہ سے زائد یعنی تین دفعہ تکرار کرنا سنت ہے۔

خیال رہے کہ تلبیہ زبان سے کہنا شرط ہے لیں اگر دل میں کہا اور زبان سے نہیں کہا تو تلبیہ ادا نہیں ہوگا۔ عورت کو تلبیہ زور سے پڑھنا منع ہے۔

۴۸۔ خاص طور سے خیال رہے کہ نیت اور تلبیہ کے بغیر محرم نہیں ہوتا

۴۹۔ تلبیہ پڑھنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے۔ پھر دعا مانگے۔

مستحب ہے کہ درود و دعا آہستہ آواز سے پڑھے۔ ماثورہ دعا پڑھنا بہتر اور احسن ہے۔

۵۰۔ ہر نئے حالات پیش آنے پر تلبیہ کہنا مستحب ہے۔ مثلاً جب سوار ہو، سواری سے اُترے، سواری کا رُخ موڑے، اونچی جگہ پر چڑھے، وہاں سے اُترے، نشیب میں آئے، فجر طلوع ہو، سوتے ہوئے آنکھ کھلے۔ اسی طرح فرض و نوافل نمازوں کے بعد، کسی سے ملاقات کے وقت، اِن تمام مواقع پر تلبیہ کہنا چاہئے۔ جتنا زیادہ کہے افضل ہے لیکن تلبیہ کے درمیان کلام نہ کیا جائے

۵۱۔ بلندی پر چڑھتے وقت تلبیہ کے ساتھ تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) ملانا مستحب ہے۔ نشیبی جگہ پر اترتے وقت تلبیہ کے ساتھ تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہِ) مستحب ہے۔

۵۲۔ اگر چند آدمی ساتھ ہوں تو کوئی ایک دوسرے کے تلبیہ پر تلبیہ نہ کہے کیونکہ اس سے دِل منتشر اور پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور حاضرین کا پوری طرح سننا فوت ہو جاتا ہے۔ ہر شخص اپنے طور پر تلبیہ پڑھے یعنی جماعتی طور پر کسی دوسرے شخص کی آواز پر آواز ملائے بغیر ہر شخص اکیلا اپنی آواز سے تلبیہ کہے سنت یہی ہے لیکن یہ رواج ہو گیا ہے کہ ایک آدمی تلبیہ کہتا ہے اور بہت سارے لوگ اسکی تکرار کرتے ہیں۔ چونکہ مسلم اُمّہ بکثرت اس میں مبتلا ہے اس لئے اس پر نکیر اور تکرار نہ کیا جائے۔ فساد کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا کسی پر نکتہ چینی نہ کی جائے۔ یہ ابتلاء عام ہے۔

آدابِ مکّہ مکرمہ

۵۳۔ مکہ مکرمہ میں ادب اور انکسار کے ساتھ داخل ہو۔ یہاں عاشقانہ آنے کی ضرورت ہے۔ برہنہ سر، کفن بردوش، پریشان حال، یہی مکّہ کے آداب ہیں۔ اپنے دینی و دنیوی

مقاصد کے لئے دعا کرتا ہوا اور اپنے گناہوں کی معافی کے لئے استغفار کرتا ہوا چلے اور سمجھے کہ ایک قیدی ہے جو بخشنے والے بادشاہ کے سامنے پیش ہو رہا ہے۔

۵۴۔ افضل ہے کہ مسجد حرام میں بابُ السّلام سے داخل ہو، اگر کسی کا عمرہ کا احرام ہو تو بابُ العمرہ سے داخل ہو ویسے اپنی آسانی کے لحاظ سے کسی بھی دروازہ سے داخل ہو سکتا ہے۔ خیال رہے کہ بابُ السّلام مسعٰی یعنی صفا مروہ کے درمیان سبز میلوں سے کچھ آگے مشرق کی طرف ہے۔

داخلہ کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کہہ کے داہنا پاؤں اندر رکھے اور یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

۵۵۔ مسجد حرام میں داخلہ کے وقت اعتکاف کی نیت کرنا مستحب ہے، جیسا کہ عام حالات میں دوسری مساجد میں داخل ہونے کے وقت اعتکاف کی نیت کرنا مستحب ہے۔

۵۶۔ پھر جب بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور تین مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے یا تین مرتبہ یہ تکبیر کہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پھر تلبیہ پڑھے، درود شریف پڑھے۔ یہ مقام اور وقت دُعا کی مقبولیت کا ہے۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت مسلمان کی دُعا قبول ہوتی ہے منجملہ اور دعاؤں کے یہ بھی مانگے کہ یا اللہ! میں جو بھی دُعا مانگوں ہمیشہ قبول فرمالے۔ مغفرت کی دُعا مانگے، بلا حساب جنت الفردوس مانگے۔ شریعت پر مکمل طور سے چلنے کی

دعا مانگے اور اس کے علاوہ جو دُعائیں چاہے مانگے۔

۵۷۔ بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے۔ کھڑے ہو کر دعا مانگنا مستحب ہے، پھر ہر دفعہ کی زیارت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔

۵۸۔ مسجد حرام میں داخل ہو کر تحیۃ المسجد نہ پڑھے۔ اس مسجد کا تحیۃ طواف ہے۔ البتہ اگر طواف کرنے کی وجہ سے نماز قضا ہو جانے کا یا مستحب وقت نکل جانے کا یا جماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو طواف کی بجائے تحیۃ المسجد پڑھے۔ اگر کسی وجہ سے طواف کا ارادہ نہ ہو تو پھر تحیّۃ المسجد پڑھے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

طوافِ اور اقسامِ طواف

۵۹۔ طواف کے معنی کسی چیز کے چاروں طرف چکر لگانے کے ہیں عمرہ اور حج کے بیان میں اس سے مراد بیت اللہ کے چاروں طرف سات مرتبہ گھومنا ہے۔

۶۰۔ طواف کی سات قسمیں ہیں:۔

(۱) طوافِ قدوم: یعنی آفاقی جب پہلی دفعہ احرام کی حالت میں آئے اور مسجد حرام میں داخل ہو تو طواف کرے گا۔ اس کو طواف قدوم اور طواف تحیّۃ بھی کہتے ہیں۔ یہ اُس آفاقی کے لئے سُنّت ہے جو صرف حج افراد یا قران کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہو تمتع اور عمرہ کرنے والے آفاقی کے لئے سنّت نہیں ہے اسی طرح اہلِ مکہ کے لئے بھی نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی مکّی حج کے مہینوں سے قبل میقات سے باہر جاکر افراد یا قران کا احرام باندھ کر حج کرے تو اسکے لئے بھی مسنون ہے۔

(۲) طوافِ زیارت: اس کو طواف رکن، طواف حج، طوافِ فرض اور طواف افاضہ

بھی کہتے ہیں۔ یہ حج کا رکن ہے ۔اسکے بغیر حج پورا نہیں ہوتا۔ اسکا وقت ۱۰ ذی الحج کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور ۱۲ ذی الحج تک کرنا واجب ہے۔ تاخیر کرنے سے دم واجب ہوتا ہے۔

(۳) طوافِ وداع: اس کو طوافِ صدر بھی کہتے ہیں۔ یہ آفاقی پر واجب ہے۔

(۴) طوافِ عمرہ: یہ عمرہ میں رُکن اور فرض ہے۔

(۵) طوافِ نذر: یہ نذر ماننے والے پر واجب ہوتا ہے۔

(۶) طوافِ تحیۃ: یہ مسجدِ حرام میں داخل ہونے والے کے لئے مستحب ہے۔ جیسا کہ دوسری مسجدوں میں داخل ہونے والوں کے لئے صلوٰۃ تحیۃ المسجد ہے لیکن اگر کوئی دوسرا طواف کر لیا تو اس کے قائم مقام ہو جائے گا۔

(۷) طوافِ نفل: یہ جس وقت چاہے کیا جا سکتا ہے۔ آفاقی کے لئے نمازِ نفل پڑھنے کی بجائے نفلی طواف کرنا افضل ہے۔ طواف کی سعادت کہیں اور نصیب نہ ہوگی اس لئے مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران مسجد حرام میں زیادہ سے زیادہ طواف کرنے چاہئیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ خانہ کعبہ کا طواف بھی گویا نماز ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ تم اس میں بول سکتے ہو مگر نیک بات کے سوا اس حالت میں کچھ نہ بولو۔ اس طواف میں اللہ تعالیٰ نے یہ آسانی مہیا کر دی ہے کہ یہ بلا احرام کیا جاتا ہے۔ طواف کے متعلق دوسری حدیثیں دیکھو صفحہ ۱۳۵ حدیث ۱۹ اور ۲۰

طواف کا طریقہ

مندرجہ ذیل نقشہ میں تیروں کے نشانات سے سمجھیں
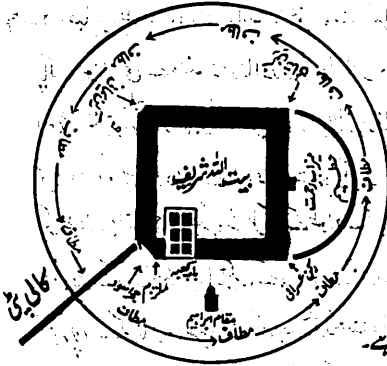
یاد رکھیں

۱۔ حجرِ اسود سے حطیم کی طرف چلتے ہوئے طواف شروع ہوتا ہے۔

۲۔ اصل حطیم بیت اللہ شریف کی دیوار سے تقریباً چھ ہاتھ یا ۹ فٹ ہے مگر احاطہ کچھ زائد جگہ پر بنا ہوا ہے اور قد آدم دیوار سے گھرا ہوا ہے۔

۳۔ تیروں کے رخ چلتے ہوئے اس طرح طواف کیا جاتا ہے کہ حجرِ اسود بائیں طرف رہے۔

۴۔ تیروں کے نشانات سے چلتے ہوئے پھر حجرِ اسود پر آئیں تو ایک چکر ہوتا ہے۔

۵۔ اس طرح سات چکر لگائیں تو ایک طواف پورا ہوتا ہے۔

۶۔ پہلے کالے پتھر کی بنی ہوئی چوڑی پٹی حجرِ اسود سے کچھ دور ہوا کرتی تھی۔ اب یہ پٹی حجرِ اسود کے بالمقابل کر دی گئی ہے۔ اس پٹی سے ذرا پہلے کھڑے ہو کر طواف کی نیت کریں۔

۷۔ استلام حجرِ اسود کے سامنے آکر کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے کالی پٹی پر آجائیں پھر حجرِ اسود مقابل ہوگا۔

۸۔ مقام ابراہیم کو بوسہ دینا یا اس کا استلام کرنا منع ہے۔ اس کا خاص خیال رکھیں۔

واجبات، محرمات اور مکروہاتِ طواف

۶۱- واجباتِ طواف: (۱) طہارت یعنی حدثِ اکبر اور حدث اصغر دونوں سے پاک ہونا یعنی بے وضو نہ ہونا اور حیض ونفاس وجنابت سے پاک ہو، (۲) سترِ عورت[1] (۳) جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو اس کو پیادہ طواف کرنا (۴) داہنی طرف سے طواف شروع کرنا یعنی حجرِ اسود سے دروازے کی طرف چلنا (۵) حطیم کو شامل کرکے طواف کرنا (۶) پورا طواف کرنا یعنی طواف کے اکثر حصہ (چار چکر) کے ساتھ اور تین چکر ملاکر طواف کے سات چکر پورے کرنا (۷) ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔

خیال رہے کہ واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر کسی واجب کو ترک کرے گا تو طواف کا اعادہ واجب ہوگا، اگر اعادہ نہ کیا تو اس کی جزا واجب ہوگی

۶۲- محرماتِ طواف: یہ چیزیں طواف کرنے والے کے لئے حرام ہیں: (۱) جنابت (ناپاکی) یا حیض ونفاس کی حالت میں طواف کرنا (۲) بالکل ننگا ہونے، یا اس قدر سترِ عورت[1] کھلا ہونے کی حالت میں طواف کرنا جس قدر ستر کھلا ہونے سے نماز نہیں ہوتی یعنی چوتھائی عضو یا اس سے زیادہ (۳) بلا عذر سوار ہوکر یا کسی کے کندھے وغیرہ پر چڑھ کر یا پیٹ یا گھٹنوں کے بل چل کر یا اُلٹا ہوکر یا اُلٹی طرف سے طواف کرنا (۴) طواف کرتے ہوئے حطیم کے بیچ سے گزرنا (۵) طواف کا کوئی چکر یا چکر کا کچھ حصہ ترک کردینا (۶) حجرِ اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا (۷) بیت اللہ شریف کی طرف سینہ کرکے طواف کا کچھ حصہ بھی

[1] یعنی جسم کا جو حصہ چھپانا فرض ہے اس کو چھپانا۔

ادا کرنا حرام ہے لیکن جب حجر اسود کے سامنے پہنچے تو ٹھہرنے کی حالت میں حجر اسود کی طرف منہ کرنا جائز ہے۔ (۸) طواف میں جو چیزیں واجب ہیں ان میں سے کسی کو ترک کرنا۔

۶۳۔ مکروہاتِ طواف (۱) طواف کے دوران فضول، بے ضرورت اور بے فائدہ بات چیت کرنا (۲) خرید و فروخت کرنا یا خرید و فروخت کے متعلق گفتگو کرنا (۳) ذکر یا دعا بلند آواز سے کرنا (۴) ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا (۵) رمل اور اضطباع کو بلا عذر ترک کرنا (۶) حجر اسود کا استلام نہ کرنا (۷) حجر اسود کے بالمقابل آئے بغیر ہاتھ اٹھانا (۸) طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ کرنا یعنی وقفہ کرنا، کسی کام میں مشغول ہونا (۹) طواف کرتے ہوئے ارکان بیت اللہ پر یا کسی اور جگہ دعا کے لئے کھڑا ہونا (۱۰) دورانِ طواف کھانا کھانا (۱۱) دو یا زیادہ طوافوں کو اکٹھا کرنا اور ان کے بیچ میں دوگانہ طواف نہ پڑھنا (۱۲) خطبہ کے وقت طواف کرنا (۱۳) فرض نماز کی تکبیر و اقامت ہونے کے وقت طواف شروع کرنا (۱۴) دونوں ہاتھ طواف کی نیت کے وقت بلا تکبیر اٹھانا (۱۵) طواف کی حالت میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا یا نماز کی طرح ہاتھ باندھنا (۱۶) پیشاب یا پاخانہ کے تقاضے کے وقت طواف کرنا (۱۷) بلا عذر جوتے پہن کر طواف کرنا۔

مسائلِ طواف

۶۴۔ پورے طواف کے درمیان وضو قائم رہنا ضروری ہے لہٰذا طواف شروع کرنے

سے پہلے وضو کرلیں اور پورے طواف تک باوضو رہیں۔ اگر طواف کے پہلے چار چکروں میں وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے طواف نئے سرے سے شروع کریں اگر چار چکروں کے بعد ٹوٹے تو وضو کے بعد اختیار ہے کہ طواف نئے سرے سے شروع کرے یا جہاں سے چھوڑا تھا وہاں سے طواف پورا کرے۔

۶۵۔ ہر طواف نفلی ہو یا سنت ہو جیسے طوافِ قدوم، یا واجب ہو جیسے طوافِ وداع اگر بے وضو کیا تو صدقہ واجب ہوگا اور اگر حالتِ جنابت میں کیا تو اس پر دم لازم آئے گا۔ طوافِ عمرہ اگر بے وضو یا حالتِ جنابت میں کیا تو اس پر دم لازم آئے گا طوافِ زیارت جو کہ حج کا رکن ہے اگر اس کو بے وضو کیا تو دم لازم آئے گا۔ اور حالتِ جنابت میں اونٹ لازم آئے گا۔ لیکن اگر طواف کا اعادہ کرلیا یعنی اس طواف کو پاک ہو کر اور وضو کر کے دہرا دیا تو خواہ طواف فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفلی، صدقہ، دم یا اونٹ دینا ساقط ہو جائے گا لیکن طوافِ زیارت جو حالتِ جنابت میں ادا کیا گیا اسکا اعادہ ایامِ نحر (۱۰ ذی الحج سے ۱۲ ذی الحج تک) کے اندر کرنا ضروری ہے اگر اس کے بعد کیا تو تاخیر کرنے کی وجہ سے دم دینا ہوگا۔

۶۶۔ طواف کیلئے نیت شرط ہے بلا نیت اگر کوئی شخص بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگائے تو طواف نہ ہوگا اور دل میں طواف کا استحضار ہونا نیت کے لئے کافی ہے، زبانی نیت ضروری نہیں ہے۔

۶۷۔ طواف کا طریقہ یہ ہے کہ حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑا ہو کہ پورا حجر اسود اسکی داہنی جانب ہو جائے۔ خیال رہے کہ اس واسطے اس جگہ کالے پتھر کی ایک چوڑی

پٹی بنی ہوئی ہے۔ اس پٹی سے ذرا پہلے کھڑا ہو کر طواف کی نیت اس طرح کرے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ ط

یا اللہ! میں تیرے بیت الحرام کے سات چکروں کے طواف کی نیت کرتا ہوں خالص تیری خوشنودی اور رضا کیلئے پس اسکو میرے لئے آسان کردے اور قبول فرمائے

۶۸۔ نیت کرکے ذرا دائیں چلے، کالی پٹی پر اس طرح کھڑا ہو کہ سینہ اور منہ حجراسود کیطرف ہو یعنی حجرِ اسود بالکل مقابل ہو جائے۔ اسکو کہتے ہیں حجرِ اسود کا استقبال کرنا۔

۶۹۔ طواف شروع کرتے وقت تکبیر سے پہلے اور حجر اسود کے استقبال کے قبل ہاتھ اٹھانا بدعت ہے لہذا پہلے حجر اسود کا استقبال کرے، اس کے بعد تکبیر کہے اور پھر ہاتھ اٹھائے یا حجرِ اسود کے استقبال کے بعد تکبیر کے ساتھ ساتھ ہاتھ اٹھائے۔

۷۰۔ حج کی بھیڑ میں حجرِ اسود دکھائی نہیں دے گا لیکن بیت اللہ کے کونے سے حجر اسود کا تعین کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مطاف پر بنی ہوئی کالی پٹی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اب حجر اسود کا سامنا ہوگا۔

۷۱۔ نیت کے بعد یعنی پہلی دفعہ حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پڑھے۔ پھر اس طرح ہاتھ اٹھائے جیسا کہ نماز کی تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں یعنی دونوں ہاتھ دونوں کانوں تک اٹھائے اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجر اسود اور خانہ کعبہ کی طرف کرے۔ پھر ہاتھ گرادے۔ اس کے بعد حجر اسود کا استلام کرے (دیکھو سلسلہ ۷۲) خیال رہے کہ ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا الگ فعل ہے۔ اور حجرِ اسود کا استلام الگ فعل ہے تکبیر کے اشارہ اور استلام کے اشارہ میں یہ فرق ہے کہ استلام میں جو ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں وہ افتتاحی تکبیر کی طرح کانوں تک نہ ہوں بلکہ کانوں کے محاذ سے اتنے نیچے ہوں جتنا نیچے حجر اسود ہے

۷۲۔ حجرِ اسود کا استلام یعنی حجر اسود کو بوسہ دینا: اس کی کیفیت یہ ہے کہ اپنی دونوں

ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھے اور اپنا منہ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اس طرح رکھے جیسا کہ سجدہ کے وقت رکھتا ہے اور بغیر آواز اور نرمی سے بوسہ دے یعنی حجر اسود پر صرف ہونٹ رکھ دے۔ آج کل ہجوم کے سبب عام طور پر ایسا ممکن نہیں ہے اسلئے ایسی حالت میں کالی پٹی پر کھڑا ہو کر حجرِ اسود کے سامنے اس کی طرف منہ کرے اور دونوں ہاتھ حجر اسود کے سامنے اس طرح پھیلائے کہ دونوں ہتھیلیوں کا رُخ بالکل حجر اسود کی طرف ہو خیال کرے کہ گویا دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھے ہیں۔ یہ بھی خیال رہے کہ حجر اسود عام آدمی کے سینہ سے کچھ نیچے ہی ہوتا ہے اس لئے اسی انداز سے ہاتھ آگے بڑھائے اور یہ پڑھے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور اپنے ہاتھوں کو بوسہ دے۔ رسول اللہ نے حضرت عمرؓ کو خاص طرح سے تاکید فرمائی تھی کہ دیکھو تم قوی آدمی ہو حجر اسود کے استلام کے وقت لوگوں سے مزاحمت مت کرنا۔ اگر جگہ ہو تو استلام کرنا، ورنہ استقبال کرکے تکبیر[1] و تہلیل[2] کہہ لینا۔ خیال رہے کہ حجرِ اسود کو بوسہ دینا صرف سنّت ہے اور مسلمانوں کو تکلیف دینا حرام ہے اس لئے دوسروں کو دیکھ کر تم زور آزمائی مت کرو۔

۷۳۔ استلام کے بعد اپنی جگہ کھڑے کھڑے ہی دائیں طرف مڑکر طواف شروع کردے اور حجر اسود سے بیت اللہ شریف کے دروازے کی طرف چلے۔

۷۴۔ حجر اسود کو بوسہ دے تو ایک بات اچھی طرح نوٹ کرے اور یاد رکھے۔ بوسہ لیتے وقت لوگ ہجوم کے دھکوں کی وجہ سے اپنی جگہ سے آگے پیچھے ہو جاتے ہیں اس وقت چونکہ چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہوتا ہے لہٰذا

[1] اللہ اکبر کہنا۔ [2] کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا۔

اس کا خیال رہے کہ سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہونے کی صورت میں بیت اللہ شریف کے دروازے کی طرف نہ بڑھے ورنہ ایسی حالت میں یہ سمجھا جائے گا کہ طواف کی اتنی مقدار بیت اللہ شریف کی طرف سینہ اور چہرہ کر کے کیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو پچھلے پاؤں لوٹے کہ بایاں کندھا بیت اللہ شریف ہی کی طرف رہے اور اتنے حصّہ کا اعادہ کرے۔ حج کے اتنے ہجوم میں اس طرح اعادہ کرنا مشکل ہو گا اس لئے ایسی حالت میں طواف کے اس خاص چکّر کو دوبارہ کرے ورنہ جزا لازم ہو جائے گی۔ اسی لئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ ہجوم کے وقت حجرِ اسود کو بوسہ نہ دے بلکہ دُور ہی سے اشارہ سے اِستلام کرے۔

۷۵۔ حجر اسود کو خوشبو لگاتے رہتے ہیں اگر کسی شخص نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس کے منہ اور ہاتھ کو بہت سی خوشبو لگ گئی تو دم واجب ہو گا اور اگر تھوڑی لگی تو صدقہ یعنی پونے دو کیلو گیہوں خیرات کرنا واجب ہو گا۔ اس لئے احرام کی حالت میں اس کو نہ ہاتھ لگائے اور نہ بوسہ دے، ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دے لے۔

۷۶۔ حجر اسود کے چاروں طرف چاندی لگی ہوئی ہے۔ بہت سے ناواقف لوگ استلام کرنے والے اس چاندی پر ہاتھ لگا دیتے ہیں۔ اس کے اوپر استلام کے وقت ہاتھ لگانا منع ہے۔ اس طرح استلام کرے کہ چاندی کو ہاتھ نہ لگے۔

۷۷۔ حجر اسود کے سامنے تکبیر کہنا مطلقاً سنت ہے یعنی شروع میں بھی اور ہر چکّر میں بھی

۷۸۔ حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا واجباتِ طواف میں ہے اور طواف کے دوران حطیم کے بیچ سے گذرنا ناجائز ہے۔ اس طرح کی صورت میں اس خاص چکّر کو دوبارہ

ادا کرنا لازم ہے ورنہ جزا لازم ہوگی۔

۷۹۔ طواف میں نزدیک قدم رکھنا مستحب ہے اور طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ کرنا خواہ ایک دفعہ ایسا کرے یا کئی دفعہ کرے مکروہ ہے۔ فاصلہ سے مُراد طواف کے سات چکروں کے درمیان وقفہ کرنا، کسی اور کام میں مشغول ہو جانا ہے۔

۸۰۔ مَردوں کے لئے مستحب ہے کہ بیت اللہ شریف کے قریب ہو کر طواف کریں، بشرطیکہ اس سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔ عورتوں کے مسائل دیکھو صفحہ ۱۰۱ سلسلہ ۹

۸۱۔ طواف میں نمازیوں کے سامنے سے گذر سکتے ہیں۔

۸۲۔ طواف کے چکروں میں ہر چکر کے اجزا کا لگاتار ہونا سنتِ مؤکدہ ہے اس لئے طواف کرتے ہوئے کسی عذر کے بغیر کہیں نہ ٹھہرے۔ ارکان بیت اللہ پر یا مطاف کی کسی اور جگہ پر دعا کے لئے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ اس لئے کہ یہ طواف کے اجزا کے لگاتار ہونے کے خلاف ہے۔

۸۳۔ رُکن یمانی پر پہنچے تو اس کو دونوں ہاتھوں سے یا صِرف داہنے ہاتھ سے چھُونا سنت ہے۔ لیکن خیال رہے کہ پاؤں اپنی جگہ پر رہے اور سینہ اور قدم بیت اللہ کی طرف نہ ہو۔ اس کو بوسہ دینا یا صرف بائیں ہاتھ سے چھونا خلافِ سنت ہے۔ اگر ہاتھ لگانے کا موقع نہ مل سکے تو اس کی طرف اشارہ نہ کرے ایسے ہی گذر جائے اور یہی بہتر ہے اس لئے کہ عام لوگ رکنِ یمانی کو ہاتھ لگاتے وقت آدابِ طواف کا خیال نہیں کرتے۔

۸۴۔ جب لَوٹ کر کالی پٹی پر پہنچے تو پہلے حجرِ اسود کا استقبال کرے یعنی سینہ اور منہ

حجرِ اسود کی طرف کرے اور پھر اس طرح استلام کرے جیسا کہ سلسلہ ۷۲ میں بیان کیا گیا ہے لیکن ہاتھ کانوں تک نہ اُٹھائے۔ کانوں تک ہاتھ اٹھانا صرف شروع طواف میں ہے۔ عوام کی اکثریت لاعلمی کی وجہ سے ہر چکر میں یا کالی پٹی پر یا حجرِ اسود کے سامنے پہنچ کر کانوں تک ہاتھ اٹھاتی ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ بعض کتابوں میں بھی یہ غلط طریقہ لکھا ہوا ہے۔ اسکا خیال رکھے اور ایسا نہ کرے افتتاحی تکبیر کے وقت کانوں تک ہاتھ اُٹھانے اور استلام کیلئے حجرِ اسود کی طرف ہاتھ پھیلانے میں کیا فرق ہے اس کیلئے دیکھو (سلسلہ ۷۱) خیال رہے کہ دورانِ طواف صرف حجرِ اسود کے استلام کے وقت بیت اللہ کیطرف چہرہ اور سینہ کرنے کی اجازت ہے

۸۵۔ خیال رہے کہ شروع طواف اور ختم طواف ملا کر حجرِ اسود کا آٹھ مرتبہ استلام ہوتا ہے۔ اوّل طواف شروع کرتے وقت اور آٹھواں (آخری چکر کے بعد) یہ پہلی اور آٹھویں مرتبہ بالاتفاق سنت مؤکدہ ہے۔ باقی میں بعض کے نزدیک سنت ہے اور بعض کے نزدیک مستحب ہے۔ استلام نہ کرنا مکروہاتِ طواف میں ہے۔ اس لئے کراہت سے بچتے ہوئے ہر چکر پر استلام کرے۔

۸۶۔ یُوں تو بیت اللہ شریف کو دیکھنا ایک عبادت ہے۔ دیکھو صفحہ ۱۲ حدیث نمبر ۲ لیکن طواف میں چلنے کی حالت میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا محرماتِ طواف میں ہے یعنی عملاً حرام ہے۔

اکثر لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے اور طواف میں جہاں چاہتے ہیں بیت اللہ کی طرف مُنہ کر دیتے ہیں۔ بلکہ اکثر ناواقف لوگ طواف کرتے ہوئے بیت اللہ کو دیکھتے ہوئے چلتے ہیں۔ بیت اللہ کی طرف مُنہ کرنا صرف حجرِ اسود کے استقبال کے وقت جائز ہے۔ جب حجرِ اسود کیطرف منہ کرے تو اپنے دونوں قدم اپنی جگہ پر

رکھے اور جب استلام سے فارغ ہو جائے تو چلنے سے پہلے یعنی کھڑا ہونے کی حالت میں اپنی دائیں طرف مڑ جائے اور بیت اللہ کو اپنی بائیں طرف کرے۔ اور اسی حالت پر ہو جائے جس پر طواف کرتے ہوئے بیت اللہ کی طرف منہ کرنے سے پہلے تھا پھر طواف شروع کرے۔

۸۷۔ دورانِ طواف بیت اللہ کی طرف پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے جو حرام کے زمرہ میں آتا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو اس خاص حصہ کا اعادہ واجب ہے لیکن بہتر ہے کہ پورے چکر کو دوبارہ کرے۔ اعادہ نہ کرنے کی صورت میں جزا لازم ہو جائے گی۔

۸۸۔ بیت اللہ کی طرف سینہ کر کے طواف کا کچھ حصہ بھی ادا کرنا حرام ہے۔ پس اگر دورانِ طواف جسم کا زاویہ اس طرح بدل دیں کہ رُخ بیت اللہ کی طرف ہو جائے تو اس قدر حصہ کا اعادہ لازم ہے۔ یہاں بھی بہتر ہوگا کہ اس خاص چکر کو دوبارہ کرے لیکن جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے، حجر اسود کے سامنے پہنچ کر استقبال کے وقت استلام کے لئے یہ جائز ہے۔

۸۹۔ بعض لوگ دورانِ طواف غلافِ کعبہ سے لپٹ کر اس کو بوسہ دینے لگتے ہیں۔ اوّل تو یہ طواف کے تمام اجزاء کے لگاتار ہونے کے خلاف ہے۔ دیکھو اس سے پہلے کا سلسلہ ۸۳، دوسرے یہ کہ ایسا کرنے سے سینہ بیت اللہ کی طرف ہو جائے گا۔ اور جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے، یہ حرام ہے۔ اس سے پرہیز کرے۔

۹۰۔ چاہئے کہ طواف کے دوران اپنی نگاہ کو اپنے چلنے کی جگہ کے علاوہ اِدھر اُدھر نہ گذارے جیسا کہ نماز کی حالت میں اپنے سجدہ کی جگہ سے آگے نظر نہ گذارنی چاہئے طواف کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ درود شریف پڑھتا رہے۔ کیونکہ درود شریف

عہ اعادہ نہ کرنے کی صورت میں جزا لازم ہو جائے گی۔

افضل عبادت ہے۔ بیت اللہ کے ارکان کے نزدیک دُرود شریف پڑھنا او۔
بھی افضل ہے۔

۹۱۔ بلا عذر جوتے پہن کر طواف کرنا مکروہ ہے۔ موزہ پہن کر طواف کرنا مطلقاً مکروہ نہیں ہے لیکن حالت احرام میں منع ہے۔

۹۲۔ شدید گرمی اور بارش کی حالت میں طواف کرنے کی زیادہ فضیلت ہے۔ بعض اہلِ ذوق اِن اوقات کا انتظار کرتے ہیں۔ بعض ہر نماز کے بعد کرتے ہیں۔ بعض مجمع کو پسند کرتے ہیں کہ معلوم نہیں کس کی برکت سے ہمارا طواف اور ہماری دعائیں قبول ہو جائیں۔ رحمتِ الٰہی کسی کی طرف متوجہ ہو اور ہم کو نہال کر جائے۔

۹۳۔ طواف کرتے وقت خوب دھیان رہے کہ بیت اللہ شریف پر تجلیاتِ ربانی کا نزول ہو رہا ہے اور اس سے وہ تجلیات ہماری طرف آ رہی ہیں۔ جتنا اچھا اور توجہ سے طواف کرے گا، تجلیات زیادہ سے زیادہ فائض ہوں گی۔

۹۴۔ احرام کی اوپر والی چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں۔ اضطباع صرف احرام کی حالت میں طواف کے ساتوں چکر میں کیا جاتا ہے اور یہ اُس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی کی جائے لیکن سعی میں اضطباع نہیں ہے۔

۹۵۔ خاص طور پر خیال رہے کہ طواف سے پہلے یا بعد احرام میں اضطباع مسنون نہیں ہے۔ عوام الناس نے احرام کی حالت میں ہر وقت اضطباع کرنے کو معمول بنا لیا ہے، اس سے بچنا چاہیے۔ نماز پڑھتے وقت دونوں کندھے ڈھکے

ہوئے ہونے چاہئیں کیونکہ نماز کی حالت میں دونوں یا ایک کندھا کھلا ہوا ہونا مکروہ ہے۔

۹۶۔ طواف میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر قدرے تیزی سے چلنے کو رمل کہتے ہیں۔ اکثر لوگ بجائے قدرے تیزی سے چلنے کے اچھی خاصی دوڑ لگاتے ہیں۔ یہ طریقہ غلط ہے۔ بعض لوگ طواف کے ساتوں چکروں میں اور اکثر ہر طواف میں رَمل کرتے ہیں یہ بھی غلط ہے۔

۹۷۔ طواف کے پہلے تین چکروں میں رَمل کرنا اور باقی چکروں میں رَمل نہ کرنا سنت ہے۔ سارے طواف یعنی سات چکروں میں رَمل کرنا مکروہ ہے لیکن کرنے سے کوئی جزا واجب نہ ہوگی۔ رَمل صرف اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی کیجائے جس طواف کے بعد سعی نہ کرنی ہو، اس کے کسی چکر میں بھی رَمل نہیں کیا جاتا ہے۔

۹۸۔ اگر زیادہ ہجوم ہے کہ رَمل نہ کر سکے گا تو ہجوم کے کم ہونے تک طواف کو مؤخر کرے جب ہجوم کم ہو جائے تو اسکے بعد طواف رَمل کے ساتھ کرے۔ لیکن حج کے قریب جیسا ہجوم ہو جاتا ہے اُس وقت اگر موقع ملے تو رَمل کرے ورنہ مجبوراً بلا رمل ہی طواف کرلے۔

۹۹۔ اگر طواف رمل کے ساتھ شروع کیا اور ایک دو چکروں کے بعد اتنا ہجوم ہو گیا کہ رمل نہیں کرسکتا تو رمل کو موقوف کرے اور طواف پورا کرے۔

۱۰۰۔ اگر رمل کرنا بھول گیا یا ایک چکر کے بعد یاد آیا تو صرف دو میں رمل کرے اور اگر اوّل کے تین چکروں کے بعد یاد آئے تو پھر رمل نہ کرے کیونکہ جس طرح اوّل کے تین چکروں میں رمل سُنّت ہے اسی طرح آخر کے چار چکروں میں رمل نہ کرنا سُنّت ہے۔

۱۰۱۔ جس طواف میں رَمَل اور اضطباع سنت ہے اس میں رمل اور اضطباع کو بلاضرورت ترک کرنا مکروہ ہے۔

۱۰۲۔ طواف کے دوران دعا کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے یا نماز کی طرح ہاتھ نہ باندھے۔

۱۰۳۔ مستحب ہے کہ ہر کام جو خشوع اور عاجزی کے منافی ہو، اس کو ترک کر دے۔ مثلاً بلاضرورت اِدھر اُدھر کے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر دیکھنا۔ کولہے یا گُدی وغیرہ پر ہاتھ رکھنا۔ مُنہ پر ہاتھ رکھنا۔ ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا وغیرہ۔ اس کے علاوہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بہت سے لوگ طواف میں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے بھاگتے ہیں۔ یہ بات طواف کے آداب کے خلاف ہے۔ طواف میں اطمینان وسکون سے چلنا چاہئے۔

۱۰۴۔ طواف میں اذکار اور دعاؤں کا آہستہ پڑھنا مستحب ہے۔ اس طرح پڑھے کہ دوسروں کے پڑھنے میں خلل نہ پڑے لیکن اگر زور سے پڑھنے کی وجہ سے دوسروں کو پریشانی اور خلل واقع ہو تو آہستہ پڑھنا واجب ہو جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ معلموں کا شور وغل جو لوگوں کو دعا پڑھانے کے لئے ہوتا ہے اچھا نہیں ہے۔

۱۰۵۔ قارن طوافِ عمرہ، طوافِ قدوم اور طوافِ نفل میں تلبیہ کہہ سکتا ہے اور مفرد بالحج کو بھی طوافِ قدوم اور طوافِ نفل میں تلبیہ کہنا جائز ہے مگر زور سے نہ کہے۔ لیکن دعا پڑھنا تلبیہ پڑھنے سے افضل ہے۔ دوسرے ہر طرح کے طواف میں تلبیہ کہنا منع ہے۔

ے اس کو تشبیک کہتے ہیں جس کو حدیث میں منع کیا گیا ہے۔ یہ فعل مسجد میں عملاً حرام ہے۔

۱۰۶۔ طواف میں دعا پڑھنا قرآن مجید کی تلاوت سے افضل ہے۔
۱۰۷۔ اکثر لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ طواف اس وقت تک مکمل نہیں ہوگا جب تک کتابوں میں لکھی ہوئی ہر چکر کی الگ الگ دعائیں نہ پڑھی جائیں۔ یہ خیال غلط ہے۔ طواف کے لئے نیت شرط ہے۔ اس کے بعد بالکل خاموش رہنا اور کچھ نہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

طواف کی دُعائیں

۱۰۸۔ کتابوں میں طواف کے سات چکروں کی لکھی ہوئی دعائیں سنت سے ثابت نہیں ہیں بعض بزرگوں سے منقول ہیں، ان کو طواف میں پڑھنے سے منع تو نہیں کرتا لیکن عموماً لوگ کتاب ہاتھ میں لے کر اس میں لکھی ہوئی دعائیں یا اس کا ترجمہ دیکھ کر پڑھتے ہوئے چلتے ہیں اور طواف کرتے ہیں۔ اس طرح دھیان کتاب میں رہتا ہے اور خشوع و خضوع نہیں رہتا۔ بہتر ہے کہ ان دعاؤں کو معنی کے ساتھ یاد کرلیں تاکہ دوران طواف جب انکو پڑھیں تو دھیان کتاب پڑھنے کی طرف نہ ہو بلکہ دعا اور اس کے معنی کی طرف ہو۔ اس طرح حضور قلب ہوگا۔ اگر دعائیں یاد کرنا ممکن نہ ہو تو معلموں کی ان لمبی دعاؤں سے جن کو اکثر حاجی بالکل نہیں سمجھتے بلکہ صحیح ادا بھی نہیں کرسکتے یا کتاب دیکھ کر لمبی دعائیں جن کو سمجھنا تو در کنار، بہت سے لوگ صحیح طور پر پڑھ بھی نہیں سکتے چند چھوٹی چھوٹی دعاؤں کو سمجھ کر اور صحیح طور سے پڑھنا پڑھنا بہتر ہے۔ یہاں قرآن و حدیث کی چند مختصر دعائیں لکھتا ہوں جو بڑی آسانی سے مع ترجمہ یاد

ہوسکتی ہیں۔ ان میں جو دل کو زیادہ لگے اسی کو پڑھیں :-

حجرِ اسود اور رکن یمانی کے درمیان :-

① سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ	اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ	ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ	اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور ہر طاقت اور قوت صرف اللہ کی جانب سے ہے
② اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ	اے میرے پروردگار! تو نے مجھے جو کچھ رزق دیا ہے
لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ	اس پر قناعت بھی عطا کر اور جو نعمتیں مجھے عطا فرمائی
عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ مِنْكَ بِخَیْرٍ	ان میں برکت بھی دے اور مجھے اپنے کرم سے ہر نقصان کا نعم البدل
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ	عطا فرما۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ	شریک نہیں، اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کیلئے سب
عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ	تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔
③ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ	اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے۔
كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط	بیشک میں ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔
④ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ	پاک ہے تو اے اللہ اور تیرے ہی لیے حمد و ثنا ہے
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ	میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں
وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ۔	میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں

لہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اسکے درمیان کلام نہ کرے اور یہ کلمات پڑھتا رہے تو اس سے دس برائیاں ہٹا دی جاتی ہیں اور دس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ۔ ابن ماجہ)

⑤ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ط	مَیں مغفرت چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والا (آسمان و زمین) کو قائم رکھنے والا، اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔
⑥ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ط	اے میرے پروردگار تو مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرمالے بیشک تو ہی بہت بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے
⑦ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ط	پروردگار بخش دے اور رحم فرما تو سب اچھا رحم کرنے والا ہے۔
⑧ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔	اے اللہ! تو بیشک بہت معاف کرنے والا ہے۔ معاف کرنیکو پسند کرتا ہے پس تو مجھے بھی معاف فرمالے۔
⑨ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ ط	اے اللہ! میں تجھ سے تیری رضامندی اور جنت مانگتا ہوں اور تیری ناراضی سے اور دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
⑩ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ط	اے (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والے (زمین آسمان اور تمام مخلوق کو) قائم رکھنے والے تیری رحمت کی دہائی ہے
⑪ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی	اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت پرہیزگاری، پاکبازی اور تیرے ماسوا سے بے نیازی مانگتا ہوں۔
⑫ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ط	اے مالک! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو بخش دیجئے جس دن حساب کتاب ہو۔

(ب) رُکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان:۔ [1]

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ	اے اللہ! میں تجھ سے معافی کا طالب ہوں اور دونوں
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ٭ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی	جہاں میں عافیت مانگتا ہوں اے اللہ تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی
الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً	عطا کر اور آخرت میں بھی اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا دے
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٭ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ [2]	اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے
مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ	بڑی عزت والے، بڑی بخشش والے اور تمام جہان کے پالنے والے

(ج) ساتھ ہی ساتھ درود شریف پڑھتے جائیں اس لئے کہ درود شریف پڑھنا اس وقت کے اہم اذکار میں سے ہے۔ اس سلسلہ میں دیکھیں صفحہ ۱۴۰ حدیث ۲۶

۱۰۹۔ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے جس چیز کی طرف دل مائل ہو اسی کو طواف میں پڑھیں۔ بہت سے لوگوں کا معمول ہے کہ روزانہ خاص تعداد میں درود شریف، آیاتِ کریمہ اور دوسری تسبیحات پڑھتے ہیں، ایسے لوگوں کو مشورہ ہے کہ ان تسبیحات کو طواف میں پڑھیں اور ایک یا زائد طواف میں اپنی تسبیحات مکمل کر لیں۔ اس سے ایک طرف تو ان کے ورد کے معمولات مکمل ہو جائیں گے اور دوسری طرف طواف کا ثواب ملے گا۔

طواف اور ایصالِ ثواب

۱۱۰۔ ہر شخص اپنے عمل کا ثواب کسی دوسرے شخص کو خواہ وہ زندہ ہو یا مُردہ ہدیہ کر سکتا ہے

---

[1] حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدسؐ کا ارشاد ہے کہ رکن یمانی پر ستر (۷۰) فرشتے مقرر ہیں۔ جو شخص وہاں جا کر یہ دُعا پڑھے تو فرشتے اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

[2] یہ اضافہ مسنون نہیں ہے البتہ جائز ہے۔

اور وہ عمل خواہ نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا حج وعمرہ یا طواف یا کوئی اور عبادت مثلاً تلاوت قرآن مجید۔ اس نیک عمل کو کرتے وقت اس کے لئے نیت کرتا ہے جس کو ثواب پہنچانا ہو یہ بھی کر سکتا ہے کہ خود اپنے لئے نیت کر کے عمل کرنیکے بعد اس کا ثواب دوسرے کے لئے ہدیہ کر دے۔ پس اپنے والدین اور دوسرے عزیز و اقارب کے لئے طواف ضرور کرے۔ دوسری بات جو خیال میں رہے وہ یہ کہ تمہاری یہاں حاضری کس کے کرم کے طفیل ہے۔ یہ سب آقائے نامدار سرور کائنات محمد رسول اللہ کے طفیل ہے۔ رسول اللہ کے عظیم احسانات کا تقاضہ یہ ہے کہ سب سے پہلے آپ کے لئے طواف کرو اور اس پورے طواف میں کوئی دعا پڑھنے کی بجائے صرف درود شریف پڑھو۔ ساتھ ہی ساتھ ہمت سے کام لو اور خلفاء راشدین اور دوسرے صحابہ کرام کے ثواب کے لئے بھی ایک دو طواف کرو۔

احکام طواف، وقت اذان

۱۱۱۔ جو شخص مسنون اذان سنے اس پر اذان کا جواب دینا مستحب اور بعض نے واجب بھی کہا ہے۔ اِس سلسلہ میں چند باتیں یاد رکھیں۔

(۱) اگر کوئی شخص تلاوت کر رہا ہو اور اذان شروع ہو جائے تو افضل ہے کہ تلاوت بند کر دے اور اذان کا جواب دے۔

(۲) اگر دورانِ طواف اذان شروع ہو جائے تو طواف کی دعا پڑھنا موقوف کر دے اور اذان کا جواب دے۔

(۳) اذان شروع ہوتے ہی حرم شریف کے خدام لوگوں کو ملتزم پر جانے سے

روک دیتے ہیں اور صف بندی شروع ہو جاتی ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ ایسی حالت میں جبکہ اذان ہو رہی ہوتی ہے لوگ ملتزم کے سامنے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر ملتزم پر پڑھنے والی ماثورہ دعائیں پڑھنی شروع کر دیتے ہیں۔ ایسا نہ کریں بلکہ اس وقت اذان کا جواب دیں۔

(۴) اگر ملتزم پر دعا میں مشغول ہوں اور اذان شروع ہو جائے تو اَولیٰ یہ ہے کہ دعائیں موقوف کر دیں اور اذان کا جواب دیں۔

(۵) اذان ختم ہونے کے بعد آنحضرتؐ پر پہلے دُرود بھیجے اور پھر یہ دعائے وسیلہ پڑھے اِس سلسلہ میں دیکھو صفحہ ۱۳ حدیث ۲۷

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَ	اے اللہ! اے اس دعوتِ کامل اور کھڑی ہونے والی
الصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَ	نماز کے مالک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت
الْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ	عطا فرما دے اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے
وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔	وعدہ فرمایا ہے۔ بیشک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا

مُلتزم اور دُعائیں

۱۱۲۔ حجرِ اسود اور کعبہ کے دروازہ کے درمیان ڈھائی گز کے قریب بیت اللہ شریف کی دیوار کا جو حصہ ہے وہ ملتزم کہلاتا ہے۔ ہر طواف کے بعد ملتزم سے لپٹ کر دعا مانگنا مستحب ہے۔ یہ دُعا کی قبولیت کا مقام ہے۔ اِس سے رسول اللہؐ اس طرح لپٹ جاتے تھے جس طرح بچہ ماں کے سینہ سے لپٹ جاتا ہے۔ طواف سے فارغ ہونے کے بعد موقع ملے تو اس سے لپٹ جاؤ، اپنا سر، سینہ اور پیٹ اس سے لگا دو،

دونوں ہاتھوں کو سیدھا کر کے سر سے اوپر لمبا پھیلا دو، اور کبھی داہنا اور کبھی بایاں رخسار اس پر رکھو اور خوب رو رو کر دعا مانگو، کچھ اٹھا نہ رکھو، جو بھی دل میں آئے مانگو، کتابوں میں لکھی ہوئی دعا جو صحیح طور سے پڑھی نہ جائے یا جس کے معنی سمجھ میں نہ آئیں، اس کے پڑھنے کی بجائے اپنی زبان میں مانگو اور یہ سمجھ کر مانگو کہ رب کریم کے آستانہ پر پہنچ گئے ہو، اس کی چوکھٹ سے لگے ہوئے کھڑے ہو، وہ تمہارے حال کو دیکھ رہا ہے اور تمہاری آہ و زاری سن رہا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ حضور اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں کہ ملتزم ایسی جگہ ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ کسی بندہ نے وہاں ایسی دعا نہیں کی جو قبول نہ ہوتی ہو۔ تین دعائیں اپنی زبان میں صفحہ ۱۰۶ پر سلسلہ ۲۲۳ اور خاص طرح سے سلسلہ ۲۲۴ دیکھو۔ یاد ہو جائے تو اس کو پڑھو ورنہ جو دل میں آئے مانگو۔ خیال رہے کہ عموماً اسی دعا سے رقت طاری ہوتی ہے جو اپنی زبان میں ہو یا جس کے معنی سمجھ میں آجائیں۔

نوٹ: احرام کی حالت میں ملتزم کو نہ لپٹے اس لئے کہ اب اس جگہ بھی خوشبو لگا دیتے ہیں۔

مقام ابراہیم اور نماز طواف

۱۱۳۔ ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز واجب الطواف پڑھی جاتی ہے جس کو دوگانۂ طواف بھی کہتے ہیں۔ طواف کے ساتویں چکر کے ختم پر آٹھویں مرتبہ حجر اسود کا استلام کر کے مقام ابراہیم کی طرف،

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ

پڑھتے ہوئے چلو اور مقام ابراہیم کو بیت اللہ اور اپنے بیچ میں لے کر دو رکعت

پڑھو۔ چاروں ائمہ کے نزدیک مستحب ہے کہ آنحضرتؐ کی متابعت کرتے ہوئے

پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ پڑھو اور اگر ان کے علاوہ کوئی اور سورتیں پڑھو تب بھی جائز ہے۔

۱۱۴۔ نماز سے فارغ ہو کر مقامِ ابراہیم پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ۔ یہاں بھی وہی بات ہے،

جو ملتزم پر دعا سے متعلق اوپر سلسلہ ۱۱۲ میں لکھی جا چکی ہے۔ کتاب ہاتھ میں

لے کر ایسی دعا جس کے معنی سمجھ میں نہ آئیں، اس کے پڑھنے کی بجائے اپنی زبان

میں مانگو اور جو دل میں آئے مانگو۔ خاص دعا کے لئے دیکھو صفحہ ۵۸ سلسلہ ۲۲۴ ، ۸۹

۱۱۵۔ دوگانۂ طواف کیا ہے؟ بندہ جب دیکھتا ہے کہ اس ناچیز کو اس سعادتِ عظمیٰ

سے مشرف کیا گیا ہے تو وہ فوراً سجدۂ شکر بجا لاتا ہے یعنی دوگانہ طواف ادا کرتا

ہے اور اپنی غلامی کا اظہار اور خدا کی معبودیت کا اقرار کرتا ہے۔

۱۱۶۔ طواف کی نماز کا طواف کے بعد متصل پڑھنا مسنون ہے اور تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

البتہ اگر وقت مکروہ ہے تو اس کے گزرنے کے بعد پڑھے۔ مثلاً فجر اور عصر کی نماز

کے بعد دوگانۂ طواف نہ پڑھے کہ یہ مکروہ اوقات ہیں۔ کیا کریں؟ کہاں پڑھیں؟

اور کس وقت پڑھیں؟ تفصیل کے لئے دیکھو صفحہ ۱۰ نماز کے مسائل سلسلہ ۲ تا ۵

۱۱۷۔ ہر طواف کا دوگانہ الگ الگ پڑھے۔ کئی طواف کے دوگانے اکٹھا پڑھنا مکروہ ہے

ہاں اگر وقت مکروہ ہو تو مضائقہ نہیں کہ کئی طواف کرے، پھر مکروہ وقت

نکل جانے کے بعد ہر طواف کا دوگانہ الگ الگ ادا کرے۔

۱۱۸۔ اگر کسی شخص نے سات چکروں کا پورا طواف کیا اور دوگانہ طواف پڑھنا بھول گیا اور اس کو یاد نہ آیا کہ یہاں تک کہ اس نے دوسرا طواف شروع کر دیا، ایسی حالت میں اگر اسکو ایک چکر (جو آٹھواں چکر کہلائے گا) پورا کرنے سے پہلے یاد آگیا تو اس طواف کو ترک کر دے اور دوگانہ طواف ادا کرے تاکہ موالات (اتصال) حاصل ہو جائے۔ جو کہ سنت ہے۔ اگر آٹھواں چکر پورا کرنیکے بعد یاد آیا یا کسی نے قصداً آٹھواں چکر بھی کر لیا تو پھر اس طواف کو ترک نہ کرے جس کو شروع کر دیا، بلکہ چھ اور چکر ملا کر پورا طواف کرنا واجب ہے۔ کیونکہ ایک چکر ادا کرنا ایسا ہے جیسا کہ نماز میں ایک رکعت ادا کر لینا۔ اب دو طواف ہو جائینگے پس دونوں طوافوں میں سے ہر ایک کے لئے الگ الگ ایک ایک دوگانہ پڑھے۔

۱۱۹۔ اگر طواف رکن کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے تو اس کا اعادہ کرے اور اگر فرض و واجب طواف کے پھیروں کی تعداد میں شبہ ہو جائے تو جس پھیر میں شک ہو اسکا اعادہ کرے طواف سنت اور نفل میں اگر شک ہو تو اسکا اعادہ نہ کرے بلکہ اپنے گمان غالب پر عمل کرے۔

۱۲۰۔ مقامِ ابراہیم کو بوسہ دینا یا اس کا استلام کرنا منع ہے۔ بعض پاکستانی حضرات یہ بات جاننے کے باوجود دوسروں کی دیکھا دیکھی مقامِ ابراہیم کا استلام کرنے لگتے ہیں۔ ایسا نہ کرو اور اس سے بچو۔

آبِ زم زم

۱۲۱۔ نماز دوگانہ واجب الطواف ادا کرنے کے بعد آبِ زم زم پینا مستحب ہے۔

۱۲۲۔ آبِ زم زم سے تبرکاً غسل اور وضو کرنا جائز ہے۔ کسی ناپاک چیز کو آبِ زم زم

سے نہ دھویا جائے۔ چاہِ زم زم مسجد کے اندر ہے اور اس کے چاروں طرف کی زمین مسجد ہے۔ اس میں غسلِ جنابت کرنا جائز نہیں۔

۱۲۳۔ جب آبِ زم زم پینا چاہے تو قبلہ رُو یعنی بیت اللہ شریف کی طرف مُنہ کر کے کھڑا ہو اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر خوب پیٹ بھر کر کم سے کم تین سانس لے کر پئے۔ ہر مرتبہ نگاہ کو بیت اللہ شریف کی طرف اٹھائے۔ ہر مرتبہ پینے کے شروع میں بِسْمِ اللہ اور آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے۔ اپنے اُوپر بھی زم زم کا پانی ڈالے۔ حضرت جابرؓ سے روایت[1] ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آبِ زم زم اِس مقصد کے لئے ہے جس کے لئے اس کو پیا جائے۔ پس کہے کہ اللہ میں اس کو اپنی قیامت کے روز کی پیاس کے لئے پیتا ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے[1] اور منافقوں کے درمیان فرق کرنے والی نشانی یہ ہے کہ منافق لوگ پیٹ بھر کر آبِ زم زم نہیں پیتے۔ پس اللہ تعالیٰ جس شخص کو عمرہ و حج کی توفیق عطا فرمائے اس کو چاہئے کہ اس مبارک پانی کو خوب پیٹ بھر کر پئے اور جتنا عرصہ مکہ میں رہے اس کے پینے کی کثرت کرے اور پیتے وقت زیادہ سے زیادہ دعا مانگے۔ یہ دعا مانگنا بھی مسنون ہے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا	اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والا علم اور فراخ
وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا صَالِحًا	وکشادہ رزق اور نیک عمل اور ہر بیماری سے
وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ	شفا طلب کرتا ہوں۔

۱۲۴۔ آبِ زم زم اگر گھر پر یا حرم شریف سے باہر پینے کو ملے تو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر دونوں طرح سے پی سکتے ہیں۔

[1] ابن ماجہ [2] بحر

سعی اور احکامِ سعی

۱۲۵۔ سعی کے لفظی معنی چلنے اور دوڑنے کے ہیں اور شرعاً صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔

۱۲۶۔ واجباتِ سعی: (۱) سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو جنابت وحیض و نفاس (حدثِ اکبر) سے پاک ہو۔ (۲) سعی کے سات چکر پورے کرنا (سعی کے پہلے چار چکر (رکن) فرض ہیں۔ اور بعد کے تین چکر واجب ہیں (۳) اگر کوئی عذر نہ ہو تو سعی میں پیدل چلنا (۴) عمرہ کی سعی کا احرام کی حالت میں ہونا (۵) صفا اور مروہ کے درمیان کا پورا فاصلہ طے کرنا (۶) ترتیب یعنی صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کرنا۔

۱۲۷۔ مکروہاتِ سعی: (۱) سعی کرتے وقت اس طرح خرید و فروخت یا بات چیت کرنا جس سے حضورِ قلب نہ رہ سکے (۲) صفا اور مروہ کے اوپر چڑھنا ترک کرنا۔ (۳) سعی کے مختار وقت سے بلا عذر تاخیر کرنا۔ (۴) ستر عورت ترک کرنا (یاد رہے کہ طواف میں یہ واجب ہے اور سعی میں سنت ہے) (۵) سعی میں میلین کے درمیان تیزی سے نہ چلنا اور میلین کے علاوہ باقی جگہ تیزی سے چلنا (۶) بلا عذر سواری پر سعی کرنا[1]۔ (۷) سعی کے پھیروں میں بلا عذر زیادہ فاصلہ (تفریق) کرنا، کیونکہ یہ موالات (پے در پے) ہونے کے خلاف ہے۔ اور موالات سنت ہے۔

۱۲۸۔ طواف اور سعی میں موالات (اتصال، پے در پے) ہونا یعنی طواف سے فارغ ہو کر

---

[1] یہ مکروہ تحریمی ہے، پیدل سعی واجب ہے، ورنہ دم واجب ہوگا۔

فوراً یعنی متصل ہی سعی کے لئے نکلنا گو کہ شرط نہیں ہے لیکن سنت ہے۔

۱۲۹۔ جس طواف کے بعد سعی کرنی ہے اس طواف اور دوگانہ طواف کے بعد سعی کیلئے جانے سے پہلے حجر اسود کی طرف لوٹنا یعنی اس کا استلام کرنا سنت ہے۔ پس نویں بار حجر اسود کا بوسہ دے کر صفا پر آئے۔

۱۳۰۔ سعی کے لئے مسجد حرام کے دروازہ باب الصفا سے نکلنا مستحب ہے، اگر کسی اور دروازہ سے نکلا تب بھی جائز ہے۔ مسجد حرام سے نکلتے وقت پہلے بایاں پیر باہر نکالے پھر یہ دعا پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ	اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سب
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ	تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور رسول اللہ پر
اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ	صلوٰۃ وسلام ہو اے میرے اللہ میرے گناہ بخشدے
وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ	اور میرے لئے اپنے فضل وکرم کے دروازے کھولدے

۱۳۱۔ سعی کے صحیح ہونے کے لئے نیت شرط نہیں ہے بلکہ سنت ہے۔ صفا و مروہ پر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ نظر آنے لگے۔ قبلہ رُو کھڑے ہو کر سعی کی نیت اسطرح کرے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُ السَّعْیَ	اے اللہ! میں صفا مروہ کے درمیان سعی کے
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ	سات چکروں کی نیت کرتا ہوں خاص تیری
اَشْوَاطٍ لِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ۔	خوشنودی اور رضا کے لئے پس اس کو میرے لئے
فَيَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ۔	آسان کردے اور قبول فرمالے۔

۱۳۲۔ صفا اور مروہ پر چڑھنے کے بعد قبلہ رُو کھڑے ہونا اور مردوں کے لئے ہر چکر میں میلین کے درمیان تیز چلنا بھی سنت ہے۔

۱۳۳۔ حج کی سعی اگر طواف قدوم کے بعد طواف زیارت سے پہلے کرے تو سعی میں تلبیہ پڑھے

۱۳۴۔ عمرہ کی سعی میں تلبیہ نہ پڑھے۔ عمرہ کرنے والے کا تلبیہ طواف شروع کرتے وقت ختم ہوجاتا ہے۔

۱۳۵۔ واجب ہے کہ سعی صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوتا ہے اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر۔ اس طرح ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوتا ہے صفا پر ایک تہائی یعنی اتنا چڑھے کہ بیت اللہ نظر آجائے۔ بیت اللہ کو دیکھنا کمالِ سنت ہے۔ بعض لوگ بالکل دیوار تک چڑھ جاتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔

۱۳۶۔ مروہ پر بھی زیادہ اوپر چڑھنا منع ہے۔ کشادہ جگہ تک چڑھیں۔

۱۳۷۔ صفا اور مروہ پر اذکار اور دعاؤں کا تین بار تکرار کرنا، صفا اور مروہ پر دیر تک قیام کرنا مستحب ہے۔

۱۳۸۔ صفا اور مروہ پر دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے جیسے دعا میں اٹھائے جاتے ہیں، نماز کی تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے۔ جیسے بہت سے ناواقف حجاج سے جاہل معلم کانوں تک تین مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے ہاتھ اٹھواتے ہیں، اور بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے اشارہ بھی کراتے ہیں۔ یہ خلافِ سنت ہے۔ دوسروں کی دیکھا دیکھی یہ نہ کرے۔ پھر بلند آواز سے تین مرتبہ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھے اور تین مرتبہ یہ پڑھے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے اور سب تعریف اسکے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے جو بڑے جامع طور پر اس طرح ہے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ ؕ — پاک ہے اللہ اور تمام تعریف اللہ کیلئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کیطرف سے ہے

اسکے بعد آہستہ درود شریف پڑھے اور پھر اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے خوب خشوع وخضوع سے دعا مانگے، اسلئے کہ یہ بھی وہ مقدس جگہ ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

۱۳۹۔ اس کے بعد سعی شروع کرے اور دورانِ سعی تیسرا اور چوتھا کلمہ پڑھتا رہے، اگر یاد ہو تو صفحہ ۴۴ سلسلہ ۱۰۸ میں طواف کے لئے لکھی ہوئی دعاؤں کو بھی پڑھ سکتا ہے۔

۱۴۰۔ صفا اور مروہ کے درمیان جب وہ جگہ آنے لگے جہاں دیوار میں سبز رنگ کے ستون لگائے ہوئے ہیں اور بقدر چھ ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جائے تو تیز چلنا شروع کرے اور دوسرے سبز ستون کے بعد بھی چھ ہاتھ تک تیز چلتا رہے، پھر اپنی چال چلنے لگے۔ خیال رہے کہ تیز دوڑنا مسنون نہیں ہے بلکہ متوسط طریقہ سے اتنا تیز چلنا چاہئے کہ رمل سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے سے کم رفتار ہو۔ بعض لوگ تمام سعی میں جھپٹ کر چلتے ہیں اور بعض سبز ستونوں کے درمیان بہت تیزی سے دوڑتے ہیں، یہ دونوں باتیں غلط اور بری ہیں لیکن اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔

۱۴۱۔ سبز ستونوں کے درمیان تیز چلنا صرف مردوں کے لئے ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ

ے شامی اور غنیہ

عورتیں بھی تیز چلنے لگتی ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔

۱۴۲- سبز ستونوں کے درمیان رسول اللہؐ سے یہ دعا منقول ہے، اس کے علاوہ جو بھی دعا چاہے مانگے کہ یہ مقبولیت کا مقام ہے۔ دعا یہ ہے:-

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ۔ یا اللہ! بخشش اور رحمت فرما، تو بڑا عزت والا اور بڑا ہی کرم کرنے والا ہے۔

۱۴۳- سعی سے فارغ ہونے کے بعد لیکن حلق سے پہلے مسجد حرام میں آکر دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ مروہ پر پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ بدعت ہے۔

سر کے بال منڈوانا یا کتروانا

۱۴۴- اس کے بعد عمرہ کرنے والے لوگ سر کے بال منڈوالیں یا کتروالیں یہاں ایک بات نوٹ کرو۔ مروہ پر کچھ لوگ قینچی لئے کھڑے رہتے ہیں اور بہت سے لوگ ان سے چند بال کٹوا لیتے ہیں۔ خاص طور پر خیال رہے کہ حنفی مسلک میں اس طرح کرنے سے آدمی احرام سے باہر نہیں ہوتا ہے اور نہ حلال ہوتا ہے۔ شرعی طریقہ سے بال منڈوانے یا کتروانے سے متعلق تفصیل دیکھو صفحہ ۷۸/۷۹ سلسلہ ۲۰۷۔ اب احرام کی پابندی ختم ہوگئی۔ سلے ہوئے کپڑے پہن لو، مکہ مکرمہ میں مقیم رہو، طواف اور دوسری عبادات کرتے رہو۔ ۸ ذی الحج سے ارکان حج شروع ہوں گے جن کی تفصیل سلسلہ ۱۴۹ سے شروع ہوتی ہے۔

قیامِ مکّہ مکرمہ، مدینہ منوّرہ اور احکامِ عُمرہ

۱۴۵۔ مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران آپ اپنے علاوہ اپنے والدین عزیزوں اور دوستوں کی طرف سے عمرہ کر سکتے ہو۔ ہمارے حنفی مذہب میں اس کی اجازت ہے۔

ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگ وہاں گمراہ کریں اور عمرہ کرنے سے منع کریں بلکہ کچھ لوگ ایسی کتابیں بھی دکھاتے ہیں جن میں عمرہ کرنا منع لکھا ہوا ہے۔ ان کی باتوں میں نہ آؤ اور اپنے حنفی مذہب کے مطابق افعال ادا کرو۔

۱۴۶۔ جب عمرہ کرنا چاہو تو بہتر ہے کہ اپنی قیام گاہ پر ہی پہلے غسل کر لو اور اگر غسل نہ کر سکو تو صرف وضو کر لو، پھر احرام کی چادر باندھ کر تنعیم چلے جاؤ جو مکہ مکرمہ سے تین میل دُور ہے، وہاں ایک مسجد ہے جو مسجدِ عائشہ کے نام سے مشہور ہے اگر مکروہ وقت[1] نہ ہو تو وہاں جا کر پہلے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھو پھر دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھو۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر سے ٹوپی یا کپڑا ہٹا لو، بیٹھ کر عمرہ کی نیت کرو، اس کے بعد تین مرتبہ تلبیہ یعنی لبّیک کہو[2] اور پھر مکہ مکرمہ آکر حسبِ قاعدہ عمرہ ادا کرو۔

۱۴۷۔ اگر آفاقی متمتع حج کے مہینوں میں مکہ مکرمہ آکر عمرہ کرے اور عمرہ کے احرام سے حلال ہو کر حج سے پہلے مدینہ منورہ چلا جائے تو امام ابو حنیفہؒ کے قول کے مطابق

---

[1] اس کے لئے تفصیل دیکھو صفحہ ۱۰۷-۱۰۸ سلسلہ ۳ تا ۵

[2] تفصیل کے لئے دیکھو صفحہ ۲۶-۲۷ سلسلہ ۴۳ تا ۴۹

اس کو مدینہ منورہ سے حج افرادکا احرام باندھ کر آنا بہتر ہے اور اس طرح اس کا حج تمتع ہو جائے گا لیکن اگر چاہے تو عمرہ کا احرام باندھ کر بھی آسکتا ہے اور عمرہ سے حلال ہو کر حج کا احرام حرم میں باندھے۔ لیکن اس کو کسی حالت میں بھی قران کا احرام باندھ کر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ نہیں آنا چاہیئے۔ اگر ایسا کرے گا تو دم واجب ہو جائے گا۔

مسائل حج اور قیام منیٰ

۱۴۸۔ قارن جو پہلے ہی سے حالتِ احرام میں ہے اس نے اگر اب تک طوافِ قدوم نہیں کیا ہے تو اس کے لئے سنت ہے کہ ۸ ذی الحج کو منیٰ جانے سے پہلے طوافِ قدوم کرے اور اس کے لئے افضل ہے کہ طوافِ قدوم کے بعد ہی سعی کرے ایسی حالت میں طواف کے تمام چکروں میں اضطباع کرے اور پہلے تین چکروں میں رمل کرے پھر ملتزم کی دعا، دوگانہ طواف اور آبِ زم زم سے فارغ ہو کر صفا اور مروہ کی سعی کرے اور اس سعی میں تلبیہ پڑھے، اس کے بعد ۸ ذی الحج کو منیٰ چلا جائے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کرنا چاہے تو طوافِ قدوم میں اضطباع اور رمل نہ کرے۔ اس صورت میں اس کو طوافِ زیارت میں رمل کرنا ہوگا اور اضطباع اس سے ساقط ہو جائے گا کیونکہ اس وقت وہ احرام کے کپڑے اتار کر سلے ہوئے کپڑے پہن چکا ہوگا۔

۲۔ سننے میں آیا ہے کہ بعض لوگ مدینہ منورہ سے اس طرح کے افراد کا احرام باندھ کر حج کرتے ہیں اور اس اصول پر کہ حج افراد کرنے والوں پر قربانی واجب نہیں ہے، قربانی نہیں کرتے۔ یہ طریقہ غلط ہے۔ یہاں قربانی ہر صورت میں واجب ہے۔

۱۴۹۔ تمتع والے ۸ ذی الحج[1] کو غسل وغیرہ کر کے احرام کے کپڑے پہن کر مسجد حرام میں آئیں۔ اگر سہولت ہو تو پہلے طواف تحیۃ کریں لیکن یہ فرض یا واجب نہیں ہے اس لئے ضروری نہیں ہے۔ اس طواف میں رَمَل اور اضطباع نہ کریں اور سر ڈھکے ہوئے دو رکعت واجبُ الطواف پڑھیں۔ اگر ہجوم یا کسی وجہ سے طواف نہ کرنا ہو اور وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھیں۔ اس کے بعد دو رکعت نماز سنتِ احرام پڑھیں پھر سر کھول دیں۔ احرامِ حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔ (بحوالہ عمدۃ الفقہ)

۱۵۰۔ حج کا احرام مسجد حرام میں باندھنا مستحب ہے۔ حدودِ حرم میں کسی بھی جگہ سے باندھا جائے تو درست ہے، اس لئے اگر مسجد حرام جانے میں کوئی دشواری ہو تو اپنی قیام گاہ پر احرام باندھ سکتے ہیں۔

۱۵۱۔ تمتع والوں کے لئے طوافِ قدوم نہیں ہے۔ یہ طوافِ زیارت میں رَمَل کرے اور اس کے بعد سعی کرے لیکن اگر حج کی سعی کو منیٰ جانے سے پہلے کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ حج کا احرام باندھ کر ایک نفلی طواف کرے (یہ طواف اس کے علاوہ ہوگا جو حج کی نیت سے پہلے طواف تحیۃ المسجد کیا تھا) اور اسکے تمام چکروں میں اضطباع اور پہلے تین چکروں میں رَمَل کرے۔ پھر ملتزم کی دُعا، دوگانۂ طواف اور آبِ زم زم سے فارغ ہو کر صفا اور مروہ کی سعی کرے لیکن افضل یہ ہے کہ تمتع والے طوافِ زیارت کے بعد سعی کریں۔

۱۵۲۔ مفرد جو پہلے ہی سے حالتِ احرام میں ہے اس نے طواف قدوم مکہ پہنچنے کے ساتھ

---

[1] یہ سارے کام فجر کی نماز سے پہلے کر لیں تاکہ بعد نماز فجر منیٰ کو روانگی میں تاخیر نہ ہونے پائے۔

ہی کرلیا ہوگا۔ اس کے لئے افضل ہے کہ حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کرے اور ۸ ذی الحج کو کوئی اور ارکان ادا کئے بغیر منیٰ روانہ ہو جائے لیکن اگر وہ حج کی سعی منیٰ جانے سے پہلے کرنا چاہے تو سلسلہ ۱۵۱ میں لکھے ہوئے طریقہ پر طواف اور سعی کرے اور پھر منیٰ روانہ ہو جائے۔

۱۵۳۔ ۸ ذی الحج کو سورج نکلنے کے بعد مکہ سے منیٰ روانہ ہو۔ یہاں آٹھویں تاریخ کو پہنچکر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر پانچ نمازیں پڑھنا مستحب ہے۔ رات کو منیٰ میں قیام کرے، منیٰ روانہ ہوتے وقت یہ خیال کرے کہ میرا مولیٰ اب مجھے وہاں بلا رہا ہے۔

۱۵۴۔ ۹ ذی الحج کو فجر کی نماز کے بعد تکبیراتِ تشریق شروع ہو جاتی ہیں، منیٰ اور عرفات دونوں جگہ فرض نمازوں کے بعد ایک بار پڑھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

۱۵۵۔ ایامِ تشریق میں ۹ ذی الحج سے ۱۳ ذی الحج تک اوّل تکبیر کہنی چاہیے اسکے بعد تلبیہ۔ یاد رہے کہ تلبیہ دسویں تاریخ کی رمی کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے، باقی ایام صرف تکبیر کہی جاتی ہے۔ (۱۳ ذی الحج کی عصر کی نماز تک)

وقوفِ[1] عرفات

۱۵۶۔ ۹ ذی الحج کو فجر کی نماز اسفار یعنی خوب اُجالے میں پڑھے اور جب سورج نکل آئے تو عرفات کو روانہ ہو۔ ۹ ذی الحج سے پیشتر یا سورج نکلنے سے پہلے عرفات کو جانا خلافِ سنت ہے۔

۱۵۷۔ عرفات وہ عظیم الشان میدان ہے جہاں حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کا جدائی

---

[1] عربی لغت میں وقوف کے معنی ہیں، ٹھہرنا

کے بعد ملاپ اور تعارف ہوا تھا یہی تعارف عرفات کی وجہ تسمیہ بتائی جاتی ہے۔ اسی میدان میں عرفہ کے کسی حصہ میں زوال کے بعد نویں تاریخ دن یا رات میں کسی بھی وقت قیام کرنا فرض ہے۔ اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

۱۵۸۔ حج کا سب سے بڑا رکن وقوفِ عرفات ہے۔ وقوفِ عرفات میں صرف ایک چیز واجب ہے اور وہ یہ کہ جو شخص دن میں زوالِ آفتاب کے بعد غروب آفتاب سے پہلے وقوف کرے اس کے لئے غروب آفتاب تک رہنا واجب ہے۔ یعنی غروب آفتاب حاجی کے عرفات میں ہوتے ہوئے ہو جائے۔ لیکن جو شخص ۹ ذی الحج کو دن میں عرفات پر حاضر نہ ہو سکے اور دسویں کی رات میں آکر وقوف کرے تو تھوڑے سے وقت کے رہنے سے بھی یہ واجب ادا ہو جائیگا۔

۱۵۹۔ وقوفِ عرفات کے لئے نیت شرط نہیں لیکن مستحب ہے۔ اگر نیت نہ کی تب بھی وقوف ہو جائے گا۔ اسی طرح عرفات میں وقوف کے لئے کھڑا رہنا شرط اور واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ بیٹھ کر، لیٹ کر، جس طرح ہو سکے، سوتے جاگتے وقوف کرنا جائز ہے لیکن وقوف کے لئے بلا عذر لیٹنا مکروہ ہے۔

۱۶۰۔ وقوف کے لئے حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے۔ ناپاکی کی حالت میں بھی وقوف عرفات ہو جاتا ہے۔

۱۶۱۔ مستحباتِ وقوف یہ ہیں:۔ (۱) زوال سے پہلے وقوف کی تیاری کرنا (۲) وقوف کی نیت کرنا (۳) قبلہ رُو ہو کر وقوف کرنا (۴) قیام (کھڑا ہونا) افضل ہے۔ کہ کھڑا ہو کر وقوف کرے جبکہ وہ قیام پر قادر ہو اور جب تھک جائے تو بیٹھ جائے (۵) دھوپ میں کھڑا ہونا یعنی اگر ہو سکے تو وقوف کے وقت سایہ میں کھڑا نہ ہو یعنی دھوپ میں کھڑا ہونے سے اگر کسی ضرر اور بیماری کا اندیشہ

نہ ہو ورنہ سایہ اور خیمہ میں وقوف کرے اور غروب آفتاب تک خوب روروکر دعا اور استغفار کرے (۶) دعا کے لئے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھانا۔ (۷) دعاؤں کا تین بار تکرار کرنا (۸) دعا کے شروع میں حمد و صلوٰۃ پڑھنا اور دعا کے ختم پر بھی حمد و صلوٰۃ و آمین کہنا۔

نوٹ:۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر لوگ وقوف کے لئے جبلِ رحمت کے اوپر چلے جاتے ہیں۔ یہ صاف اور صریح غلطی ہے سُنّت کی مخالفت اور بدعت ہے۔ خیال رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں جبلِ رحمت پر نہیں چڑھے تھے بلکہ آپؐ نے اس کے دامن میں اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دیا تھا۔

۱۶۲۔ وقوف کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہو جاتا ہے۔ افضل ہے کہ اس وقت حمد و ثنا اور تکبیر و تہلیل و تلبیہ تین تین بار پڑھے استغفار و قرأت قرآن شریف اور درود شریف کی کثرت کرے کیونکہ اس دن اعمال میں کوتاہی یا کمی کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا دل کی ندامت کے ساتھ تمام خلافِ شرع امور کے متعلق توبہ و استغفار کثرت سے کرے اور ذکر کے ساتھ گریہ وزاری بھی کثرت سے کرے، وہاں پر آنسو بہائے جائیں اور گناہوں سے معافی مانگی جائے۔

۱۶۳۔ حج کو جانے والے اللہ کے جن بندوں کی نظر سے یہ اوراق گزریں، ان سب سے اس عاجز کی عاجزانہ التجا ہے کہ میدانِ عرفات میں اس سیاہکار محمد معین الدین احمد کے لئے بھی موت کے وقت تک دین و ایمان پر ثابت قدم رہنے اور دین کی جد و جہد سے وابستہ رہنے اور مرنے کے بعد مغفرت اور جنت کی دعا فرمائیں، بڑا احسان ہوگا۔ لِلّٰہ صدقہ و خیرات سمجھ کر ہی اس کو بھی اپنی دعا اور التجا کا کوئی حصہ عطا فرما دیں۔ کیا عجب کہ آپ ہی کی دعا سے اس سیاہ کار کا بیڑا پار ہو جائے۔

۱۶۴۔ عرفات میں کثرتِ حجاج کو دیکھ کر محشر کے دن کا تصور کرے کہ یہ اُس کا نمونہ ہے اور

اپنی دینی حالت درست کرنے کی فکر میں لگا رہے۔ اپنی ہر عبادت میں اللہ تعالےٰ کے لطف و کرم سے قبول ہونے کی پکی اُمید رکھے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے یہ امید رکھے کہ جب دنیا میں اس نے اپنے مکان کی زیارت نصیب فرمائی ہے اور وقوفِ عرفہ کی سعادت بخشی ہے تو آخرت میں بھی اپنے دیدار سے محروم نہیں فرمائیگا۔ ہر مقام پر اس یقین کے ساتھ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔ وہ بڑا کریم ہے اور اس کے کرم کا ہر شخص کو امیدوار رہنا چاہیے۔ مگر اس اُمید میں گھمنڈ کا شائبہ ہرگز نہ آئے بلکہ اپنے گناہوں سے ڈرتا رہے اور اپنے اعمال کے قصور کی وجہ سے اسی کا مستحق سمجھے کہ قابلِ قبول نہیں ہے۔ صحابۂ کرامؓ یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے اعمال کا باطن ایسا نہیں جیسا ظاہر ہے اس سے ان حضراتؓ کو اپنے اوپر نفاق کا خوف ہوجاتا تھا۔ ترمذی شریف میں حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ عقلمند شخص وہ ہے جو اپنے نفس سے حساب کرتا رہے اور آخرت کے لئے عمل کرتا رہے۔ اور عاجز و بے وقوف ہے وہ شخص جو اپنے نفس کو خواہشوں کی طرف لگائے اور اپنی آرزوں کے پورا ہونے کی اُمیدیں باندھے رہے لیکن ان سب کے باوجود اللہ کے لطف و کرم کا امیدوار بھی رہنا چاہیئے کہ اس کا فضل و کرم ہمارے گناہوں سے کہیں زیادہ ہے۔

١٦٥۔ وقوفِ عرفات میں جس فعل کے ارتکاب سے گناہ اور دم لازم ہو جاتا ہے وہ فقط ایک ہی ہے اور وہ واجب کا ترک کرنا یعنی سورج غروب ہونے سے پہلے حدودِ عرفات سے باہر نکل آئے۔ اگر منافی احرام کسی چیز کا ارتکاب کیا تو بھی دم دینا ہوگا۔

١٦٦۔ احرام باندھنے کے وقت سے وقوفِ عرفہ کے پہلے تک اگر کسی نے جماع کرلیا تو حج فاسد ہو جائے گا اور اس پر تین چیزیں واجب ہو جائیں گی۔ ایک

یہ کہ وہ ایک بکری ذبح کرے، دوسرے یہ کہ اسی احرام کے ساتھ بقیہ افعالِ حج ادا کرتا رہے اور تمام ممنوعات سے بچتا رہے۔ تیسرے یہ کہ آئندہ سال نئے احرام کے ساتھ اس حج کی قضا پوری کرے اگرچہ حج نفلی ہی ہو۔

۱٦۷۔ روایت ہے کہ اگر عرفہ کا دن جمعہ کے روز واقع ہو جائے تو تمام اہلِ عرفات کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ جمعہ کے دن کا حج باقی دنوں کے حج سے (۷۰) حج سے زیادہ افضل ہے لیکن عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ اگر وقوفِ عرفہ جمعہ کے روز واقع ہو تو وہ حج اکبر ہے، یہ بات کسی صحیح سند سے منقول نہیں ہے۔ یہ عوام کی عرفی اصطلاح ہے۔ علماء نے حج اکبر کی تعریف میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا کہ قران حج اکبر ہے اور افراد حج اصغر ہے۔ بعض ہر حج کو حج اکبر کہتے ہیں اور عمرہ کو حج اصغر کہتے ہیں۔

۱٦۸۔ اگر اس دن جمعہ ہو تو عرفات میں شہر نہ ہونے کی وجہ سے جمعہ کی نماز نہیں ہے ظہر کی نماز ادا کرے۔ طریقہ نماز کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳ سلسلہ ۱۲ تا ۱۸

۱٦۹۔ حج کے دنوں میں منیٰ میں جمعہ پڑھنا جائز ہے اور تمام سال منیٰ میں جمعہ پڑھنا منع ہے، حجاج پر عید الاضحیٰ کی نماز معاف ہے۔

۱۷۰۔ عرفات میں نماز مغرب کی نماز نہ پڑھے نماز عشا کے بعد کرے۔ جب سورج غروب ہو جائے تو مزدلفہ کے لئے روانہ ہو۔ راستے میں تلبیہ، تکبیر، درود شریف اور دعائیں بکثرت پڑھے۔

وقوفِ مُزدلفہ

۱۷۱۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھا کر کے عشاء کے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھو صفحہ ۱۱۳ نماز کے مسائل ۱۹۔۲۰۔۲۱

۱۷۲۔ مزدلفہ میں عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر صبح صادق تک ٹھہرنا سنتِ مؤکدہ ہے اِس شب میں جاگنا اور عبادت میں مشغول رہنا مستحب ہے، یہ رات بعض کے نزدیک شبِ قدر سے بھی زیادہ افضل ہے۔ اِس رات کی عظمت اور قدر و قیمت کو یاد رکھو۔ بکثرت ایسا ہوتا ہے کہ عرفات کے دن بھر کے تھکے ہارے یہاں پہنچکر نیند سے مغلوب ہو کر پڑ جاتے ہیں اور یہ رات سوتے ہی کٹ جاتی ہے اسلئے اس کا پورا اہتمام کرو کہ رحمت و برکت والی یہ رات کہیں صِرف نیند کی نذر ہو کر نہ رہ جائے۔ اگر تھکن زیادہ ہو اور طبیعت سونے کے لئے پریشان ہو تو پھر یہ کرو کہ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھ کر اور تھوڑی سی دیر اللہ کی تسبیح و تقدیس اور حمد و شکر کر کے اور اس کے حضور میں دعا و توبہ استغفار میں مشغول رہ کر کچھ وقت کے لئے شروع میں سو جاؤ اور پھر اٹھ کر تہجد پڑھو اور پھر فجر تک ذکر و فکر میں مشغول رہو۔ درود شریف، تکبیر[۱] و تہلیل[۲]، استغفار، تلبیہ، اذکار خوب پڑھو اور دعا میں اس طرح ہاتھ اٹھاؤ جیسے دعا کے وقت عام طور سے اٹھاتے ہیں۔

۱۷۳۔ وقوفِ مزدلفہ کا رکن یہ ہے کہ یہ وقوف صبح صادق کے بعد مزدلفہ میں ہو اور یہ واجباتِ حج میں ہے، اس کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے۔ عورت اگر ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہرے تو اس پر دم واجب نہیں ہوگا۔

[۱] اللہ اکبر کہنا [۲] کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا

لیکن اگر مرد ہجوم کی وجہ سے نہیں ٹھہرے گا تو اُس پر دم واجب ہو گا۔

۱۷۴۔ سنت ہے کہ وقوفِ مزدلفہ کو صبح صادق سے شروع کر کے خوب اچھی طرح اُجالا ہونے تک یعنی طلوعِ آفتاب کے قریب تک دراز کرے

۱۷۵۔ صبح صادق ہو جانے کے بعد اوّل وقت فجر کی نماز پڑھے، پھر وقوف کرے اور تسبیح و تہلیل کرے۔ بعض لوگ مِنٰی جانے کی جلدی میں فجر کے وقت سے پہلے ہی اذان دے کر نماز پڑھ لیتے ہیں اور مزدلفہ سے مِنٰی کو روانہ ہو جاتے ہیں، ان سے ہوشیار رہو اور ہرگز کسی کی اذان کا اعتبار نہ کرو بلکہ اپنی گھڑی کے اعتبار سے جب صبح صادق ہو جائے تو اس کے بعد فجر کی نماز پڑھو۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ ۷ یا ۸ ذی الحج کو مکہ مکرمہ میں مسجد حرام میں فجر کی اذان کا وقت نوٹ کر لو اور اس سے پانچ منٹ بعد مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھو۔

۱۷۶۔ جب سورج نکلنے میں اندازاً دو رکعت کے برابر فرق رہے۔ (یعنی چار پانچ منٹ) تو مِنٰی روانہ ہو۔ راستہ میں تلبیہ اور اذکار کرتا ہوا چلے۔

۱۷۷۔ مستحب یہ ہے کہ مزدلفہ سے کنکریاں اٹھائی جائیں۔ اس لئے مزدلفہ سے روانگی سے پہلے ستّر (۷۰) کنکریاں چُن لیں جو مثل کھجور کی گٹھلی یا مٹر کے دانہ کے برابر ہوں، اگر مزدلفہ سے کنکریاں نہ لیں تو بعد میں کسی دوسری جگہ سے حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا۔

قیامِ مِنٰی اور رمی جمار

۱۷۸۔ ۱۰ ذی الحج کو مزدلفہ سے مِنٰی آکر سب سے پہلے جمرۂ عقبیٰ کی رمی کرے، اسکے

بعد قربانی اور پھر سر کے بال منڈا کر یا کتروا کر احرام کھول دے۔

۱۷۹۔ رمی جمار لغت میں چھوٹے پتھروں (کنکریوں) کا پھینکنا ہے اور عرف شرع میں چھوٹی کنکریوں کا مخصوص زمانہ میں مخصوص جگہ پر مخصوص تعداد میں پھینکنا ہے۔

۱۸۰۔ رمی جمار واجب ہے ترک کرنے پر دم لازم ہوگا۔

۱۸۱۔ جمار جو جمرہ کی جمع ہے۔ پتھر کی چھوٹی کنکریوں کو کہتے ہیں۔ ان جگہوں کو بھی جمار کہتے ہیں جہاں کنکریاں پھینکی جاتی ہیں۔ کنکریاں مارنے کی جگہ پر جو ستون بنے ہوئے ہیں حقیقت میں وہ ستون خود جمرے نہیں ہیں بلکہ احناف[1] کے نزدیک جمرات وہ جگہ ہے جو اُن ستونوں کی جڑ کے نیچے ہے اور جس پر ستون بنے ہوئے ہیں، پس جمرہ وہ جگہ ہے جہاں ستون کے آس پاس کنکریاں جمع کی جاتی ہیں۔ اس لئے کنکریاں اس طرح پھینکی جاتی ہیں کہ ستون کے پاس یا اس کے قریب گریں۔ اگر وہ ستون کی جڑ سے تین ہاتھ یا اس سے زائد فاصلہ پر گریں تو دُور سمجھی جائیں گی اور جائز نہیں ہوں گی۔ اس کا اعادہ کرے ورنہ جزا لازم ہو جائے گی۔

۱۸۲۔ ایک بڑا پتھر توڑ کر رمی کے لئے چھوٹے ٹکڑے بنانا مکروہ ہے۔ جمرہ کے نزدیک سے کنکریاں لینا، مسجد سے لینا یا نجس جگہ سے لینا بھی مکروہ ہے۔

۱۸۳۔ مستحب ہے کہ کنکریوں کو مارنے سے پہلے دھو لیا جائے۔

۱۸۴۔ (۱) ہر جمرہ پر سات کنکریاں ماری جاتی ہیں جن کو علیحدہ علیحدہ مارنا ضروری ہے

[1] عمدۃ الفقہ

اگر ایک سے زیادہ یا ساتوں ایک ہی دفعہ مارے تو ایک ہی شمار ہوگی، اگرچہ علیحدہ علیحدہ گری ہوں اور باقی پوری کرنا ضروری ہوگا۔ سات کنکریوں سے زائد مارنا مکروہ ہے۔ شک ہوجانے کی وجہ سے زیادہ مارے تو حرج نہیں ہے۔

(۲) اگر کسی نے (۱) تینوں دنوں کی رمی بالکل ترک کردی (۲) یا ایک دن کی رمی ساری ترک کردی (۳) یا پہلے دن کی چار کنکریاں (۴) یا باقی دنوں کی گیارہ کنکریاں ترک کردیں تو سب صورتوں میں دم واجب ہوگا۔ ایسی بات ایک دن کی ہو یا تینوں دنوں کی، ایک ہی دم واجب ہوگا۔

(۳) اگر دسویں کی رمی تین یا اس سے کم کنکریاں اور باقی دنوں کی رمی سے دس یا اس سے کم کنکریاں ترک کردیں تو ہر کنکری کے بدلے پورا صدقہ یعنی پونے دو کیلو گیہوں واجب ہوگا۔

۱۸۵۔ رمی کے لئے جمرہ کے قریب یا دور ہونا شرط نہیں ہے جس جگہ سے بھی رمی کرے گا اس کی رمی ہوجائے گی لیکن سنت یہ ہے کہ جمرہ سے پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ پر کھڑا ہوکر رمی کرے۔ اس سے کم فاصلہ پر رمی کرنا مکروہ ہے۔

۱۸۶۔ جس طرح چاہے پکڑ کر کنکری مارے جائز ہے لیکن کنکری کو انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے پکڑنا مستحب ہے اور یہ بھی مستحب ہے کہ رمی کے وقت ہاتھ اتنا اونچا کرے کہ بغل کھل جائے اور بغل کی سفیدی نظر آنے لگے۔

۱۸۷۔ نشیب[۱] میں کھڑے ہوکر کنکری مارنا مسنون ہے۔ اوپر کی جانب سے بھی رمی جائز ہے لیکن بلا عذر مکروہ ہے۔

---

[۱] اب نشیب نہیں رہا۔

۱۸۸۔ رمی کے ساتھ تکبیر کہنا مسنون ہے، پس جب کنکریاں مارے تو یہ پڑھتا رہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطٰنِ وَرِضًى لِّلرَّحْمٰنِ

"میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے۔ (یہ کنکری) شیطان کو ذلیل کرنے اور اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے مارتا ہوں۔"

۱۸۹۔ ۱۰ ذی الحج کو پہلے اور دوسرے جمرہ کو چھوڑ کر سیدھا تیسرے جمرہ پر آئے جسکو جمرۂ عقبٰی کہتے ہیں۔ اِس پر سات کنکریاں مارے۔

۱۹۰۔ جمرۂ عقبٰی پر پہلی کنکری مارنے کے ساتھ تلبیہ موقوف کردے۔

۱۹۱۔ جمرۂ عقبٰی کی رمی کا مسنون وقت آفتاب طلوع ہونے سے شروع ہوکر زوال تک ہے مُباح وقت بِلا کراہت مغرب تک ہے اور کراہت[1] کے ساتھ مغرب سے شروع ہوکر صبح صادق سے پہلے تک۔

۱۹۲۔ دوسرے اور تیسرے دن یعنی ۱۱ اور ۱۲ ذی الحج کو تینوں جمروں پر رمی کرنے کا وقت زوالِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور مسنون وقت غروب آفتاب تک ہے صبح صادق تک کا وقت مکروہ[1] ہے۔ اگر بلا عذر اگلے دن تک مؤخر کیا تو دم واجب ہوگا اور وہ رمی جو قضا ہوئی تھی اسکو ایّام رمی میں کسی دن کرنا بھی لازم ہوگا اگر ایّام رمی میں قضا ہوئی رمی کو نہ کیا تو اب رمی کرنا ساقط ہوگیا اور صرف ایک دم لازم ہوگا۔

نوٹ: (۱) ۱۱ اور ۱۲ ذی الحج کو زوال سے قبل اگر کسی نے رمی کی تو رمی نہیں ہوگی۔ زوال کے بعد دوبارہ رمی کرے ورنہ دم لازم ہوجائے گا۔

(۲) دیکھنے میں آیا ہے کہ بارہویں کے روز بعض معلم اپنے حجاج کو زوال

---

[1] لیکن بوجہ ہجوم امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ کراہت نہیں رہے گی۔

سے پہلے ہی رمی کرا کر مکہ مکرمہ روانہ کر دیتے ہیں۔ حجاج کو چاہیئے کہ ان کے کہنے پر عمل نہ کریں ورنہ جیسا کہ پہلے لکھا ہے، ایسے لوگوں کی رمی نہیں ہوگی اور ان کو دم دینا لازم ہو جائے گا۔

۱۹۳۔ اگر بارہویں تاریخ کو مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہو تو غروب سے پہلے منیٰ سے نکل جائے غروب کے بعد تیرہویں کو بلا رمی کئے جانا مکروہ ہے لیکن تیرہویں کی رمی واجب نہیں ہوگی۔

۱۹۴۔ اگر چوتھے روز یعنی ۱۳ ذی الحج کو صبح صادق تک منیٰ میں رہا تو تینوں جمروں کی رمی کرے، یہ لازم ہے تینوں جمروں پر رمی کرنے کا مسنون وقت زوال سے لے کر غروب تک ہے۔ زوال سے پہلے کا وقت مکروہ ہے، جو لوگ حج کے دوران منیٰ میں مکان لے کر رہتے ہیں اور تیرہویں تاریخ کی صبح صادق تک وہاں رہیں تو ان کے لئے ۱۳ ذی الحج کو رمی کرنا ضروری ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے اس دن کی رمی چھوڑنے سے دم واجب ہو جائے گا۔

۱۹۵۔ ۱۱، ۱۲ ذی الحج کو اور اگر منیٰ میں ۱۳ ذی الحج کو بھی رہا تو کنکریاں اس ترتیب سے ماری جاتی ہیں: پہلے جمرۂ اولیٰ پر جو مسجد خیف کے قریب ہے، اس کے بعد جمرۂ وسطیٰ یعنی بیچ والے پر اور آخر میں جمرۂ عقبیٰ پر۔ یہ ترتیب سنت ہے۔

۱۹۶۔ ۱۱ اور ۱۲ ذی الحج کو اور ۱۳ ذی الحج کو بھی اگر منیٰ میں رہا تو جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ پر کنکریاں مارنے کے بعد مجمع سے ہٹ کر دعا مانگو کم از کم اتنی دیر میں کہ ۲۰ آیتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ اس طرح دعا کرنا مستحب ہے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا سنت ہے۔ لیکن جمرۂ عقبیٰ پر کنکریاں مارنے کے بعد کسی دن بھی

دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے۔

۱۹۷۔ رمی میں کنکریاں پے در پے مارنا مسنون ہے۔ تاخیر اور کنکریوں میں فاصلہ مکروہ ہے۔ اس طرح ایک جمرہ کی رمی کے بعد دوسرے جمرہ کی رمی میں علاوہ دعا کے تاخیر کرنا بھی مکروہ ہے۔

۱۹۸۔ رمی کرنے کے لئے جمرہ کے پاس کھڑے ہوتے وقت کسی خاص جہت کی طرف کھڑا ہونا شرط نہیں ہے۔ جس طرف سے موقع ہو اس طرف سے رمی کرے لیکن مستحب اور سنت یہ ہے کہ:۔

(۱) جمرہ عقبیٰ کے پاس اس طرح کھڑا ہو کہ منیٰ اس کی داہنی جانب، کعبہ اس کی بائیں جانب اور جمرہ اس کے سامنے ہو۔

(۲) جمرہ وسطیٰ کے پاس اس طرح کھڑا ہو کہ جمرہ کے ستون کا اکثر حصہ اس کی بائیں طرف اور تھوڑا حصہ دائیں طرف رہے اور اس طرح کھڑا ہو کہ جمرہ اس کے سامنے اور قبلہ کے درمیان ہو۔

(۳) جمرہ اولیٰ کے پاس اس طرح کھڑا ہو کہ جمرہ کے ستون کا اکثر حصہ اسکے داہنی طرف رہے اور تھوڑا حصہ بائیں طرف رہے اور اس طرح کھڑا ہو کہ جمرہ اس کے سامنے اور قبلہ کے درمیان ہو۔

۱۹۹۔ رمی میں بغیر عذرِ شرعی نیابت جائز نہیں ہے۔ عذرِ شرعی میں نیابت جائز ہے۔ عذرِ شرعی ایسی بیماری یا کمزوری ہے جس کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہو یا جمرات تک سوار ہو کر پہنچنے میں سخت تکلیف ہو یا مرض کی شدت اختیار کرنے کا قوی اندیشہ ہو یا پیدل چلنے پر قدرت نہ ہو اور سواری ملتی نہ ہو

ایسا شخص معذور ہے، وہ اپنی طرف سے دوسرے آدمی کو نائب بنا کر رمی کرا سکتا ہے۔ جو لوگ اس تفصیل کے مطابق شرعاً معذور نہ ہوں انہیں ہجوم کی کثرت کی وجہ سے رمی چھوڑ دینا یا نیابتاً کرانا جائز نہیں ہے، خود رمی کرنا واجب ہے۔ پس اگر صرف ہجوم کی وجہ سے رمی نہیں کرے گا تو دم لازم ہوگا۔ خیال رہے کہ ایک دن کی رمی میں اس طرح کی کوتاہی ہو یا تینوں دنوں کی رمی میں، دم صرف ایک ہی واجب ہوگا۔

۲۰۰۔ فقہا نے عورت اور بیمار اور ضعیف آدمی کے لئے ہجوم کے خوف کو عذر قرار دیتے ہوئے ایسے لوگوں کے لئے اِن اوقات میں رمی کرنے کو درست اور جائز کہا ہے۔ ہجوم اور ضعف اور مرض کی وجہ سے اُن کے حق میں انشاءاللہ کراہت نہیں ہوگی۔

(۱) ۱۰ ذی الحج کو طلوع آفتاب سے پہلے یا غروب آفتاب کے بعد لیکن صبح صادق سے پہلے۔

(۲) ۱۱ ذی الحج کو غروب آفتاب کے بعد لیکن صبح صادق سے پہلے۔

(۳) ۱۲ ذی الحج کو غروب آفتاب کے بعد لیکن صبح صادق سے پہلے۔

۲۰۱۔ ۱۲ ذی الحج کو مغرب سے پہلے منیٰ چھوڑنا ضروری نہیں ہے۔ ہاں منیٰ میں مغرب ہو جانے کی صورت میں منیٰ سے نکلنا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی بعد مغرب مکہ مکرمہ چلا گیا تو بکراہت جائز ہے۔ پس عورت، بیمار اور ضعیف آدمی کیلئے بہتر ہے کہ ۱۲ ذی الحج کو غروب آفتاب کے بعد اپنی رمی آپ کرے اور پھر مکہ مکرمہ جائے۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے، ان کے حق میں انشاءاللہ کراہت نہیں ہوگی۔

۲۰۲۔ کنکریاں پھینکنے میں موالات (پے در پے) ہونا شرط نہیں ہے بلکہ سنتِ مؤکدہ ہے پس اس کا ترک کرنا مکروہ ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص کسی معذور کی طرف سے رمی کرے تو اس کو چاہئے کہ قربانی کے پہلے دن یعنی ۱۰ ذی الحج کو پہلے اپنی طرف سے جمرہ عقبیٰ پر سات کنکریاں پھینکے اور پھر دوسرے شخص کی طرف سے نیابتاً سات کنکریاں مارے۔ باقی دنوں میں پہلے اپنی طرف سے تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں مارے تاکہ کنکریوں اور تینوں جمرات کے درمیان موالات (پے در پے) ترک نہ ہو لیکن ان دنوں ہجوم بہت زیادہ ہو گیا ہے اسلئے اگر سمجھتا ہے کہ تینوں جمروں پر اپنی طرف سے کنکریاں مار کر دوبارہ جمرۂ اولیٰ پر آنا اور معذور کی طرف سے کنکریاں مارنا مشکل ہو جائیگا تو ہر جمرہ پر پہلے اپنی طرف سے اور پھر معذور کی طرف سے کنکریاں مارے۔ ہجوم کی کثرت کی وجہ سے ترکِ افضل کی گنجائش ہے

۲۰۳۔ رمی کی راتوں میں رات کو منیٰ میں رہنا سنت ہے۔ منیٰ کے علاوہ کسی اور جگہ رہنا مکروہ ہے۔ خواہ وہ مکہ مکرمہ میں رہے یا راستہ میں۔ رات کا اکثر حصّہ بھی کسی دوسری جگہ گزارنا مکروہ ہے۔ یہاں بھی نمازیں اہتمام سے پڑھو۔ ذکر، دعا اور توبہ استغفار زیادہ سے زیادہ کرو۔

قیامِ منیٰ اور قربانی

۲۰۴۔ ۱۰ ذی الحج کو جمرہ عقبیٰ کی رمی سے فارغ ہو کر قربانی کرے۔ حاجی کے لئے دو قربانیاں ہیں۔ ایک قربانی وہ ہے جسے دمِ شکرانہ (جانور ذبح کرنا) کہتے ہیں یہ متمتع اور قارن پر واجب ہے اور مفرد پر مستحب ہے۔ دوسری قربانی عید الاضحیٰ

کی قربانی ہے جو ہر سال واجب ہے۔ اس کے متعلق حاجی کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر وہ مسافر ہو یعنی ۸ ذی الحج سے پہلے مکہ مکرمہ میں اس کا قیام پندرہ دن یا زیادہ نہیں رہا ہو تو اس پر عید الاضحی کی قربانی مسافر ہونے کی وجہ سے واجب نہیں ہے البتہ اگر کرے تو مستحب اور ثواب ہے۔ اگر مقیم صاحب نصاب ہے، تو اس پر واجب ہے۔

۲۰۵۔ قِران کرنے والے کو قرآن کے وقت یعنی قربانی کے وقت قِران کی قربانی کی نیت کرنا ضروری ہے ورنہ قِران کی قربانی نہیں ہوگی۔ اگر کسی دوسرے کے ذریعہ قربانی کراؤ تو اس کو بتلا دو کہ قِران کی قربانی کی نیت کر کے قربانی کرے۔

۲۰۶۔ حضورؐ نے اپنی اور اپنی تمام اُمت کی طرف سے قربانی کی تھی، اس لئے امت کو بھی چاہیے کہ اپنی قربانی کے ساتھ حضورؐ کی طرف سے بھی ایک قربانی کیا کریں۔ جن حضرات کے پاس مالی گنجائش ہو تو اس کا خاص خیال رکھیں بلکہ ہر شخص کو چاہیے کہ گنجائش پیدا کرے۔

قیامِ منیٰ اور سر کے بال مُنڈوانا یا کتروانا

۲۰۷۔ متمتع اور قارن، قربانی سے فارغ ہو کر سب سے پہلے اپنے سر کے بال کاٹے۔ افضل اور صحیح سنّت یہ ہے کہ اُسترے سے تمام بال صاف کرادے

اس کو حج کی اصطلاح میں حلق کہتے ہیں۔ پتہ نہیں کہ کیا وجہ ہے کہ حجاج کرام اس عمل میں کوتاہی کرتے ہیں جب گھر سے خدا کی رضا کے لئے نکل گئے، لباس بدل دیا اور اپنی تمام ہیئت بدل دی تو پھر اس عمل میں کونسا حرج لازم آتا ہے کہ آخری وقت میں اپنے آپ کو ایک افضل ترین عمل سے محروم کر دیتے ہیں اس لئے بہتر ہے کہ اُسترے سے اپنے تمام بال صاف کرائے۔ دوسری صورت قصر کی ہے جس کی اگرچہ اجازت تو ہے کہ کوئی شخص حلق نہ کرانا چاہے تو قصر کرالے لیکن بغیر مجبوری حلق کی فضیلت سے محروم نہ رہے۔ اگر قصر کرائے تو تمام سر کے بالوں کو یا چوتھائی سر کے تمام بالوں کو لمبائی میں انگلی کے ایک پور کے برابر کاٹ لے، احتیاطاً ایک پور سے کچھ زیادہ ہی کاٹ لے۔

نوٹ:۔ (۱) جن کے سر کے بال انگلی کے پور سے کم ہوں، ان کے لئے حلق کرانا واجب ہے، اس کے بغیر حلال نہیں ہوگا۔

(۲) چوتھائی سر کا حلق یا قصر مکروہ تحریمی ہے اگرچہ حلال ہونے کے لئے کافی ہے

(۳) بہت سے عمرہ کرنے والے ایسا کرتے ہیں کہ ایک عمرہ کر کے سر کا چوتھائی حصہ منڈا دیا، پھر دوسرا عمرہ کر کے دوسرا چوتھائی حصہ منڈا دیا۔ اس طرح چار عمرے کر کے چار مرتبہ میں حلق پورا کرتے ہیں، یہ صورت مکروہ ہے۔

(۴) متعدد بار عمرہ کرنے والوں کے لئے بہتر ہے کہ پہلی دفعہ حلق یا قصر کرے، دوسری دفعہ جبکہ سر پر بال نہ ہو استرا پھیرے۔ اس طرح ہر بار حلق کا ثواب ملتا رہے گا۔

(۵) اگر گنجا ہے اور اس کے سر پر بال بالکل نہیں ہیں یا سر پر زخم ہیں تو سر پر صرف اُسترا پھیرنا واجب ہے۔ اگر زخموں کی وجہ سے اُسترا بھی چلا سکے

تو یہ واجب ساقط ہو جائے گا، لیکن اولیٰ یہ ہے کہ ایسا شخص بارہویں تاریخ تک حلال نہ ہو یعنی بارہویں تاریخ تک احرام میں رہے۔

۲۰۸۔ جب کسی محرم مرد یا عورت پر صرف حلق یا قصر کرانا باقی ہو یعنی حلق اور قصر سے پہلے جو کام کرنے تھے وہ پورا کر چکا ہو تو ایسا محرم مرد یا عورت اپنے بال خود بھی حلق کر سکتا ہے اور اپنے جیسے کسی دوسرے محرم مرد یا عورت سے بھی حلق یا قصر کرا سکتا ہے اور اس دوسرے محرم کا بھی حلق یا قصر کر سکتا ہے۔

۲۰۹۔ حج والوں کے لئے حلق یا قصر کا منیٰ میں ہونا سنت ہے۔ حلق یا قصر کراتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا اور سر منڈانے والے کے لئے دائیں جانب سے حلق یا قصر کرانا بھی سنت ہے۔

۲۱۰۔ مستحب ہے کہ حلق یا قصر کراتے وقت تکبیر کہے اور دعا مانگے۔

۲۱۱۔ مفرد پر قربانی واجب نہیں البتہ مستحب ہے لیکن واجب ہے کہ پہلے رمی کرے اور پھر حجامت۔

۲۱۲۔ حنفی مسلک میں متمتع اور قارن کے لئے واجب ہے کہ پہلے رمی کرے، پھر قربانی اور اس کے بعد حجامت بنائے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں آپ کو کچھ لوگ ایسی کتاب یا ایسا فتویٰ دکھلائیں جس میں لکھا ہے کہ ان تینوں کاموں میں سے کوئی کام بھی آگے پیچھے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے ایسی باتوں کے تم نہ جائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی ترتیب سے ارکان ادا کئے تھے اور حنفی فقہ میں بھی یہی ترتیب ضروری ہے اس لئے اپنے حنفی مسلک کے مطابق ارکان ادا کیجئے۔

۲۱۳۔ ان دنوں ایک ادارہ قائم ہوا ہے جو قربانی کی ذمہ داری لیتا ہے اور حجاج کو اختیار ہے کہ اسلامی ڈیولپمنٹ بنیک میں قربانی کی رقم جمع کر کے اُن کو قربانی کا مختار بنا دیں۔ عام طور سے یہ قربانی کا وقت پہلے بتلا دیتے ہیں لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ اس بتلائے ہوئے وقت پر قربانی نہیں ہوتی ہے اس لئے جو حجاج قربانی کا صحیح وقت جاننا چاہتے ہوں ان کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ ایسے تیس یا زائد افراد کا اپنا ایک نمائندہ منتخب کریں، اس شخص کو خاص پرمٹ جاری کیا جائے گا جس کے ذریعہ وہ بذاتِ خود قربانی کی نگرانی کے لئے قربان گاہ میں داخل ہو سکے گا۔

آپ کا یہ نمائندہ جب واپس آکر تصدیق کر دے کہ قربانی ہو گئی تب حجامت بنائی جائے۔ خیال رہے کہ اگر آپ نے اس ہدایت پر عمل نہیں کیا، آپ کی طرف سے قربانی نہیں ہوئی اور آپ نے سر کے بال منڈا لئے یا کتروا لئے تو پھر دم واجب ہو جائے گا اس لئے کہ یہ اوپر لکھی ہوئی ترتیب کے خلاف ہو گا۔

طوافِ زیارت

۲۱۴۔ رمی، قربانی اور حجامت کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اس کو طوافِ زیارت کہتے ہیں۔ طوافِ زیارت میں ترتیب واجب نہیں ہے، اس لئے رمی، قربانی اور حجامت سے پہلے یا بعد میں یا بیچ میں کرے تو جائز ہے مگر خلافِ سنت ہے اس لئے مکروہ ہے۔ سنت یہ ہے کہ حجامت کے بعد طواف کرے۔

۲۱۵۔ اگر منیٰ روانہ ہونے سے پہلے حج کی سعی نہیں کی تھی تو اس طواف کے

بعد سعی بھی کرنی ہوگی۔ یہ طوافِ حج کا رکن ہے اور فرض ہے۔ دسویں کو کرنا افضل ہے اور بارہویں کے آفتاب کے غروب ہونے تک جائز ہے۔ اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے۔ اس کے متعلق چند باتیں خیال میں رکھیں:۔

(۱) طوافِ زیارت کا کوئی بدل نہیں ہے یعنی کوئی جزا بطور بدل نہیں ہوتی اس لئے کہ یہ حج کا رکن ہے اور رکن کا کوئی بدل جائز و کافی نہیں ہوتا۔

(۲) اگر طوافِ زیارت ۱۲ ذی الحج کے بعد کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم دینا ہوگا اور بلا عذر تاخیر کی وجہ سے گناہگار ہوگا۔

(۳) اگر کسی نے طوافِ زیارت نہیں کیا تو اس کے لئے عورت حلال نہیں ہوگی، خواہ کتنا ہی طویل عرصہ ہو جائے اور خواہ سال گزر جائیں۔

(۴) اگر طوافِ زیارت سے پہلے اور وقوفِ عرفہ کے بعد جماع کر لیا تو اگر جماع حلق سے پہلے کیا ہے تو اس پر اونٹ یا گائے لازم ہے اور اگر جماع، حلق کے بعد کیا ہے تو بکری لازم ہوگی۔ البتہ حج فاسد نہیں ہوگا لیکن طوافِ زیارت پھر بھی کرنا ہوگا۔ طوافِ زیارت ساقط نہیں ہوتا ہے۔

(۵) اگر کوئی شخص طوافِ زیارت ادا کرنے سے پہلے مر جائے اور حج پورا کرنے کی وصیت کر جائے، اس کے طوافِ زیارت کے لئے بدنہ یعنی اونٹ یا گائے ذبح کرنا واجب ہے۔ (عمدۃ الفقہ بحوالہ لباب وحیات)

(۶) اگر سعی طوافِ قدوم کے ساتھ کر چکا ہے تو طوافِ زیارت میں نہ تو رمل کرے اور نہ اضطباع کرے اور نہ سعی کرے۔

(۷) اگر طوافِ قدوم کے ساتھ سعی نہیں کی ہو تو اوّل کے تین چکروں میں رمل

کرے۔ بنمازِ طواف پڑھ کر استلام کرے اور پھر سعی کرے۔
(۸) حجامت کے بعد سِلے ہوئے کپڑے پہن لئے جاتے ہیں اور طوافِ زیارت اس کے بعد ہوتا ہے۔ بعض لوگ سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ سلے ہوئے کپڑے میں بھی سعی کی جائے۔ خیال رہے کہ اگر طوافِ زیارت سِلے ہوئے کپڑے میں کیا جائے اور حج کی سعی پہلے نہ کر چکے ہوں تو طوافِ زیارت کے بعد سعی بھی سِلے ہوئے کپڑے میں ہوگی اور طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل ہوگا۔ اب اضطباع نہیں ہے۔ اس کا موقع ختم ہو چکا۔
(نوٹ) طوافِ زیارت کر کے پھر مکہ مکرمہ سے منیٰ واپس آجائے۔ رات کو منیٰ میں رہنا سنت ہے۔ منیٰ کے علاوہ کسی اور جگہ رات کو رہنا مکروہ ہے خواہ وہ مکہ مکرمہ میں رہے یا راستہ میں۔ اسی طرح رات کا اکثر حصہ بھی دوسری جگہ گذارنا مکروہ ہے لیکن اس سے دم واجب نہ ہوگا۔

طوافِ وداع

۲۱۶۔ آفاقی یعنی باہر کے رہنے والے حاجیوں کے لئے واپسی کے موقع پر طواف کرنا ضروری ہے۔ یہ واجب ہے، خواہ افراد کیا ہو یا قران یا تمتع۔ اس کو طوافِ وداع کہتے ہیں۔ اس کے ترک کرنے میں دم واجب ہے اگرچہ عذرِ معتبر سے ترک ہوا ہو لیکن اگر حائضہ عورت کو حیض کے عذر کی وجہ سے طوافِ وداع ترک کرنا پڑے تو اس پر کچھ جزا لازم نہیں ہوتی۔ اس سلسلہ میں تفصیل کے لئے دیکھیں صفحہ ۷۵ عورت کے حج کا طریقہ۔ طوافِ وداع مکی، حلی اور میقاتی کے لئے مستحب ہے۔ عمرہ کرنے والے پر طوافِ وداع نہیں ہے۔
۲۱۷۔ طوافِ وداع کے وقت زیادہ سے زیادہ حزن و ملال کی کیفیت اپنے دِل

میں پیدا کی جائے اور اللہ نصیب فرماوے تو روتے ہوئے دل اور بہتی ہوئی آنکھوں سے طواف کیا جائے۔ ملتزم اور مقامِ ابراہیم پر بھی دعا کے وقت دل میں یہ فکر ہو کہ معلوم نہیں کہ اس کے بعد بھی ان مقدس مقامات پر اللہ کے حضور میں ہاتھ پھیلانے کی سعادت کبھی پھر میسر آئے گی یا نہیں۔

۲۱۸۔ طوافِ وداع کے بعد حجرِ اسود کا استلام کرے اور اگر ہو سکے تو اُلٹے پاؤں بابِ وداع سے بیت اللہ کی طرف حسرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوا اور روتا ہوا مسجد سے باہر نکلے اور دروازے پر کھڑا ہو کر دعا مانگے۔ اُلٹے پاؤں چلنا یا بیت اللہ کی چوکھٹ کو بوسہ دینا رسول اللہ سے منقول نہیں ہے لیکن علماء اور مشائخ نے اس کو بیت اللہ کی تعظیم کی وجہ سے مستحسن سمجھا ہے۔

۲۱۹۔ بعض جاہل لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ طوافِ وداع کے بعد حرم شریف میں نہیں جا سکتے، یہ بالکل غلط ہے۔ طوافِ وداع کے بعد مسجد حرام میں جانا، نمازیں ادا کرنا، موقع ہو تو دوبارہ طواف کرنا بالکل جائز ہے۔ طوافِ وداع کے بعد نماز کا وقت ہو جائے تو حرم شریف کی حاضری سے اپنے آپ کو محروم رکھنا سراسر جہالت ہے۔

۲۲۰۔ اگر کسی نے طوافِ زیارت کے بعد نفلی طواف کر لیا ہو اور چلتے وقت طوافِ وداع نہ کیا تو بھی طوافِ وداع ادا ہو گیا۔ سفر کا ارادہ کیا اور اس لئے طوافِ وداع کر لیا۔ اس کے بعد پھر مکہ مکرمہ میں قیام ہو گیا، تو طوافِ وداع ادا ہو گیا۔ آخر وقت اس کا معین نہیں ہے۔ طوافِ زیارت کے بعد جس وقت چاہے کرے لیکن مستحب ہے کہ چلنے کے وقت دوبارہ طوافِ وداع کرے۔

ہدایات اور دُعائیں

۲۲۱۔امام غزالی نے لکھا ہے کہ یہ ہرگز مناسب نہیں کہ اپنے ساتھیوں پر بار بار اعتراض کرتا رہے بلکہ خوش خلقی کو مضبوط پکڑے رہے اور خوش خلقی یہ نہیں ہے کہ دوسروں کو تکلیف نہ پہنچائے بلکہ خوش خلقی یہ ہے کہ دوسرے کی اذیت کو برداشت کرے۔ اس کے علاوہ یاد رہے کہ حج کا سفر خصوصیت سے عاشقانہ سفر ہے۔ عشاق ہی کی طرح اس کو طے کرنا چاہئے کہ اُن کو کوئی بُرا کہے، گالیاں دے، پتھر مارے، جو چاہے کرے، وہ اپنے خیالات میں مست اور ذوق وشوق میں شاداں وفرحاں رہتے ہیں۔

۲۲۲۔آخر میں ایک بہت ہی اہم بات کہنی ہے۔ اچھے اور بُرے لوگ ہر جگہ ملتے ہیں لیکن اس سے کسی جگہ کے سارے لوگوں کو بُرا کہنا کسی طرح مناسب نہیں ہے ایک بات ہمیشہ یاد رکھو اور وہ یہ کہ رسول اللہؐ عربی تھے، مکّی تھے اور پھر مدنی ہو گئے اب اگر کسی وجہ سے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے ایک یا زائد آدمی کی کوئی بات بُری بھی لگے تو رسول اللہؐ کا خیال کرتے ہوئے وہاں کے لوگوں کو بُرا نہ کہو۔ ان سے محبت اور اُن کی تعظیم وآداب ضروری سمجھو اور اُن کی حقارت سے انتہائی پرہیز کرو۔ اس کے علاوہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا تقابل نہ کرو، اس سلسلہ میں جو علمی بحث کتابوں میں لکھی ہے اس سے قطع نظر ہم ایسے لوگوں کو اپنی زبان بالکل محفوظ رکھنی چاہئے تاکہ کہیں بے ادبی نہ ہو جائے۔ خیال رہے مدینہ اگر مرکزِ جمال ہے تو مکہ مکرمہ مرکزِ جلال ہے۔ مدینہ کے در و دیوار سے اگر محبوبیت ٹپکتی ہے تو مکہ کے

در و دیوار سے عاشقی نمایاں ہے۔ اس کے علاوہ چھوٹے بڑے ہر گناہ سے بچنے کا پورا انتظام کرو کیونکہ حرم مکہ میں جیسا عبادت کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اسی طرح وہاں جو گناہ سرزد ہو جائے تو اس کا وبال بھی بہت بڑا ہے۔

۲۲۴۔ دعا کسی زبان میں مانگی جا سکتی ہے۔ عربی زبان میں دعائیں مانگنا اور خاصکر ماثورہ دعاؤں کا پڑھنا بہت ہی اچھا ہے لیکن دعاؤں کے متعلق یہ ہے کہ ایسی زبان میں مانگے جو سمجھ میں آتی ہو تاکہ یہ معلوم ہو کہ کیا مانگ رہا ہے اور اس طرح حضورِ قلب اور خشوع و خضوع ہو۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے بزرگوں سے منقول چند دعائیں آپ کی اپنی زبان میں لکھ رہا ہوں۔ یہ آپ کی اپنی زبان میں ہیں۔ اور چونکہ بزرگوں سے منقول ہیں اس لئے اِن کو ضرور آزمائیں فرق محسوس کریں گے اور فائدہ ہوگا۔ ملتزم، مقام ابراہیمؑ وغیرہ پر پڑھنے کے لئے اس کو اگر یاد کرلیں تو بہت اچھا رہے گا۔

(۱) اے اللہ! میں تیرا سخت نافرمان بندہ ہوں میں فرمانبرداری کا ارادہ کرتا ہوں مگر میرے ارادہ سے کچھ نہیں ہوتا، تیرے ارادہ سے سب کچھ ہو سکتا ہے میں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی۔ میری اصلاح تیرے ہی اختیار میں ہے۔

اے اللہ! میں سخت نالائق ہوں سخت گناہگار ہوں، میں تو عاجز ہو رہا ہوں، تو ہی میری مدد فرما، میرا قلب ضعیف ہے گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں، تو ہی قوت عطا فرما میرے پاس کوئی سامانِ نجات نہیں، تو ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا فرما دے۔

اے اللہ! جو گناہ میں نے اب تک کئے ہیں انہیں اپنی رحمت سے معاف فرما۔

(۲) یا اللہ! تیری بندگی کا جو حق ہم پر تھا اس کے ادا کرنے میں ہم سے تقصیر ہوئی ہے، دنیا اور آخرت کی جہنم سے بچنے کے لئے اپنی عبادت میں نماز ہی کو ایسا وسیلہ بنایا ہے جس کے ذریعہ ہم تیری پناہ حاصل کر سکتے ہیں تو یا اللہ ہم کو اس پناہ سے محروم نہ فرما۔

یا اللہ! اپنے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کی مستقل توفیق عطا فرما کہ ہم تیری بارگاہ میں سجدہ کرتے رہیں اور تیرے سامنے ہاتھ اٹھا کر التجائیں اور مناجاتیں کرتے رہیں۔

یا اللہ! ہماری نمازیں ہر حال میں قبول فرما اور ہم کو ہدایت اور توفیق عطا فرما کہ ہم نماز کا حق واجب ادا کرتے رہیں یا اللہ جو نماز کی شرطِ قبولیت ہے کہ اس میں احسان کا درجہ ہو، خشوع اور خضوع اور حضورِ قلب ہو تو پھر یا اللہ تو ہی ہمارا خالق ہے اور ہماری ان قابلیتوں کا بھی خالق ہے۔ ہماری برباد شدہ استعداد کو از سر نو درست فرما دے اور ہم کو اپنی توجہات اور رحم و کرم کا اور نماز کی ان تمام خصوصیات کا مورد بنا دے۔

یا ارحم الراحمین تو سارے کمزوروں کا رب ہے اور میرا بھی رب تو ہی ہے میں پناہ مانگتا ہوں تیری ذات کے اس نور کی جو اندھیرے میں اُجالا اور دنیا و آخرت کے معاملات کو درست کرتا ہے۔ مولا اس سے بچا لے کہ تیرا غضب مجھ پر نازل ہو یا میں تیرے عتاب کا مستحق ہو جاؤں۔

یا اللہ! تو ہی مالک ہے، تو ہی کارساز ہے، تو ہی مشکل کشا ہے۔

یا اللہ! ہم تجھ سے رجوع کرتے ہیں، یا اللہ ہم ضعیف الایمان ہیں کسی آزمائش کی سہار نہیں رکھتے، ہماری توبہ و استغفار کو قبول فرمالے، اپنے قہر کو ہم سے دُور کر دے اور ہم کو اپنی آغوشِ رحمت میں لے لے۔

یا اللہ! ہمارے لئے رُشد وہدایت کے دروازے کھول دے، ہم کو اپنے حبیب کی سچی محبت عطا فرما۔ ہم کو سچّا مؤمن اور مسلمان بنادے، اسلام اور ایمان کی عظمت ہمارے دلوں میں بٹھادے اور ان کا حق ادا کرنے کی صلاحیت بیدار فرمادے۔

۲۲۴۔ مکہ مکرمہ میں مطاف، ملتزم، مقامِ ابراہیم، صفا و مروہ، میدانِ عرفات، مزدلفہ وغیرہ وہ مقامات ہیں جہاں سیدنا حضرت ابراہیمؑ اور خاتم النّبیین سیدنا حضرت محمدؐ اور ان کے علاوہ اللہ ہی جانتا ہے کہ کتنے سو اور کتنے ہزار پیغمبروں نے اور کتنے لاکھ یا کتنے کروڑ اس کے ولیوں نے اپنے ذوق اور اپنے ظرف کے مطابق کیسے کیسے سوز و گداز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں اور کتنے تڑپتے ہوئے دِلوں نے اس کو یاد کیا ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ ان جگہوں پر آپ جو دعائیں کریں ان کے ساتھ ایک دعا یہ بھی کریں۔ اِس کو یاد کرلیں تو بہت اچھا رہے گا۔

اے اللہ! تیرے برگزیدہ اور مقبول بندوں نے اِس مقام پر تجھ سے جو دعائیں کبھی کی ہیں اور جن جن چیزوں کا تجھ سے سوال کیا ہے، اے میرے نہایت رحیم و کریم پروردگار! میں اپنی نااہلیت اور نالائقی اور سیاہ کاری کے اقرار کے ساتھ صِرف تیری شانِ کریمی کے بھروسہ پر

ان سب چیزوں کا اسی جگہ تجھ سے سوال کرتا ہوں اور جن جن چیزوں سے انہوں نے اس مقام پر تجھ سے پناہ مانگی ہے، اسی جگہ ان سب چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے اللہ! اس خاص مقام کے جو انوار و برکات ہیں مجھے ان سے محروم نہ رکھ اور یہاں حاضر ہونے والے اپنے اچھے بندوں کو تو نے جو کچھ بھی عطا فرمایا ہو یا جو کچھ تو ان کو عطا فرمانے والا ہو مجھے اس میں شریک فرمادے اور اس کا کوئی ذرہ مجھے بھی نصیب فرمادے۔ تیرے خزانہ میں کوئی کمی نہیں (اگر یاد رہے تو اس سیاہ کار محمد معین الدین احمد کو بھی اس دعا میں شریک فرمالیں) مکرر گذارش ہے کہ:

وقت پر بھول نہ جانا یہ ذرا یاد رہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ؕ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

نابالغ بچوں کے حج کا طریقہ

نابالغ لڑکے یا لڑکیاں دو طرح کے ہیں۔ ایک سمجھدار لڑکے اور لڑکیاں ہیں جو نیت حج کر کے تلبیہ پڑھ سکتے ہیں اور افعال حج ادا کرنے کی عقل رکھتے ہیں۔ دوسرے بہت ہی چھوٹے اور ناسمجھ لڑکے اور لڑکیاں ہیں جو نیت اور افعال حج کی سمجھ نہیں رکھتے۔ دونوں کے حج کے طریقے مختلف ہیں۔ قسم اول سمجھدار بچے کے حج کا طریقہ یہ ہے کہ وہ بڑوں کی طرح خود نیت کر کے تلبیہ پڑھ کر احرام باندھے گا اور وہ تمام افعال حج جنھیں خود کرنے پر قادر ہو خود کرے گا، ان میں ولی نیابت نہیں کر سکتا ہے۔ ایسے لڑکے اور لڑکیاں تمام ارکان اور واجبات خود ادا کریں۔

قسم دوم ناسمجھ بچے کا والد اور اگر والد ساتھ نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس کا سب سے زیادہ قریب ترین ولی بچے کو غسل کرا کر احرام کی دو چادریں لپیٹ دے اور بچے کی طرف سے نیت کر کے تلبیہ پڑھے۔ اس طرح بچہ محرم ہو جائے گا۔ اب ولی بچے کو ممنوعات احرام سے بچاتا رہے اور بچے کو ساتھ لے کر تمام افعال حج کرائے۔ جن افعال میں نیت کی ضرورت ہو جیسے طواف، ان میں بچے کی طرف سے خود نیت کرے۔ اسکو اٹھا کر طواف اور سعی کرائے یا اپنے طواف اور سعی کے بعد اس کیلئے طواف اور سعی خود کرے یا اپنی مدد سے کرائے۔ دوگانہ طواف اس بچہ سے ساقط ہو جائے گا اس لئے ولی اسکی طرف سے دوگانہ نہ پڑھے اسکو ساتھ لئے بغیر اپنی رمی کے بعد اسکے لئے رمی کرے یا بچہ کو ساتھ لیکر اسکے ہاتھ پر کنکریاں یکے بعد دیگرے رکھ کر بچے سے کرائے ــــ دونوں قسم کے بچوں کا حج بالاجماع فرض نہیں ہوگا بلکہ نفلی حج ہوگا اور ولی کو اس کا ثواب ملے گا۔ لیکن اگر ناسمجھ بچے نے لوگوں کو دیکھ کر یا کسی کے کہنے پر خود احرام باندھ کر حج کیا تو اس حج کا اعتبار نہیں ہوگا اور یہ حج نہ تو فرض ہوگا اور نہ نفلی۔

دونوں قسم کے بچوں کا احرام لازم نہیں ہے یعنی اگر بچے نے احرام باندھنے کے بعد احرام کو فسخ کر دیا یا حج کے تمام یا بعض ارکان و واجبات ترک کر دیا تو اس پر نہ تو کچھ جزا واجب ہوگی اور نہ ہی قضا واجب ہوگی۔ ایسی حالت میں اس کا نفلی حج بھی مکمل نہیں ہوگا۔

حجِ بدَل

حج بدل کے معنی ہیں کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنا کسی دوسرے کی طرف سے نفلی حج یا عمرہ کرنے کیلئے کوئی شرط نہیں ہے صرف حج کرنیوالے میں اہلیت یعنی اسلام وعقل و تمیز ہونا کافی ہے البتہ فرض حج کسی دوسرے شخص سے کرانے کیلئے (۲۰) شرطیں ہیں۔ لیکن پہلے یہ یاد رکھیں کہ حج کرانے والے کو آمر (یعنی حکم کرنے والا) کہتے ہیں اور جو دوسرے کے حکم سے حِج بدل کرتا ہے اس کو مامور کہتے ہیں۔ شرطیں یہ ہیں:

(۱) جو شخص اپنا حج کرائے اس پر فرض ہو چکا ہو۔

(۲) حج فرض ہونے کے بعد خود حج کرنے سے عاجز یا مجبور ہو گیا ہو۔

(۳) مرتے وقت تک عاجز ہی رہا ہو۔

(۴) آمر اور مامور دونوں مسلمان ہوں۔

(۵) آمر اور مامور دونوں عاقل ہوں۔

(۶) مامور کو اتنی تمیز ہو کہ حج کے افعال سمجھتا ہو۔ اگر عورت مرد کی طرف سے حج بدل کرے تو جائز ہے مگر مرد سے حج بدل کرانا افضل ہے اور ایسے شخص سے حج کرانا افضل ہے جو عالِم باعمل ہو مسائل سے واقف ہو اور اپنا حج ادا کر چکا ہو۔

(۷) اگر اپنی زندگی میں حج بدل کرائے تو دوسرے شخص کو اپنی طرف سے حج کرنے کا حکم دینا اور اگر وصیت کر کے مر گیا تو وصی یا وارث کا حکم دینا شرط ہے۔ اگر میت نے وصیت نہیں کی لیکن وارث یا کسی اجنبی شخص نے

اس کی طرف سے خود حج کیا یا کسی دوسرے شخص سے کرایا تو اِن شاءاللہ تعالیٰ اس میّت کا فرض ادا ہو جائے گا۔ اور اس صورت میں آگے آنے والی کوئی شرط لازم نہیں ہوگی۔

(۸) سفر میں سارا مال یا اس کا اکثر حصہ حج کرانے والے کے مال سے خرچ ہونا۔ اگر مامور نے اپنے روپے سے حج کیا اور بعد میں آمر کے مال سے وصول کر لیا تو آمر کا حج ادا ہو جائے گا ورنہ نہیں ہوگا۔

(۹) احرام باندھتے وقت یا حج کے افعال شروع کرنے سے پہلے آمر کی طرف سے حج کی نیت کرنا۔

(۱۰) صرف ایک شخص کی طرف سے حج کا احرام باندھنا۔

(۱۱) صرف ایک حج کا احرام باندھنا۔

(۱۲) اگر آمر نے کسی شخص کا نام لیا ہو تو اسی شخص کا آمر کی طرف سے حج کرنا اور اگر اختیار دیا ہو کہ کسی سے کرا دیا جائے تو کسی سے بھی کرایا جا سکتا ہے۔ اور آمر کے لئے بھی یہی مناسب ہے۔

(۱۳) مامور معین کا متعیّن ہونا یعنی اگر آمر نے یہ کہا ہو کہ فلاں شخص ہی حج کرے کوئی دوسرا نہ کرے تو کسی دوسرے سے کرانا جائز نہ ہوگا اور اگر دوسرے کی نفی نہیں کی تو جائز ہو جائے گا لیکن جس کو نامزد کیا گیا ہے اگر اس نے انکار کر دیا اور وارث نے کسی دوسرے سے کرایا تو جائز ہے۔

(۱۴) اگر تہائی ترکہ خرچ کے لئے کافی ہو تو آمر کے وطن سے حج کرنا ورنہ میقات سے پہلے جس جگہ سے ہو سکے ادا کر دیا جائے۔

(۱۵) اگر تہائی مال میں گنجائش ہو تو سواری پر حج کرنا۔

(۱۶) حج یا عمرہ جس چیز کا حکم کیا ہے اسی کے لئے سفر کرنا۔ اگر حج کا حکم کیا تھا لیکن مامور نے اول عمرہ کیا پھر میقات پر لوٹ کر اسی سال یا آئندہ سال حج کا احرام باندھا تو آمر کا حج نہ ہوگا۔

(۱۷) آمر کی میقات سے احرام باندھنا۔ اگر مامور نے میقات سے عمرہ کا احرام باندھا اور مکہ مکرمہ جاکر حج کا احرام باندھا اور حج کرلیا تو آمر کا حج ادا نہ ہوگا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں رہنے والوں سے حج بدل کرانا غلط ہے۔ اس صورت میں حج کرنے والے کا حج ہوگا جس کی طرف سے کرایا گیا ہے اس کا نہیں ہوگا۔ لیکن نفلی حج بدل کسی سے بھی کرایا جاسکتا ہے۔

(۱۸) حج کا فاسد نہ کرنا۔

(۱۹) حج کا فوت نہ ہونا۔

(۲۰) آمر کے حکم کی مخالفت نہ کرنا۔ اگر آمر نے افراد یعنی صرف حج کا حکم کیا تھا اور مامور نے تمتع یا قران کرلیا تو مخالف ہوا اور آمر کو روپیہ واپس کرنا ہوگا اور وہ حج مامور کا اپنا ہوگا۔ یہاں تین باتیں یاد رکھیں۔

(الف) حج بدل کرنے والے کو افراد کرنا چاہئے۔

(ب) حج قران کرنا، آمر کی اجازت سے جائز ہے لیکن دم قران اپنے پاس سے دینا ہوگا۔ آمر کے روپیہ سے بلا اجازت دینا جائز نہیں ہے۔

(ج) حج تمتع کرنا، حج بدل میں تمتع کرنے کا مسئلہ ذرا پیچیدہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تمتع میں حج کا احرام آمر کی میقات سے نہیں ہوتا بلکہ مکہ مکرمہ میں ۸ ذی الحج

کو باندھا جاتا ہے، اس لئے محتاط علماء نے حج میں تمتع کی ممانعت کی ہے، بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ اگر آمر اپنی طرف سے حج تمتع کی اجازت بھی دیدے تب بھی آمر کا حج نہیں ہوگا جیسا کہ معلم الحجاج میں علماء تحقیق سے منقول ہے اور اسی کو راجح قرار دیا ہے۔

باقی دوسری کتب فقہ کی عبارت سے جو معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آمر کی اجازت سے حج تمتع کرانے سے آمر کی طرف سے حج ہو جائے گا۔ اس اختلاف کا حل یہ ہے کہ آمر اگر خود زندہ ہے، معذوری کی بناء پر حج نہیں کر پاتا اس لئے حج تمتع کی اجازت دیتا ہے تو ایسی صورت میں آمر کی اجازت سے حج تمتع ہو جائیگا اسی طرح جس پر حج فرض رہا اور اس نے مرتے وقت وصیت کی کہ میری طرف سے حج تمتع کرانا تو ایسی صورت میں حج تمتع کرنے سے آمر کی جانب سے حج ہو جائے گا۔ لیکن مرنے والے نے اگر مطلق حج کی وصیت کی ہے اور ورثاء نے حج بدل کرنے والے کو حج تمتع کی اجازت دے دی تو ایسی صورت میں ورثاء کی اجازت سے بھی تمتع کرنا درست نہیں ہے کیونکہ میت کا حج میقاتی ہونا ضروری ہے اور جو تمتع کرے گا اس کا حج مکی ہو جائے گا۔ اگر ورثاء کی اجازت سے تمتع کرے گا تو مامور کے لئے روپیہ واپس کرنا لازم نہیں ہے لیکن آمر کا حج ادا نہ ہوگا۔ حج بدل کرانے والوں کو اس کی خاص احتیاط کرنی چاہئے۔ احرام کے طوالت کے خوف سے آمر کے حج کو خراب نہیں کرنا چاہئے۔ اس معاملہ میں اکثریت غلطی کرتی ہے اسلئے کہ لوگ مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں۔

نوٹ :- (۱) جس پر خود حج فرض نہیں ہے اور اس نے پہلے حج نہیں کیا ہے، اسکو حج بدل کیلئے جانا

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ حج بدل کے لئے اس کو بھیجا جائے جس نے اپنا حج کرلیا ہو۔

(۲) جس پر خود حج فرض ہوگیا ہے اور وہ ابھی ادا نہیں کیا ہے اس کو حج بدل کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔

(۳) جب والدین میں سے کوئی فوت ہوجائے اور اس کے ذمہ حج فرض ہو اور ان نے اسکی ادائیگی کی وصیت نہ کی ہو تو بیٹے کو والدین کی طرف سے بطور احسان حج کرادینا یا خود اس کی طرف سے حج کرنا بہت زیادہ مستحب ہے ایسی حالت میں کے بعد والی شرائط نہیں لگیں گی اور اگر خود یا کسی دوسرے شخص سے مکہ مکرمہ ہی سے حج کرائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سے اس میت کا حج فرض ادا ہوجائے گا۔

(۴) جب والدین میں سے کوئی فوت ہوجائے اور اس پر حج فرض نہ رہا ہو اور اگر بیٹے صاحب حیثیت ہوجائیں تو ایسی حالت میں والدین کی طرف سے فرض والا حج بدل تو نہیں ہوگا اس لئے کہ ان پر حج فرض نہیں تھا لیکن پھر بھی بیٹے کو چاہیے کہ والدین کی طرف سے برائے ثواب حج کرادے یا خود ان کی طرف سے حج کرے، ایسی حالت میں بھی مرے کے بعد والی شرط نہیں لگے گی اور خود یا کسی دوسرے شخص سے مکہ مکرمہ سے بھی حج کراسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ حدیث یاد رکھیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ والدین کی وفات کے بعد اُن کے لئے خیر و رحمت کی دعا کرتے رہو اور اللہ سے ان کے واسطے مغفرت اور بخشش مانگو۔ حج کے ذریعہ والدین کو ثواب پہنچانا مغفرت اور بخشش مانگنے کے برابر ہے۔

(۵) ایک حدیث[1] ہے کہ جس نے اپنے ماں یا باپ کی طرف سے حج کیا تو بیشک اس نے اُن کی طرف سے حج ادا کر دیا اور اس کو خود دس زائد حج کا ثواب ملے گا۔

ایک اور حدیث ہے کہ جس شخص نے اپنے والدین کی طرف سے حج کیا یا اُن کا قرض ادا کیا تو وہ قیامت کے دن ابراروں کے ساتھ اُٹھایا جائیگا۔ (کنز العمال)

(۶) جس نے اپنا فرض حج کر لیا ہو اسکو اپنے لئے نفلی حج کرنے کے بجائے دوسرے کی طرف سے حج بدل کرنا افضل ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جس نے میت کی طرف سے حج کیا تو میت کیلئے ایک حج لکھا جائے گا اور حج کرنے والے کے لئے سات حج ہوں گے۔

(۷) اُجرت پر حج کرانا کسی حالت میں جائز نہیں ہے۔ ٹھیکہ یا اجارہ کے طور پر حج بدل نہ کرائیں بعض لوگ مصارف کا ٹھیکہ کر لیتے ہیں ایسا کرنا جائز نہیں ہے سنا گیا ہے کہ بعض معلمین یا یہ کام کرنے والے دوسرے لوگ چند آدمیوں کی طرف سے روپیہ وصول کر کے ایک آدمی سے حج کرا دیتے ہیں اور ان سب کو ثواب بخش دیتے ہیں۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو بہت بُری بات ہے۔ اس سے احتیاط کریں۔

نوٹ: (ا) حج بدل کی نیت اس طرح کریں

"یا اللہ میں اپنے والد یا فلاں کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں۔

اسکو میرے لئے آسان بنا دے اور قبول فرمالے"۔

(ب) زندہ یا مردہ لوگوں کی طرف سے طواف یا عمرہ کریں تو اسکی بھی نیت اسی طرز پر ہوگی۔

[1] غنیۃ المناسک

جنایات

جنایات، جنایت کی جمع ہے۔ جنایت کے معنی عربی لغت میں بُرا کرنا اور اصطلاحِ شرع میں فعلِ حرام کا ارتکاب ہے۔ حج کے بیان میں جنایت سے مُراد وہ فعل ہے جس کی حرمت احرام یا حرم کے سبب ہو اور اس میں قصداً یا سہواً کوتاہی کرنا۔

جنایات دو قسم کی ہیں:۔

(الف) (۱) احرام کی جنایات یعنی وہ چیزیں جن کا احرام میں کرنا منع ہے اور یہ آٹھ ہیں:۔ مثلاً (۱) خوشبو استعمال کرنا (۲) مرد کو سلا ہوا کپڑا پہننا (۳) مرد کو سر اور چہرہ اور عورت کو چہرہ ڈھانکنا (۴) بال دُور کرنا یا بدن سے جُوں مارنا یا جُدا کرنا (۵) ناخن کاٹنا (۶) جماع کرنا (۷) واجباتِ حج میں سے کسی واجب کو ترک کرنا (۸) خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

(ب) حرم کی جنایات یعنی جن امور کا حدودِ حرم میں کرنا منع ہے خواہ وہ احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو مثلاً (۱) حرم کے جانور کو چھیڑنا یعنی شکار کرنا اور تکلیف پہنچانا (۲) حرم کا درخت اور گھاس کاٹنا۔

نوٹ:۔ (۱) جنایت کے ارتکاب سے صدقہ، دم یعنی پوری بکری، بھیڑ یا اونٹ/گائے کا ساتواں حصہ یا بدنہ یعنی پوری گائے یا اونٹ ذبح کرنا ہوتا ہے تفصیل کے لئے بوقتِ ضرورت کسی مستند عالم سے رجوع کریں۔ اسوقت چند ضروری باتیں یاد رکھیں

(۱) اگر نوچنے، کھجلانے وغیرہ سے داڑھی یا سر کے بال تین تک گریں تو ہر بال کے

بدلہ میں ایک مٹھی گیہوں صدقہ کریں۔ تین سے زائد بال پر پونے دو کیلو گیہوں صدقہ۔
(۲) اگر عبادت والے عمل مثلاً وضو کرتے ہوئے داڑھی کے تین بال گریں تو ایک مٹھی گیہوں کا صدقہ ہے اور اگر تین سے زائد گریں تو پونے دو کیلو گیہوں صدقہ۔
(۳) اگر بال کے متعلق اوپر لکھی ہوئی جنایت کئی مرتبہ ہوئی ہو ایک دن میں ہے تو ایک صدقہ ہے، چاہے ایک موقع پر ہو یا مختلف مواقع پر بشرطیکہ اوّل جنایت کا صدقہ نہ دیا ہو۔
(۴) سینہ، پنڈلی وغیرہ کے بال جو از خود گریں، ان پر کچھ صدقہ نہیں ہے۔
(۵) کسی مرد نے احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا پہنا تو اگر ایک گھنٹہ یا اس سے کم پہنا تو ایک مٹھی گیہوں صدقہ دینا ہوگا۔ اگر نصف دن یا نصف رات سے کم پہنا تو پونے دو کلو گیہوں صدقہ دینا ہوگا اور اگر نصف دن یا نصف رات کے برابر یا زیادہ پہنا تو دم واجب ہوگا
(۶) دم کا حدود حرم میں دینا لازم ہے۔ حرم کی حدود سے باہر جائز نہیں ہے۔
(۷) صدقہ یا قیمتِ صدقہ کہیں بھی دیا جاسکتا ہے۔
(۸) جنایت سے واجب ہونے والے دم کا گوشت خود کھانا جائز نہیں ہے۔

نوٹ: با وثوق ذرائع سے معلوم ہوا کہ بعض ہوائی جہاز والے عازمین حج کو ہاتھ منہ پونچھ کر تروتازہ ہونے کے لئے خوشبودار ٹشو پیپر (رومال) دیتے ہیں اور لوگ لاعلمی میں اس سے ہاتھ منہ پونچھ لیتے ہیں۔ خیال رہے کہ احرام کی حالت میں اسطرح کے خوشبودار کپڑے سے پورا منہ یا پورا ہاتھ پونچھا جائے تو دم لازم ہو جائے گا۔

(بقیہ ص۱۶ سے آگے) خوشبو لگانا مستحب ہے لیکن کپڑوں میں ایسی خوشبو نہ لگائے جس کا جسم (یعنی اثر) احرام کے بعد بھی باقی رہے (غنیۃ المناسک)
اس منع کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اگر کسی وقت احرام باندھنے کے بعد کپڑا اتار دیا اور پھر بدن پر اوڑھ لیا تو جنایت لازم ہوگی جیسا کہ احرام والے کو احرام کی حالت میں خوشبو لگانے سے لازم آتی ہے (حیات)

عورت کے حج کا طریقہ

عورتیں بھی حج کے تمام افعال مردوں کی طرح کریں لیکن چند امور میں اُن کے لئے مَردوں سے مختلف حکم ہے اور چند امور عورتوں ہی کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اُن سب کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ عورتیں بلا شوہر اور محرم کے حج پر نہ جائیں۔ بلا محرم حج کو جانا ناجائز اور گناہ ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے صحیح بخاری اور صحیح مُسلم میں روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہا نہ رہے اور کوئی عورت بغیر اپنے محرم کی ہمراہی کے سفر نہ کرے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہؐ میرا نام تو فلاں فلاں جہاد میں لکھ دیا گیا ہے اور میری بیوی حج کرنے نکلی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو جہاد میں نہ جا بلکہ اپنی عورت کے ساتھ جا اور اپنی عورت کے ساتھ حج کر۔ سُننے میں آیا ہے کہ اکثر عورتیں کسی شخص کو فرضی محرم بنا کر حج کے لئے چلی جاتی ہیں خیال رہے کہ یہ بھی گناہ ہے۔ اسلام اور شرع کے قانون کے ساتھ مذاق جائز نہیں ہے ایسی صورت میں عورت کا حج تو ہو جائے گا لیکن ساتھ ہی ساتھ اعمال نامہ میں ایک گناہ درج ہوگا اور وہ مرد تو مفت میں گناہ مول لے گا۔

۲۔ جس عورت پر حج فرض ہو گیا ہے (تفصیل کے لئے دیکھو صفحہ نمبر ۱) لیکن ساتھ جانے کے لئے محرم نہیں ملتا تو اسکو چاہئے کہ محرم ملنے تک حج کو ملتوی کر دے۔ اس مجبوری کی وجہ سے حج میں جو تاخیر ہوگی اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر عمر بھر اس کو محرم نہ ملے تو ایسی عورت کو مرتے وقت حج بدل کے لئے وصیت کرنا واجب ہے۔

۳ ۔ عورت کے لئے سفر پر نکلنے کی ممانعت میں عدّت کا ہونا محرم کے نہ ہونے سے زیادہ قوی ہے اس لئے عدّت والی عورت ایام عدّت میں قطعاً حج کے لئے نہ جائے۔ اُس کے لئے اس حالت میں حج کے لئے سفر کرنا حرام ہے کیونکہ عورت کے لئے ان ایام میں شرعی سفر (۴۸ میل) سے کم مسافت کیلئے بھی نکلنا جائز نہیں ہے۔ عورت عدّت کی حالت میں کسی شدید مجبوری کیوجہ سے صرف دن کو گھر سے باہر نکل سکتی ہے، رات کو ہر حالت میں عدّت والے گھر میں لوٹنا واجب ہے اور اِسی گھر میں رات گذارنا ضروری ہے۔ ظاہر بات ہے کہ حج میں ایسا ممکن نہیں ہے پس عورت طلاق یا موت کی عدّت کے ایّام میں حج کے لئے نہ نکلے۔ اگر عورت نے عدّت کی حالت میں حج کر لیا تو اس کا حج تو ہو جائے گا لیکن وہ گنہگار ہو گی۔

۴ ۔ احرام باندھتے وقت مردوں کی طرح تہبند باندھنے اور چادر اوڑھنے کا حکم عورت کے لئے نہیں ہے۔ عورت کو روزمرہ کے سِلے ہوئے کپڑے پہننا جائز ہے، خواہ وہ رنگین ہوں۔ موزے اور دستانے بھی پہن سکتی ہے۔ لیکن اولیٰ ہے کہ نہ پہنے۔ ریشمی سِلا ہوا کپڑا، سونا اور دیگر ہر قسم کے زیور پہن سکتی ہے۔ ایسا جوتا بھی پہن سکتی ہے جس سے بیچ کے قدم کی ہڈی بھی چھپ جائے۔

۵ ۔ مرد کی طرح سر کو کھلا نہ رکھے۔ عورت کو سر ڈھانکنا واجب ہے۔ عورت کو چاہئیے کہ احرام کی حالت میں سر پر چھوٹا رومال باندھ لے تاکہ سر نہ کھلے لیکن یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ رومال پیشانی پر نہ آئے ورنہ جزا دینی ہو گی، کیونکہ احرام کی حالت میں عورت کی پیشانی پر کپڑا لگنا جائز نہیں ہے۔ یہ سر پر رومال باندھنے کا حکم وجوب

ستر کے لئے ہے نہ کہ احرام کے لئے کیونکہ عورت کے سر میں احرام نہیں ہے۔ چنانچہ اگر سر کھلا رکھے تو جنایت لازم نہ ہوگی۔ رومال باندھنا اجنبی مرد کے آگے واجب اور سر کھولنا گناہ ہے۔ یہ جو رواج ہوگیا ہے کہ عورتیں احرام کے وقت سر پر ایک کپڑا باندھ لیتی ہیں۔ اور اُس کو عورتوں کا احرام مشہور کر رکھا ہے، یہ غلط ہے۔ اصل میں یہ سر کے بالوں کی حفاظت کے لئے باندھا جاتا ہے تاکہ سر کی اوڑھنی کے سرکتے رہنے کی وجہ سے بال نہ ٹوٹیں۔ وضو کے وقت اس کو کھول کر سر کے بالوں پر مسح کرے۔ بعض عورتیں کپڑے ہی پر مسح کر لیتی ہیں، یہ غلط ہے۔ اس طرح ان کا مسح نہیں ہوگا اور جب مسح نہ ہوا تو وضو بھی نہ ہوا اور جب وضو نہ ہوگا تو نماز کیسے ہوگی لہٰذا بہت احتیاط رکھیں اور مسح صحیح طریقہ سے کریں۔ اسی طرح پاکی کے غسل کے لئے سر سے رومال اتار کر غسل کریں اور بالوں کو پورے طور پر دھوئیں تاکہ جڑوں میں بھی پانی پہنچ جائے اور تمام بدن کو دھوئیں لیکن خوشبو والا صابن استعمال نہ کریں۔ نہ میل اُتاریں۔

۶ ۔ تلبیہ بلند آواز سے نہ کہے۔

۷ ۔ اضطباع نہ کرے۔

۸ ۔ رمل نہ کرے۔ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ عورتیں بھی مردوں کی طرح طواف میں تیز تیز چلنا شروع کر دیتی ہیں۔ یہ غلط ہے۔

۹ ۔ عورت کے لئے مستحب ہے کہ اگر مردوں کا ہجوم زیادہ ہو تو خانہ کعبہ سے دُور رہ کر طواف کرے۔ حج کے دنوں میں بہت زیادہ ہجوم ہو جاتا ہے۔ اس لئے عورت کو چاہیئے کہ مطاف کے کنارے پر طواف کرلے۔ اسی طرح حجر اسود پر مردوں

کی کثرت کے وقت استلام نہ کرے۔ اگر خالی جگہ مل جائے تو استلام کرلے ورنہ اشارے سے استلام کرلے۔

١٠۔ عصر کی نماز کے بعد اور خاص کر مغرب کی نماز کے بعد عورتوں کا ہجوم ہوجاتا ہے۔ عورتیں بھی ایک دوسرے کو دھکے دینے میں عار و شرم محسوس نہیں کرتیں۔ اس سے بچنا چاہیئے۔

١١۔ ایک خاص بات ہے جس کا عورتیں خاص طرح سے خیال رکھیں۔ جیسے جیسے ٨ ذی الحج قریب آتا جاتا ہے ہجوم بڑھتا جاتا ہے اور آٹھ ذی الحج سے چند دن پہلے یہ عالم ہوجاتا ہے کہ اگر کوئی شخص فرض نماز کی جماعت سے چند منٹ پہلے طواف ختم کرلے تو اس وقت تک مطاف اتنا بھر جاتا ہے کہ مردوں کو نماز کے لئے جگہ ملنی مشکل ہوجاتی ہے اور عورتوں کے لئے تو تقریباً ناممکن ہے۔ اس لئے طواف ایسے وقت کریں کہ جماعت کھڑی ہونے سے کافی پہلے فارغ ہوجائیں۔

١٢۔ طواف کے ختم پر اگر مقامِ ابراہیم پر مردوں کی کثرت ہو تو طواف دوگانہ وہاں نہ پڑھے بلکہ مردوں کے ہجوم سے الگ حرم میں کسی دوسری جگہ پڑھے۔ اس سلسلہ میں زیادہ تفصیل کے لئے دیکھیں صفحہ ۴۸ سلسلہ ۹ نماز کے مسائل۔

١٣۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت دو سبز میلوں (ستون) کے درمیان نہ دوڑے بلکہ اپنی عام رفتار سے چلے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ عورتیں صرف سبز ستونوں کے درمیان دوڑنا شروع کردیتی ہیں بلکہ بعض تو پوری سعی میں دوڑتی رہتی ہیں۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔

١٤۔ مردوں کے ہجوم کے وقت صفا اور مروہ کی سیڑھیوں پر نہ چڑھے۔

۱۵۔ عورت کو چاہئے کہ سعی کرتے وقت جنگلے سے قریب ہو کر چلے۔ اِس طرح مردوں کے ہجوم سے بچی رہے گی۔

۱۶۔ احرام سے حلال ہونے کے وقت سر نہ مُنڈائے۔ بلکہ تمام سر کے بالوں یا چوتھائی سر کے بالوں سے لمبائی میں انگلی کی ایک پور کے برابر کاٹ لے۔ آسان طریقہ یہ ہے کہ چٹیا کے کونے کو انگلی پر لپیٹ کر ایک پور سے کچھ زائد کاٹ لے لیکن خیال رہے کہ کم از کم سر کے چوتھے حصہ کے لٹکے ہوئے بال ایک پور سے کچھ زائد کاٹے جائیں۔

۱۷۔ گھر سے روانگی کے وقت عورت اگر ایّام سے ہے تو اس حالت میں احرام باندھ سکتی ہے۔ احرام باندھنے کی نیت سے نہا دھولے۔ ایسی حالت میں اگر غسل نقصان کرے تو وضو کر کے قبلہ رُو بیٹھ کر نیت کر کے تلبیہ پڑھے۔ احرام کے لئے نماز نہ پڑھے۔

نوٹ: احرام باندھنے کے بعد ایام ہونے سے احرام قائم رہتا ہے۔

۱۸۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر اپنی رہائش گاہ پر قیام کرے اور مسجد حرام میں نہ جائے اس لئے کہ حیض یا نفاس والی عورت کو اس حالت میں مسجد میں داخل ہونا منع ہے۔ اِس عرصہ میں تلبیہ تکبیر و تہلیل اور تسبیحات پڑھتی رہے۔ جب ایّام سے فارغ ہو جائے تو پاکی کا غسل کرے اور باوضو حرم شریف جا کر عمرہ کے افعال ادا کرے یعنی طواف کرے، دوگانہ طواف پڑھے اور سعی کرے اور اوپر لکھے ہوئے سلسلہ نمبر ۱۶ کے مطابق بال کٹائے۔

۱۹۔ اسی طرح اگر ۸ ذی الحج سے پیشتر ایّام سے ہو جائے تو اسی حالت میں احرام باندھے۔ حج کی نیت کرے اور تلبیہ پڑھے منٰی، عرفات اور مزدلفہ میں نمازیں نہ پڑھے۔ تلبیہ تکبیر و تہلیل اور تسبیحات پڑھتی رہے۔ اگر اب بھی ایّام سے ہے تو

طوافِ زیارت نہ کرے جب پاک ہو جائے تو فوراً طوافِ زیارت کرے۔

۲۰۔ حیض کی وجہ سے طوافِ زیارت اگر اپنے وقت سے مؤخر ہو گیا تو دم واجب نہیں ہو گا لیکن خیال رہے کہ طوافِ زیارت حج کا رکن ہے، اس کا کوئی بدل نہیں ہے۔ اور یہ ساقط نہیں ہوتا ہے اور جب تک طوافِ زیارت نہیں کرے گی حج ادا نہ ہو گا۔

۲۱۔ حیض یا نفاس کی حالت میں مسجد میں جانا سخت منع ہے اور اس حالت میں بیت اللہ شریف کا طواف کرنا سخت گناہ ہے۔ حج کا رکن یعنی طوافِ زیارت کرنا اور بھی اشد گناہ ہے کسی عورت کو حیض شروع ہو گیا اور حکومت کی پابندی کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا ممکن نہ رہا اور اُس کی یا اُس کے خاوند یا محرم یا اہلِ قافلہ کی روانگی کی تاریخ تبدیل نہ ہو سکتی ہو، اگر وہ اِن حالات میں مجبوراً طوافِ زیارت کرے گی اور کفّارہ ادا کر دے گی تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس کا حج پورا ہو جائیگا۔ اور احرام سے پوری طرح حلال ہو جائے گی۔ ایسی عورت طواف کے بعد نماز واجب الطواف نہ پڑھے، اس کو مؤخر کرلے اور گھر آنے کے بعد یا راستے میں طہارت کے بعد پڑھے۔ اگر حج کی سعی نہیں کی ہے تو طواف کے بعد سعی کرے۔ اس کے بعد کفارہ میں بدنہ یعنی سالم اونٹ یا گائے کی قربانی حدودِ حرم میں کرے۔ نجاست کی حالت میں طواف کرنے سے جو گناہ ہوا ہے اس کے لئے توبہ واستغفار کرے، اللہ سے معافی مانگے۔

نوٹ: (۱) خیال رہے کہ اس کو حیض کی حالت میں طواف کرنے کا فتویٰ یا اجازت نامہ نہ سمجھا جائے۔ جان بوجھ کر اور بغیر انتہائی مجبوری ایسا حرام اور ناجائز

لہ معارف السنن۔ عمدۃ الفقہ

فعل کرنا انتہائی قبیح ہے۔ آج کل جہازوں وغیرہ کی کثرت ہے اور کوشش کر کے جہاز میں بعد کی تاریخوں میں نشست تبدیل کرائی جا سکتی ہے[ل] اس لئے عورت کو چاہئے کہ پاک ہونے تک وہاں ٹھہرے اور شرعی حکم کے مطابق پاک ہو کر طواف زیارت کر کے حج کو پورا کرے۔

(۲) سعودی عرب میں مقیم لوگوں کے لئے دوبارہ مکہ مکرمہ آنا کوئی مشکل نہیں ہے اسلئے وہاں کی مقیم عورت کے ساتھ اگر یہ صورتِ حال ہو تو وہ بغیر طوافِ زیارت اپنے گھر واپس جائے اور پہلی فرصت میں عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ آئے۔ پہلے عمرہ کے تمام ارکان ادا کرے، اس کے بعد طوافِ زیارت کرے اور تاخیر سے طوافِ زیارت کرنے کا دم بھی دے۔

۲۲۔ اگر طواف کے دوران حیض سے ہو جائے تو طواف بند کر دے اور مسجد سے باہر آجائے اور چونکہ سعی طواف کے تابع ہے اس لئے سعی بھی نہ کرے۔ پاک ہونے کے بعد طواف اور سعی کرے۔

۲۳۔ اگر ایسا ہو کہ طواف کر لیا اور اس کے فوری بعد حیض آگیا تو اس حالت میں سعی کرنا جائز ہے کیونکہ سعی کے لئے پاکی لازمی نہیں ہے۔

۲۴۔ اگر حیض و نفاس والی عورت کے ہمراہی وطن کے لئے روانہ ہو رہے ہوں اور وہ حیض و نفاس سے پاک نہ ہوئی ہو تو اس کو طوافِ وداع کا ترک کرنا جائز ہے اس سے طوافِ وداع ساقط ہو جائے گا اور اس پر اس کے ترک کر دینے سے

[ل] حج کانفرنس میں حکومتِ پاکستان نے ایسا کرنے کی سفارش کی گئی ہے اس لئے امید ہے کہ اس کی اجازت مل جائے گی۔

دم واجب نہیں ہوگا۔ اس حالت میں وطن روانہ ہوتے وقت وہ مسجد حرام میں
داخل نہ ہو بلکہ باب وداع یا کسی اور دروازے کے باہر کھڑے ہو کر دُعا مانگے۔
خانہ کعبہ کی دُور ہی سے زیارت کرلے اور روانہ ہو جائے۔

نوٹ: حرم شریف میں عورتیں مردوں کے ساتھ جماعت میں آگے پیچھے کھڑی
ہو جاتی ہیں اور منع کرنے کے باوجود نہیں ہٹتی ہیں بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد اپنی عورتوں
کو مطاف میں مردوں کے ساتھ کھڑا کر دیتے ہیں اور خود بھی اپنی عورت کے ساتھ کھڑے
ہو جاتے ہیں۔ یہ خاص کر حج کے موقع پر ہوتا ہے۔ اول یہ کہ اس طرح عورتوں کو مردوں
کے ساتھ کھڑا کر دینا شرعاً حرام ہے۔ دوسرے یہ خیال رہے کہ نماز باجماعت میں کوئی
عورت کسی مرد کے برابر اس طرح کھڑی ہو جائے کہ ایک کا عضو کسی دوسرے کے عضو
کے مقابل ہو جائے اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو اس سے تین مردوں کی نماز
فاسد ہو جائے گی چاہے وہ باپ، بھائی، بیٹا یا شوہر ہی کیوں نہ ہو۔ ایک اس کے
دائیں، ایک اس کے بائیں اور ایک پیچھے والے کی۔ مرد حضرات اس بات کا خاص خیال
رکھیں اور اپنی عورتوں کو مردوں کے ساتھ جماعت میں کھڑا نہ ہونے دیں۔ البتہ دونوں
اگر الگ الگ اپنی نماز پڑھتے ہوں یعنی ایک ہی امام کے مقتدی نہ ہوں تو مرد کی نماز
فاسد نہیں ہوگی۔

(بقیہ صفحہ سے آگے): میں مشغول رہتے کے بعد دو یا چار رکعت نماز اشراق پڑھنے والے کو ایک
پورے حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ حرمین شریفین میں جہاں تک ممکن ہو ہر حاجی
اس حدیث پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

حرمِ شریف، مِنٰی، عرفات اور مُزدلفہ میں نماز کے مسائِل

۱۔ بیت اللہ شریف یعنی خانۂ کعبہ کے چاروں طرف نماز پڑھنی جائز ہے لیکن بیت اللہ کا سامنا ہونا ضروری ہے۔ اگر بیت اللہ کا سامنا نہ ہوگا تو نماز نہ ہوگی۔ بیت اللہ سے فاصلہ پر تو بیت اللہ کی سیدھ کافی ہوتی ہے مگر قریب ہونے کی صورت میں ذرا سے فرق سے بھی بعض دفعہ استقبالِ قبلہ نہیں رہتا۔ اگر قریب ہونے کی صورت میں استقبال عین قبلہ کا نہ ہوگا تو نماز نہ ہوگی۔ صرف حطیم کا استقبال نماز میں کافی نہیں ہے بلکہ کعبہ کا استقبال ضروری ہے، چاہے حطیم بیچ میں آجائے۔

۲۔ حرم شریف میں فجر کی اذان صبح صادق کے فوری بعد بلا تاخیر ہوجاتی ہے۔ اسلئے اُس کے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد اشراق کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔ اگر طلوع آفتاب کا صحیح وقت معلوم ہو تو سورج نکلنے کے تقریباً دس پندرہ منٹ بعد اشراق کی نماز پڑھ سکتے ہو۔ حدیث میں ہے کہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں عبادت

۳۔ دوگانہ طواف یا کوئی اور نماز کے لئے یہ ممنوع اوقات ہیں۔ عین طلوع آفتاب یا عین زوال یا عین غروب۔ اگر کسی نے ان اوقات میں نماز شروع کی تو اس کا اعتبار نہیں ہے۔ پھر پڑھنا واجب ہے۔

۴۔ دوگانہ طواف مکروہ وقت میں پڑھنا مکروہ ہے۔ اکثر لوگوں نے یہ غلط سمجھ رکھا ہے کہ حرم شریف میں ہر چیز جائز ہے۔ خیال رہے کہ مسائل مقام کے اعتبار سے نہیں بدلتے۔

ہیں۔ دوسروں کی دیکھا دیکھی پاکستانی حضرات بھی عصر کی نماز کے بعد طواف کر کے فوری دوگانہ طواف پڑھنے لگتے ہیں۔ ایسا نہ کریں۔ اگر عصر کی نماز کے بعد طواف کیا تو دو رکعت واجب الطواف مغرب کے فرضوں کے بعد پڑھے۔ حرم شریف میں مغرب کی اذان کے بعد چند منٹ کا وقفہ دیتے ہیں پھر جماعت کھڑی ہوتی ہے۔ اس وقفہ میں نماز واجب الطواف پڑھ لیں۔

۵ ۔ اسی طرح فجر کی اذان کے بعد سوائے سنّت، نماز جنازہ، قضا نماز کے کوئی نماز نہیں پڑھ سکتے۔ پھر فرض نماز کے بعد اور اشراق کے وقت سے پہلے کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اس لئے دوگانہ طواف طلوع آفتاب کے بعد اور اشراق کے وقت لیکن اشراق کی نماز سے پہلے پڑھے۔

۶ ۔ مشاہدات کی روشنی میں ایک بات خاص طرح سے نوٹ کریں۔ نماز پڑھنے کے لئے طمانیت اور یکسوئی بہت ضروری ہے۔ حج کے ہجوم میں لوگ مطاف میں مقام ابراہیم سے قریب تر ہو کر نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہوتے ہیں اور طواف کرنے والوں کا ہجوم دھکا مارتا ہوا گزر جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ تو صحیح طریقہ سے قیام ہوتا ہے نہ رکوع نہ سجدہ۔ حج کے ہجوم کے درمیان مرد تو مرد عورتیں بھی مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے کی کوشش میں دھکے کھاتی ہیں جو شرعاً انتہائی بُرا اور ناجائز ہے۔ اِس سے بچو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مقامِ ابراہیم کے پیچھے دوگانہ طواف پڑھنا افضل اور مستحب ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ایسی بے اطمینانی کی نماز ناقص نماز ہوتی ہے۔ پھر ایسی نماز کا کیا فائدہ؟ ایسی نماز کس کام کی؟ اس لئے حج کے ہجوم میں بہتر ہے کہ بالکل پیچھے چلے جائیں۔

اور آبِ زم زم کے کنوئیں کے احاطہ کی دیوار کے ساتھ بیٹھ کر کے نماز پڑھیں سامنے مقامِ ابراہیم ہوگا۔ وہاں بھی اگر ہجوم ہو تو مسجد الحرام میں کسی بھی جگہ خصوصاً پہلی منزل پر سکون سے پڑھنے کا موقع مل سکتا ہے۔ بحالتِ مجبوری یہ نماز گھر پر بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن اس کا پڑھنا ضروری ہے اس لئے کہ یہ واجب ہے۔ اس کی ادائیگی کا وقت فوت نہیں ہوتا یعنی تمام عمر میں کسی بھی وقت اور کہیں بھی ادا کر سکتا ہے۔

۷۔ عوام کی اکثریت کو یہ نہیں معلوم کہ کن حالات میں منٰی و عرفات میں قصر نماز پڑھنی چاہئے اور کب پوری نماز پڑھنی چاہئے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نماز کے وقت ایک دوسرے پر اعتراض کرنے لگتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ قصر ہوگی۔ کوئی کہتا ہے کہ پوری نماز پڑھی جائے گی۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اُردو میں چھپی ہوئی حج کی کتابوں میں بھی قصر کی پوری تعریف نہیں لکھی، اس لئے سب سے پہلے قصر کی مختصر تعریف سمجھیں۔

(۱) شریعت میں مسافر اس کو کہتے ہیں جو اتنی دُور جانے کا ارادہ کر کے گھر سے نکلے، جہاں تین دن میں پیدل پہنچ سکتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے شہر اور بستی (یعنی آبادی) سے باہر نکل آئے اور مکانات کو پیچھے چھوڑ دے اس وقت سے قصر کرے۔ اسٹیشن اگر آبادی کے اندر ہے تو متعلقہ بستی کے حکم میں ہے اور اگر آبادی کے باہر ہے تو اس بستی کے حکم میں نہیں ہے۔ عوام کی آسانی کے لئے خشکی میں اڑتالیس (۴۸) میل انگریزی کی مسافت تین منزل کے برابر سمجھی گئی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ ایک ساتھ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو۔ موجودہ دور میں جبکہ

تیز رفتار گاڑیاں اور ہوائی جہاز چلنے لگے ہیں۔ اڑتالیس[۴۸] میل کا سفر ایک گھنٹہ یا اس سے بھی کم میں کرے گا تب بھی شرعاً مسافر ہی رہے گا۔

(۲) ایک اہم بات جس سے اکثریت ناواقف ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص دو مقامات پر پندرہ[۱۵] روز ٹھہرنے کی نیت کرے تو اگر وہ دونوں مقام مستقل جدا جدا ہوں تو وہ مقیم نہیں ہوگا، مسافر تصور کیا جائے گا۔ مثلاً کوئی شخص چودہ[۱۴] دن مکہ مکرمہ میں رہنے کا ارادہ کرے اور پانچ دن منٰی و عرفات میں، تو اس صورت میں وہ مسافر ہی رہے گا۔ پس جو حاجی مکہ مکرمہ میں ایسے وقت پہنچا کہ ۸ ذی الحج تک پندرہ روز سے کم ہیں وہ مکہ مکرمہ میں پندرہ روز یا اس سے زیادہ کی اقامت کی نیت کرے تو یہ نیتِ اقامت درست نہیں ہوگی، ایسا آدمی شرعاً مسافر ہی رہے گا۔ اس لئے کہ پندرہ دن کے اندر اندر وہ منٰی و عرفات ضرور جائے گا۔ ایسے حاجی کو منٰی و عرفات اور مزدلفہ میں قصر نماز یعنی ظہر، عصر، عشاء کی چار رکعت فرضوں کی بجائے دو رکعت فرض پڑھنی ہونگی۔ فجر، مغرب اور وتر میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور یہ تینوں نمازیں بدستور پڑھی جائیں گی۔

۸ - جدّہ یا مکہ مکرمہ کا رہنے والا اگر جدّہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان سفر کرے تو شرعی مسافر نہیں ہوتا کیونکہ دونوں کا فاصلہ ۴۸ میل یعنی ۷۷ کیلومیٹر سے کم ہے لیکن جدّہ کا رہنے والا منٰی، عرفات اور مزدلفہ بھی جائے تو شرعی مسافر ہو جاتا ہے۔ اس لئے جدّہ کے رہنے والے جب ارکانِ حج ادا کرنے جاتے ہیں تو مسافر ہو جاتے ہیں۔

۹ - مسافر کے لئے ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نمازوں کو پورا پڑھنا گناہ ہے۔ ہاں اگر بھول کر پڑھلی اور دوسری رکعت میں قعدہ کر لیا تو دو رکعت فرض اور

دو رکعت نفل ہوگئیں لیکن سجدہ سہو کرنا ہوگا۔ اگر غلطی سے پوری چار رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا اور گفتگو کرلی، اس طرح سجدہ سہو کا موقع نکل گیا تو یہ چار رکعتیں نفل ہوگئیں اس لئے فرض نماز از سر نو پڑھے۔

۱۰۔ سنتوں میں قصر نہیں ہے یعنی جہاں چار سنتیں پڑھی جاتی ہیں، مسافر بھی چار ہی پڑھے سفر میں سنّتوں کا حکم یہ ہے کہ اگر جلدی ہو تو سنتوں کے چھوڑنے میں مضائقہ نہیں ایسی حالت میں ان کی تاکید نہیں رہتی۔ اگر جلدی نہیں ہے تو سنتوں کو ترک نہ کرے خاص کر فجر کی سنتوں کو۔

۱۱۔ کوئی حاجی مکہ مکرمہ میں اس وقت مقیم تصور کیا جائے گا جب ۸ ذی الحج تک اس کے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن ہوگئے ہوں۔ ایسے لوگ مکہ مکرمہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں تمام نمازیں پوری پڑھیں

۱۲۔ حرمین شریفین میں مقیم امام نماز پڑھاتا ہے۔ اس کے پیچھے مسافر ہو تب بھی پوری چار رکعت نماز پڑھنی ہوگی۔ بہت سے حجّاج اپنی ناواقفیت کی وجہ سے امام کے پیچھے چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیتے ہیں، یہ غلط ہے، ایسا کرنے والے کی نماز نہیں ہوگی۔

۱۳۔ اسی طرح اگر امام مقیم ہو تو عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں پوری پڑھے اور مقتدی بھی پوری نماز پڑھے، خواہ وہ مسافر ہو۔ اگر اپنے خیمہ میں نماز پڑھ رہے ہو تو نماز شروع ہونے سے پہلے معلوم کرلو کہ امام مقیم ہے یا مسافر۔

۱۴۔ اگر امام مسافر ہو تو قصر کرے، مقتدی اگر مسافر ہوں تو وہ بھی قصر کریں لیکن جو مقتدی مقیم ہوں وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد باقی دو رکعتیں پوری کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں باقی دو رکعتوں میں قرأت نہ پڑھیں بلکہ سورہ الحمد کی مقدار اندازاً چپ کھڑے ہو کر رکوع و سجود کریں، قعدہ آخر کر کے نماز پوری کریں اور اگر ان دو رکعتوں میں سجدہ سہو لازم ہو تو وہ بھی نہ کریں کیونکہ وہ ان دونوں رکعتوں میں حکماً امام کے پیچھے یعنی لاحق کے مانند ہیں۔

۱۵۔ عرفات یا منیٰ میں اگر مقیم امام قصر کرے تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز نہ ہوگی۔ ایسے موقع پر مسافر لوگوں کو چاہئے کہ اپنی جماعت خود کریں، اور اس میں قصر کریں یا کسی مقیم امام کے پیچھے پوری پڑھ لیں۔

۱۶۔ عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کر کے اکٹھا پڑھنا واجب نہیں ہے، یہ سنت ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کر کے ظہر کے وقت پڑھنے کے لئے یہ شرط ہے کہ دونوں میں بادشاہِ وقت یا اس کا نائب، قاضی وحاکم امام ہو۔ مسجد نمرہ میں ایسا ہی امام نماز پڑھاتا ہے۔ اسلئے صرف وہاں دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھی جاسکتی ہیں۔ یہ نماز ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ ظہر کے فرضوں کے بعد تکبیر تشریق اور تلبیہ کہے لیکن ظہر کی سنتیں نہ پڑھے۔ عصر کی نماز کے بعد بھی ظہر کی سنت اور نفل نہ پڑھے اس لئے کہ نمازِ عصر پڑھ لینے کے بعد کوئی نفل پڑھنا جائز نہیں ہے۔

۱۷۔ لیکن اگر اپنے خیمہ میں اکیلے یا باجماعت نماز پڑھو تو ظہر کی نماز ظہر کے وقت پڑھو۔ اوّل و آخر کی سنتیں بھی پڑھو۔ پھر عصر کی نماز عصر کے وقت پڑھو۔ سننے میں آیا ہے کہ کچھ ناواقف لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خیمہ میں بھی دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھیں اور اس سلسلہ میں بخاری ومسلم کی احادیث کا حوالہ دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھی تھیں۔ یاد رہیں کہ حضورؐ کی امامت میں تمام صحابہؓ نے اُن کے پیچھے ہی نمازیں پڑھی تھیں اس لئے جمع کر کے پڑھیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے صحابہ کرامؓ اپنی الگ جماعت کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے لوگوں کے کہنے میں نہ آئیں اور اپنی جماعت

الگ کریں۔ ظہر کی نماز ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت پڑھیں۔ اس سلسلہ میں نہ صرف امام ابوحنیفہؒ کا بلکہ امام یوسفؒ، امام محمدؒ اور بعد کے تمام حنفی علماء کا متفقہ فتویٰ یہی ہے۔

۱۸۔ سننے میں آیا ہے کہ عرفات میں بعض ایسے لوگ جو مسجد نمرہ نہ جا سکے، انہوں نے اپنے خیمہ میں سامنے ریڈیو کھول کر رکھ دیا، مسجد نمرہ میں امام نماز پڑھا رہا تھا اور جس کی آواز ریڈیو پر آرہی تھی، اس کو امام تصور کرتے ہوئے اُس کی آواز پر اس کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ اچھی طرح نوٹ کرلیں کہ اس طرح نماز نہیں ہوتی۔ جماعت کے لئے ضروری ہے کہ صف بندی ہو اور اقتدا کے لئے ضروری ہے کہ امام اور مقتدی کے درمیان کوئی اتنا بڑا میدان یعنی خالی جگہ نہ ہو جس میں دو صفیں قائم ہوسکتی ہوں یا درمیان میں اتنا بڑا عام راستہ (سڑک) نہ ہو جس پر صفیں ملی ہوئی نہ ہوں اور جس پر سے گاڑی، لدے ہوئے اونٹ وغیرہ گزر جائیں یا امام اور مقتدی کے درمیان خیمہ یا مکان وغیرہ حائل نہ ہو۔ اگر آپ کے گروپ میں کوئی عالم نہیں ہے تو گروپ میں جو شخص سب سے زیادہ عمر رسیدہ اور باشرع ہو اس کو امام بنا کر اپنی جماعت آپ کریں۔ اگر کوئی شخص امام بننے پر راضی نہ ہو تو پھر ہر شخص اپنی نماز الگ پڑھے لیکن کسی حالت میں بھی صرف ریڈیو یا لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر کسی جگہ بھی نماز نہ پڑھیں۔

۱۹۔ مزدلفہ میں نماز مغرب و عشاء کو اکٹھا پڑھنے کے لئے جماعت شرط نہیں ہے خواہ جماعت سے پڑھے یا تنہا، دونوں کو اکٹھا پڑھے، لیکن جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔

۲۰۔ مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو عشاء کے وقت جمع کرنا واجب ہے۔ اس کے لئے عرفات کی طرح بادشاہ یا اُس کا نائب یعنی قاضی یا خطیب کا ہونا شرط نہیں ہے۔

۲۱۔ اگر مزدلفہ میں عشاء کے وقت سے پہلے پہنچ گیا تو جب تک عشاء کا وقت نہ ہو مغرب نہ پڑھے، جب عشاء کا وقت ہو جائے تو ایک اذان اور تکبیر سے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے۔ پہلے مغرب کی نماز ادا کی نیت سے پڑھے، اس کے بعد عشاء کی نماز کے لئے اذان و تکبیر نہ کہے اور دونوں نمازوں کے درمیان، سنت یا نفل بھی نہ پڑھے۔ عشاء کی نماز کے بعد مغرب اور عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھے۔ عشاء کی نماز قصر پڑھنے یا پوری چار رکعت پڑھنے کے لئے مسافر اور مقیم کی تشریح پہلے لکھ دی گئی ہے۔

۲۲۔ بعض لوگ سفر میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھتے ہیں۔ حنفی مذہب میں ایسا کرنا درست نہیں ہے لہٰذا ایسا ہرگز نہ کریں بلکہ ہمیشہ اور ہر جگہ ہر نماز اس کے وقت پر پڑھیں سوائے عرفات اور مزدلفہ کے، جن کے متعلق اوپر تفصیل سے لکھا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ تمام حال میں کسی جگہ بھی نماز ملا کر پڑھنا جائز نہیں ہے۔ مدینہ منورہ کے سفر میں بھی دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع نہ کریں اور اس کا بہت خیال رکھیں کہ ہر نماز اس کے وقت پر پڑھی جائے۔

۲۳۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ حرم شریف میں سو جاتے ہیں اور اُٹھ کر فوری نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ خیال رہے کہ ٹیک لگا کر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ایسی حالت میں دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھیں ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

۲۴۔ صفا اور مروہ پر نفل نماز نہ پڑھیں، مکروہ ہے۔

۲۵۔ حطیم بھی بیت اللہ کا حصہ ہے۔ اگر کسی شخص کو بیت اللہ میں داخل ہونے کا موقع نہ ملے تو حطیم میں داخل ہو جائے اور میزاب رحمت کے نیچے نماز پڑھے۔

۲۶۔ کوئی طواف کرنے والا اگر نمازی کے سامنے سے طواف کی حالت میں گزرے تو ایسی حالت میں نہ طواف کرنیوالے پر گناہ ہوگا اور نہ مطاف میں نماز پڑھنے والے پر۔ لیکن حنفی مسلک میں طواف کرنے والوں کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو نمازی کے سامنے سے گزرنے کے بارہ میں دو قول ہیں۔ ایک قول میں نمازی کے مقام سجدہ کے آگے سے گزر سکتے ہیں۔ دوسرے قول میں دو صف کے آگے سے گزر سکتے ہیں اور دو صف کے معنیٰ ہیں ایک نمازی کی صف اور ایک اس سے آگے کی صف۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر بڑی مساجد کا یہی حکم ہے۔ اب جب کہ زائرین کا ہجوم حد سے زیادہ ہو گیا ہے اور مسجد حرام اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مساجد میں یہ صورت حال ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرے بغیر نہیں نکل سکتے ہیں اس لئے بحالت مجبوری پہلے قول پر یعنی نمازی کے مقام سجدہ کے آگے سے گزر سکتے ہیں لیکن اس سلسلہ میں اپنی طرف سے جتنی بھی احتیاط ممکن ہو کی جاوے اور خیال رہے کہ اگر گزرنے والے کو سخت مجبوری نہیں ہے تو دوسرے قول پر عمل کرے یعنی نمازی کے دو صف کے آگے سے گزرے کیونکہ حدیث شریف میں بغیر مجبوری ایسا کرنے والے پر سخت وعید آئی ہے۔ عام طور سے لوگ یہ سمجھتے ہیں اور علانیہ کہتے ہیں کہ حرمین شریفین میں شرع بدل جاتی ہے اور ایسا کرنے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا

۲۷۔ سننے میں آیا ہے کہ بعض لوگ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے حرمین شریفین

کی نماز جماعت سے رہ جاتے ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو بہت ہی افسوس کی بات ہے۔ احادیث میں اِن مسجدوں میں نماز پڑھنے کی جتنی فضیلت ہے، کسی اور مسجد کے لئے نہیں ہے، اِس کے متعلق دیکھیں صفحہ ۱۳۹ حدیث ۲۱۱ یہ بہت ہی بد قسمتی ہوگی کہ کوئی حج وعمرہ کے لئے اور مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے جائے پھر حرمین شریفین کی نماز باجماعت سے محروم رہے۔

۲۸۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ کچھ لوگ مسجد نبوی اور مسجد خیف کے باہر فرض نمازوں کے لئے اس طرح صف بندی کرتے ہیں کہ صف امام سے آگے بنا لیتے ہیں۔ اچھی طرح یاد رکھیں کہ مقتدی اگر امام کے آگے ہو جائے تو مقتدی کی نماز نہیں ہوگی۔

۲۹۔ آخر میں حجاج سے ایک اہم گزارش ہے کہ آپ اپنے کو ایک مثالی مسلمان کی طرح پیش کرنے کی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں پہلا یہ عہد کریں کہ کسی حالت میں بھی نماز قضا نہ ہونے پائے۔ اگر ہوائی جہاز میں نماز کا وقت ہو جائے اور اُترنے سے پہلے نماز کا وقت ختم ہونے کا اندیشہ ہو تو جس طرح آسانی سے ممکن ہو ہوائی جہاز ہی میں نماز پڑھ لیں۔

اگر جہت قبلہ کی طرف قیام کر کے نماز پڑھی تو اس کا اعادہ واجب نہیں ہے۔ اگر نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے زمین پر اترنے کی قوی اُمید ہو تو زمین پر اتر کر نماز پڑھیں۔ نیز سجدہ اور رکوع اگر ممکن نہ ہو تو اشارہ سے کرلیں لیکن سامنے سیٹ پر سجدہ نہ کریں۔ اگر اُوپر لکھی ہوئی شرائط کا لحاظ نہ کیا تو اس نماز کو دُہرا دیں۔

غم ہے نہ کچھ خوفِ گناہ ہے تابِ ہجراں ★ یہ سارا قافلہ منزل بہ منزل لیے ابھرو

زیارتِ مدینہ منوّرہ

(۱) ہر مسلمان جس کے دل میں جذبۂ ایمانی موجود ہے اور جس کو سیّد الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اُمّت ہونے کا اعتراف اور اقرار ہے اور اس عزّ و شرف اور اس غلامی پر فخر و ناز ہے، اس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کا شوق ضرور پایا جاتا ہے اور جس قدر ایمان اور اسلام کی دولت سے سرفراز ہے اور اپنے اُمّتی ہونے کا شناساں اور قدر دان ہے، اسی قدر وہ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ مشتاق اور گرویدہ ہے۔

(۲) حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ اپنی کتاب "جذب القلوب" میں تحریر فرماتے ہیں "اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا قصد کرنا اور آپ کی مسجد شریف کی زیارت سے مشرّف ہونا حج مقبول کے برابر ہے بلکہ جو حج ادا کر کے آیا ہے اس کی بھی قبولیت کا ذریعہ اور سبب ہے۔"

(۳) مدینہ منوّرہ جانے لگے تو روضۂ پاک کی اور مسجد نبوی دونوں کی زیارت کی نیت کرے۔ بعض محققین نے صرف روضۂ اقدس کی زیارت کی نیت سے جانے کو راجح قرار دیا ہے۔ افضل ہے کہ خود آپؐ کی زیارت کی نیت کرے۔

(۴) مدینہ منوّرہ کا سفر ایک عبادت ہے اور بہت ہی اہم عبادت اور بڑی جانبازی اور دل فروشی کی منازل ہیں۔ یہ سفر عشق و محبت کا سفر ہے۔ یہ شوق و اشتیاق کی وادی ہے۔ پس ضروری ہے کہ تمام آداب و مستحبّات کو ملحوظ رکھے۔

(۵) منجملہ مستحبّات کے یہ ہے کہ اس راستہ کے چلنے میں ہمیشہ شوق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا کثرت سے اشتیاق اور اُس دربارِ عالی میں پہنچنے کی تمنّا،

سعادت کے حاصل کرنے کا مشاہدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار دریائے محبت کے استغراق میں خوش رہے۔ بغیر رنج اور بغیر سستی کے چست اور ہشاش بشاش رہے۔ ہر وقت اچھے اخلاق میں مستغرق رہے۔ کثرت سے نیک کام کرے۔ ادب کا لحاظ رکھے۔ اطاعت زیادہ کرے۔ روحانیت غالب ہو۔ نورانیت ظاہر ہو۔

(۶) منجملہ مستحبات کے یہ ہے کہ راستہ میں کثرت اوقات بلکہ ہر وقت دل کو خدا اور اس کے رسول کی عظمت اور جلال سے معمور رکھے۔ ہر وقت خشوع باطن اور حضورِ دل کے ساتھ توبہ اور استغفار اور ذکرِ الٰہی اور صلوٰۃ وسلام میں مست اور مستغرق رہے۔ دل سے آپؐ کی عظمتِ مقام کا لحاظ اور فکر رکھے نہ کہ محض زبانی تعلق۔ اظہارِ محبت میں کمی نہ کرے۔ اور اگر خود بخود یہ حالت پیدا نہ ہو تو بہ تکلّف پیدا کرے۔

(۷) درود شریف کی کثرت کو سیّد الانبیاء والمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ روحانی تعلق اور باطنی مناسبت پیدا کرنے میں خصوصی تاثیر ہے اور کثرت سے درود شریف پڑھنے والے پر اللہ اور اس کے رسولؐ کے خصوصی انعامات ہوتے ہیں۔ حدیث[1] میں ہے کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے ایک جماعت فرشتوں کی پیدا کی ہے جو قاصدین زیارت کے تحفہ درود کو دربارِ نبویؐ میں پہنچاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ فلاں بن فلاں زیارت کو آتا ہے اور یہ تحفہ پہلے بھیجتا ہے۔ دوسری حدیث ہے کہ جب مدینہ منورہ کا زائر قریب پہنچتا ہے تو رحمت کے فرشتے تحفے لے کر اس کے استقبال کو آتے ہیں اور طرح طرح کی بشارتیں اس کو سناتے ہیں اور نورانی طبق اس کے اوپر نثار کرتے ہیں۔ درود شریف سے متعلق دوسری حدیثیں دیکھو صفحہ ۱۰۴ حدیث ۲۶

---

[1] جذب القلوب

(۸) شہر میں داخل ہوتے وقت اس کی عزت و حرمت کے لئے نہایت تواضع اور خشوع اور خضوع کی حالت میں ہو۔ سامان وغیرہ اپنے ٹھکانے پر رکھنے کے بعد اچھی طرح غسل کرے، مسواک کرے، عمدہ کپڑے پہنے اور یہ کپڑے سفید ہوں تو بہتر ہے اس لئے کہ آنحضرتؐ کے نزدیک سفید کپڑا سب کپڑوں میں پسندیدہ تھا۔ پھر خوشبو لگائے اور اس طرح پاک و صاف ہو کر سکون و وقار اور ادب و احترام کے ساتھ نیچی نگاہ کئے ہوئے بارگاہِ عالی کی جانب روانہ ہو۔ خیال رہے کہ یہ وہ بارگاہ عالی ہے جہاں جبرئیل امین آتے تھے اور فرشتے اس عالی مقام پر باادب حاضر ہوتے تھے۔ جس دن دوسرے انبیاء و مرسلین علیٰ نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جائے دم زدن نہ ہوگی، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی باب شفاعت کھلوا کر اوّلین اور آخرین کو نعمت کے دریاؤں اور رحمت کے انوار سے مستفیض فرمائیں گے۔

(۹) مسجد میں داخل ہو تو باب جبرئیل سے داخل ہونا افضل ہے۔ مسجد میں داخل ہونے کی یہ دعا پڑھے اور تھوڑے وقت کے لئے بھی اعتکاف کی نیت کر لیا کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ نَوَیْتُ الْاِعْتِکَافَ مَادُمْتُ فِی الْمَسْجِدِ

(۱۰) اگر باب جبرئیل سے داخل ہو تو حجرہ شریف کے پیچھے کی طرف سے جائے، آگے کی طرف سے نہ جائے۔ اگر مواجہ شریف کی طرف سے جائے تو مرقد مبارک کی طرف قدرے ٹھہر کر مختصر سلام نبیؐ اور شیخینؓ کی خدمت مبارک میں پیش کرے پھر ریاض الجنۃ میں آکر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز

تحیۃ المسجد پڑھے۔

(۱۱) سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرے اور حمد وثنا پڑھے اور دعا کرے کہ اے اللہ! جس طرح تونے محض اپنے کرم سے یہاں تک پہنچا دیا ہے اسی طرح اپنے کرم سے اپنی رضا و رحمت کے دروازے کھول دے، اور اپنے محبوب رسولؐ کو شفقت وعنایت سے میری طرف متوجہ فرمادے، بہتر ہے کہ دو رکعت شکرانہ کی نیت سے پڑھے۔

(۱۲) اس کے بعد نہایت ادب و تواضع، خشوع اور خضوع، عجز وانکسار، خشیت اور وقار کے ساتھ مواجہ شریف میں سرہانے کی دیوار کے کونے والے ستون سے تین چار ہاتھ کے فاصلہ سے کھڑا ہو جائے، قبلہ کی طرف پشت ہو اور ذرا بائیں طرف کو مائل ہو جائے تاکہ چہرۂ انور کے خوب سامنے ہو جائے۔ نظریں نیچی رکھے۔ اِدھر اُدھر دیکھنا اس وقت سخت بے ادبی ہے۔ ہاتھ پاؤں بھی ساکن اور وقار سے رہیں۔ پھر رحمتِ عالمؐ کو اپنے مرقد میں باحیات تصور کر کے سلام پڑھے یہ خیال کرے کہ چہرۂ انورؐ اس وقت میرے سامنے ہے، حضورؐ کو میری حاضری کی اطلاع ہے اور یہ سمجھے کہ گویا زندگی میں آپؐ کی مجلس میں حاضر ہے۔

(۱۳) سلام کے بارے میں وہی باتیں یاد رکھیں جو طواف میں اور ملتزم پر پڑھنے کے سلسلے میں لکھی جا چکی ہیں۔ عام پاکستانی عربی بالکل نہیں جانتا ہے اور سلام کی لمبی چوڑی دعائیں، اس کو نہ تو یاد ہوتی ہیں اور نہ وہ ان کے معنی سمجھتا ہے، کتاب دیکھکر پڑھنے میں دھیان کتاب کی عبارت میں رہتا ہے اور خشوع وخضوع نہیں ہوتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مختصر سلام عرض کریں میں نے ایک دفعہ دیکھا کہ

ایک شخص جالی کے سامنے آنکھ بند کئے کھڑا ہے اور آہستہ آہستہ یہ شعر گنگنا رہا ہے:

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

اس کے اوپر جو رقت اور کیفیت تھی وہ دیکھنے کے قابل تھی۔

(۱۴) مشورہ ہے کہ یہ چند جملے یاد کرلیں اور صرف ان ہی کو آنکھ بند کرکے توجہ سے پڑھیں فرق خود محسوس کریں گے۔

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَنْبِیَاءِ
وَالْمُرْسَلِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(۱۵) اس کے بعد حضورؐ سے شفاعت کی درخواست کیجئے کہ حضورؐ والا گناہوں کے بوجھ نے میری کمر توڑ دی ہے، میں آپؐ کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور اللہ سے معافی چاہتا ہوں۔ حضورؐ بھی میرے لئے استغفار فرمائیں اور قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں۔ اگر حضورؐ نے عنایت نہ فرمائی تو میں کہیں کا نہ رہوں گا۔ اب اس باب میں دل کی فرمائشیں سب پوری کیجئے۔ کوئی حسرت باقی نہ رہے۔ کبھی صرف آنسوؤں کی زبان سے کام لیجئے۔ کبھی ذوق و شوق کی زبان میں عرض کیجئے۔ جامی کا کلام پڑھئے، حالی کی دعا سنائیے جو صفحہ ۱۳۲ میں لکھی ہے یا کوئی اور نعت وسلام پڑھئے۔ درود شریف طویل بھی ہیں اور مختصر بھی جس میں

جی لگے اور ذوق پیدا ہو، اس کو اختیار کیجئے۔

(۱۶) اس کے بعد اپنے اُن بزرگوں، عزیزوں کا سلام حضورؐ کو پہنچائیں جنہوں نے آپ سے فرمائش کی ہو اور آپ نے اُن سے وعدہ کرلیا ہو۔ اگر سب کا نام لینا مشکل ہو تو اتنا ہی کہہ دیں کہ حضورؐ آپ پر ایمان رکھنے والے اور آپ کا نام لینے والے میرے چند بزرگوں اور عزیزوں، دوستوں نے بھی سلام عرض کیا ہے۔ حضورؐ اُن کا بھی سلام قبول فرمائیں اور ان کے لئے اپنے رب سے مغفرت مانگیں، وہ بھی حضورؐ کی شفاعت کے طلبگار اور اُمیدوار ہیں۔

(۱۷) اس کے بعد تقریباً ایک ہاتھ داہنی جانب ہٹ کر آپؐ کے یارِ غار اور سب بڑے جاں نثار حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں سلام عرض کیجئے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِنَا اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيْرَ رَسُوْلِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ
فِى الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

(۱۸) اس کے بعد پھر ایک ہاتھ اور داہنی جانب ہٹ کر سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کے رُوبرُو سلام عرض کر دیجئے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ
وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

(۱۹) اِن مقدّس و مُطہر و متبرک قبور کی ہیئت اور صورت کے متعلق سیرت کی کتابوں میں مختلف شکلیں منقول ہیں علمار کے نزدیک صحیح ترین قول یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کے پاس ہے اور حضرت عمر فاروقؓ کا سر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سینہ کے مقابل ہے جس کی صورت یہ ہے:۔

قبر شریف سرورِ انبیا صلی اللہ علیہ وسلم
قبر شریف حضرت ابوبکرؓ
قبر شریف حضرت عمر فاروقؓ

اپنی پشت کو قبلہ کی طرف کر کے حجرہ شریف کی دیوار کی بیچ والی جالی کے سامنے کھڑا ہو تو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے رُخِ انور کے سامنے ہوگا۔

(۲۰) امام نوویؒ نے اپنے مناسک میں حضرت عمرؓ پر سلام کے بعد لکھا ہے کہ پھر پہلی جگہ یعنی حضورؐ کے سامنے آئے۔ اوّل اللہ تعالیٰ کی خوب حمد وثنار کرے، اس نعمتِ جلیلہ کا شکریہ ادا کرے۔ پھر خوب ذوق وشوق سے حضورؐ پر درود شریف پڑھے۔ پھر آپؐ کے وسیلہ سے اپنے لئے دعا کرے، اپنے والدین کے لئے، اپنے مشائخ کے لئے، اپنے اہل وعیال کے لئے، اپنے عزیز واقارب کے لئے، اپنے دوستوں اور ملنے والوں کے لئے، زندہ اور مردوں کے لئے خوب دعا کرے اور اپنی دعا کو آمین پر ختم کرے۔ یاد آجائے تو اِس ناکارہ محمد معین الدین احمد کو بھی اپنی دُعا میں شامل کرے۔

(۲۱) ایک مخلصانہ مشورہ ہے کہ مواجہ شریف میں جہاں حضورؐ سے اپنی باتیں کہو وہاں کبھی دین کی خدمت ونصرت کا عہد بھی آپؐ سے کرو۔ اِن شاء اللہ اس کی

برکتیں خود ظاہر ہوں گی۔

(۲۲) زائرین کو چاہئے کہ بہت کثرت سے دعا مانگیں، حضورؐ کا وسیلہ پکڑیں اور حضورؐ سے شفاعت چاہیں حضورؐ کی ذاتِ اقدس ہی ہے کہ جب اُن کے ذریعہ سے شفاعت چاہی جائے تو حق تعالیٰ شانہٗ قبول فرماتے ہیں۔ اگرچہ عام دعا کا ادب یہ ہے کہ مُنہ قبلہ کی طرف ہونا چاہئے لیکن اس وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے حضورؐ کی طرف پشت ہوجاتی ہے جو ادب کے خلاف ہے اس لئے اس وقت اسی طرف منہ کرکے دُعا کرے۔ خلیفہ منصور عبّاسی نے حضرت امام مالکؒ سے دریافت کیا کہ دعا کے وقت حضورؐ کی طرف چہرہ کروں یا قبلہ کی طرف؟ تو حضرت امام مالکؒ نے فرمایا کہ آپ کی طرف سے منہ ہٹانے کا کیا محل ہے جب کہ آپؐ تیرا بھی وسیلہ ہیں اور تیرے باپ حضرت آدمؑ کا بھی وسیلہ ہیں حضورؐ کی طرف منہ کرکے حضورؐ سے شفاعت چاہو۔ اللہ جل شانہٗ اُن کی شفاعت قبول کریگا۔

(فضائلِ حج، شرح مواہب)

(۲۳) اس کے بعد اگر موقع مل جائے اور مکروہ وقت نہ ہو تو اسطوانہ ابولبابہ کے پاس آکر دو رکعت نفل پڑھ کر دعا کرے۔ ریاضُ الجنّۃ میں نفلیں پڑھے اور دعا و درود وغیرہ میں خشوع اور خضوع سے مشغول رہے۔

(۲۴) حضرت ابن ابی فدیکؓ نے جو مدینہ منورہ کے علماء میں سے اور حضرت امام شافعیؒ کے شیوخ میں سے تھے، فرمایا کہ ایک بزرگ سے میری ملاقات ہوئی، میں نے اُن کو یہ فرماتے سُنا کہ ہمیں یہ روایت پہنچی[1] ہے کہ بلاشبہ جو شخص رسُول اللہ کی

---

[1] عمدۃ الفقہ بحوالہ فتح وغیرہ

قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت تلاوت کرے:۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ اس کے بعد ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَا مُحَمَّدُ تو فرشتہ اس کو پکارے گا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ یا فلاں اور اس کی حاجتیں پوری کی جائیں گی۔

منسک الکبیر میں ہے کہ اولیٰ یہ ہے کہ آپؐ کا نام مبارک لینے کی بجائے تعظیم کے طور پر یوں کہے: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بہتر ہوگا اگر دونوں کو ملا کر اس طرح کہے:۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (مؤلف)

(۲۵) جب کبھی روضہ کے باہر سے گذرے، حسب موقع تھوڑا بہت ٹھہر کر سلام پڑھے اگرچہ مسجد سے باہر ہی ہو۔

(۲۶) مسجد شریف میں رہتے ہوئے حجرہ شریف کی طرف اور جب مسجد سے باہر ہو تو قبہ شریف جہاں سے نظر آتا ہو، بار بار اُن کو دیکھنا، اُن پر نظر جمائے رکھنا بھی افضل ہے اور ان شاء اللہ موجب ثواب۔ نہایت ذوق و شوق کے ساتھ چُپ چاپ والہانہ نظر جمائے رکھے۔

(۲۷) حضرت سہل بن عبداللہؓ سے روایت[1] ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر اسّی (۸۰) مرتبہ اس درود شریف کو پڑھے اس کے اسّی (۸۰) برس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ یہ بہت ہی مختصر درود شریف ہے اور اس کو جتنی

---

[1] طبرانی

زیادہ تعداد میں پڑھ سکیں پڑھیں۔ خاص کر مدینہ منورہ کے قیام کے دوران مسجد نبوی میں اس کو صبح و شام زیادہ سے زیادہ تعداد میں پڑھیں، یاد رہے کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ جو میری قبر کے پاس درود شریف بھیجتا ہے میں سن لیتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الزَّکِیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

(۲۸) حضرت رویفعؓ بن ثابت انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: میرا جو امتی مجھ پر صلوٰۃ بھیجے اور ساتھ ہی یہ دعا کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (طبرانی)

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

(اے اللہ تو ان کو یعنی حضرت محمدؐ کو قیامت کے دن اپنے خاص مقام قریب میں جگہ دیجیو)

جب بھی کوئی سا بھی درود شریف پڑھیں اوپر والی دعا کا اضافہ کر لیں (مؤلف) یا اس طرح پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

(۲۹) بہت سے حضرات دس ہزار درود شریف روزانہ پڑھ لیتے ہیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ ہزار سے کم نہ ہو اور اگر نہ ہو سکے تو پانچ سو پر اکتفا کرے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو سو سے کبھی کم نہ کرے، بعضوں نے تین سو کو پسند کیا تھا اور بعض حضرات نے دو سو بعد نماز صبح اور دو سو بعد نماز شام مقرر کیا ہے۔ سوتے وقت بھی کچھ درود شریف کا

وظیفہ مقرر کرلینا چاہئے۔

درود شریف سے باطن میں ایک نور پیدا ہوگا جس کے ذریعہ سے راستہ معلوم ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ فیض حاصل ہوگا۔
(جذب القلوب)

(۳۰) حدیث ہے کہ جمعہ کا دن سب دنوں سے افضل ہے تم اس دن کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو۔ تمہارا درود اس دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

(۳۱) جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن کثرت درود شریف افضل ہے اسی حکم میں دوشنبہ یعنی پیر بھی جمعہ کے ساتھ شریک ہے پیر اس لئے متبرک دن ہے کہ اس دن بندہ کے اعمال درگاہ رب العزت میں پیش کئے جاتے ہیں پیر کے دن بھی کثرت سے درود شریف پڑھو۔ (جذب القلوب)

(۳۲) جیسا کہ صفحہ ۸۲ حدیث ۴۴ میں لکھا ہے مسجد قبا میں دو رکعت نماز نفل کا ثواب عمرہ کے ثواب کی مانند ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے کہ رسول اللہ ہفتہ کے دن مسجد قبا میں تشریف لاتے تھے۔ جس دن بھی موقع ملے مسجد قبا میں نماز نفل ضرور پڑھیں اور سنت کی اتباع جس قدر ممکن ہو سکے تو ہفتہ کے دن مسجد قبا جائیں پہلے ۲ دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھیں اور پھر ۲ دو رکعت نماز اور پڑھیں۔

(۳۳) احد وہ پہاڑ ہے جس کے متعلق حضور نے فرمایا "ہم کو اس سے محبت ہے اور اس کو ہم سے محبت ہے"۔ اس پہاڑ کے دامن میں جنگ احد ہوئی تھی جس میں خود آنحضرت بھی سخت زخمی ہوئے اور تقریباً ستر (۷۰) جاں نثار صحابہ کرام شہید

ہوئے تھے جن میں آپؐ کے چچا حضرت حمزہؓ بھی تھے۔ کم از کم ایک دفعہ وہاں ضرور حاضری دیں۔ مُلّا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ جبلِ اُحد اور شہدائے اُحد دونوں کی زیارت کی مستقل نیت کریں اور مسنون طریقہ پر شہداءِ کرام کو پہلے سلام عرض کرکے اُن کے واسطے اور اُن کے ساتھ اپنے واسطے بھی اللہ تعالیٰ سے مغفرت و رحمت کی اور فلاح و رضا کی دعا کریں اور اللہ اور رسولؐ کیساتھ سچی وفاداری اور دین پر استقامت اللہ تعالیٰ سے یہاں خاص طور پر مانگیں۔ امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ بُدھ کو شہداءِ اُحد کی زیارت کرے۔ ویسے جس دن بھی موقع مِل جائے۔ ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ جو شخص شہداءِ اُحد کے اوپر سے گذرے اور اُن پر سلام بھیجے تو یہ لوگ قیامت تک اُس پر سلام بھیجتے رہیں گے۔ (فضائلِ حج)

(۳۴) امام غزالیؒ لکھتے ہیں: مستحب یہ ہے کہ روزانہ حضورؐ پر سلام پڑھنے کے بعد بقیع کی زیارت کو حاضر ہوا کرے۔ اگر روزانہ نہ جا سکے تو خاص طرح سے جمعہ کے دن ضرور جائے۔

(۳۵) مدینہ کے قیام کے آداب میں سے ایک ادب یہ ہے کہ وہاں کے باشندے ادنیٰ ہوں یا اعلیٰ، سب کو نظرِ عزت سے دیکھے۔ اہلِ مدینہ کو اگر کسی معاصی یا بدعت میں دیکھے تو ان کی عیب جوئی نہ کرے، نہ ان کو حقیر سمجھے اس لئے کہ وہ دیارِ محبوبؐ کے رہنے والے ہیں اور اس دربارِ عالی سے تعلق رکھتے ہیں اگر اہلِ مدینہ سے اپنے مزاج کے مخالف کوئی بات پاویں تو بھی اس پر مواخذہ نہ کریں، جہاں تک ہو سکے معاف کر دیں۔ حدیث ہے کہ جو شخص انکی حرمت

---

[۱] فضائلِ حج

کی حفاظت کرے گا، میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں گا۔ دوسری حدیث یہ ہے کہ اے اللہ جو شخص میرے اور میرے اہلِ شہر کے ساتھ برائی کا خیال کرے، اس کو جلد ہلاک کر دے، ایک اور حدیث[1] ہے کہ جو شخص اہلِ مدینہ کو ڈرائے، اس کو اللہ ڈراتا ہے اور اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(۳۶) حضورؐ نے مدینہ منورہ کو یثرب کے نام سے پکارنے کو منع کیا ہے یا تو اس لئے کہ یہ جاہلیت کا نام ہے یا اس لئے کہ اس کے معنی ہلاک و فساد کے ہیں یا یہ کہ یثرب ایک بُت کا نام تھا اور اسی کے نام پر شہر کا نام رکھا گیا تھا یا اِس لئے کہ یثرب ایک ظالم شخص کا نام تھا۔ امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں ایک حدیث[2] لکھی ہے کہ جو کوئی ایک بار یثرب کہے اس کو چاہئے کہ دس بار مدینہ کہے تاکہ تدارک اور تلافی ہو۔ حضرت عیسیٰ بن دینار مالکیؒ لکھتے ہیں کہ جو مدینہ کو یثرب کہے اس پر ایک خطا لکھی جاتی ہے۔ یہاں یہ اس لئے لکھا ہے کہ اُردو میں بعض نعت ایسی ہیں جس میں لفظ یثرب استعمال کیا گیا ہے اس سے احتیاط برتیں۔

(۳۷) آخر میں آپ سے بڑی عاجزی اور ایمانی اخوت کا واسطہ دے کر عرض کروں گا کہ خواہ اس پہلی حاضری میں اور خواہ اس کے بعد کسی حاضری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سیاہ کار امتی کی طرف سے بھی عرض کر دیں کہ:-

---

[1] نسائی [2] فضائلِ حج

"اے ربُّ العالمین کے حبیبؐ! اے رحمتِ عالم!! آپ کے ایک سیاہ کار اور نابکار اُمتی محمد معین الدین احمد نے بھی سلام عرض کیا ہے، وہ اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے، اپنے بیوی بچوں کیلئے اور حضورؐ پر ایمان لانے والے اپنے سب محسنوں اور محبّوں کے لئے حضورؐ سے مغفرت کی دُعا اور شفاعت کا طلبگار اور اُمّیدوار ہے۔ اسے یقین ہے کہ آپ کی شفاعت اور عنایت سے اِس کا بیڑا پار ہو جائے گا۔ حضورؐ سے اِس کی یہ بھی استدعا ہے کہ حضورؐ والا اپنے رب سے دُعا فرمائیں کہ مرتے دم تک اس کو ایمانی عہد پر قائم رہنے کی توفیق ملے۔ اور دین کی خدمت و نصرت کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا ہو۔"

بہت ہی مہربانی ہوگی، اگر اس کتاب کو ہاتھ میں لے کر اوپر لکھے ہوئے الفاظ جالی کے سامنے پڑھ دیں۔

(۳۸) جب ارادہ وطن کی واپسی کی جانب ہو تو مسجد نبویؐ میں دو رکعت نماز نفل الوداعی پڑھے پھر دین و دنیا کی حاجات کے لئے اور حج و زیارت کے مقبول ہونے کی اور گھر خیریت کے ساتھ پہنچنے کی دُعا مانگے اور یوں عرض کرے۔

"اے اللہ! آپ نبیؐ اور حرم نبویؐ کی اس زیارت کو آخری نہ کرنا، بلکہ میرے لئے دوبارہ آنا اور ٹھہرنا آسان فرما۔ ان کی حضوری میں

اور میرے لئے سلامتی اور عافیت دین و دنیا کی مقدر فرما اور میں اپنے گھر عافیت کے ساتھ جاؤں۔ اجر و ثواب یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن مقدر فرما دیجئے میرے لئے۔ آمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن"۔

اس وقت جس قدر رنج و غم کا اظہار ہو سکے کرے اور آنسو نکلنے کی کوشش کرے اس وقت آنسوؤں کا نکلنا اور قلب کے اوپر رنج کا غلبہ ہونا قبولیت کی علامت ہے۔

(۳۹) رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں عربی کے چند اشعار لکھ رہا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ چند منظوم دعائیں ہیں۔ اگر آپ میں سے کسی کو شوق ہو تو اس کو ترجمہ کے ساتھ یاد کرلیں اور روضۂ اقدس ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھیں، یقین ہے کہ ایک خاص لطف محسوس کریں گے:

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ	اے جمال والے اور انسانیت کے سردار
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرِ	آپ کے روشن چہرہ کے طفیل بالتحقیق چاند منور ہوتا ہے
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ	نہیں ہے ممکن آپ کی تعریف بیان کرنا جیسا کہ آپکا حق ہے
بَعْدَ اَزْ خُدَا بُزُرْگ تُوئِی قِصَّہ مُخْتَصَرْ	مختصر قصہ یہ ہے کہ بعد از خدائے بزرگ برتر آپ ہی کا مقام ہے
وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ	اور آپ سے زیادہ انتہائی حسن والا میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ	اور آپ سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے کسی کو نہیں جنا
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ	آپ جمیع عیوب سے مبرّا اور منزہ پیدا کئے گئے
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ	گویا اس طرح پیدا ہوئے جیسا کہ آپ نے اپنے پیدا ہونے کو چاہا

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ	آپ بلندیوں پر پہنچ گئے اپنے کمالات کی وجہ سے
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ	مکشوف ہو گئے اندھیرے آپ کے جمال کی وجہ سے
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ	اور آپ کے تو جمیع خصائل ہی حسین ہیں
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ	صلوٰة ہو آپ پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر

۵

یَا مَنْ یُّجِیْبُ دُعَاءَ الْمُضْطَرِ فِیْ ظُلَمٍ	اے وہ پاک ذات جو مضطر کی اندھیریوں کی دعائیں قبول کرتا ہے
یَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰی مَعَ السَّقَمِ	اے وہ پاک ذات جو مضرتوں کو بلاؤں کو بیماریوں کو زائل کرنیوالا ہے
شَفِّعْ نَبِیَّکَ فِیْ ذُلِّیْ وَ مَسْکَنَتِیْ	اپنے نبی صلی اللہ علیہ کی شفاعت میری ذلت اور عاجزی میں قبول فرمائیے
وَاسْتُرْ فَاِنَّکَ ذُوْ فَضْلٍ وَّ ذُوْ کَرَمٍ	اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما بیشک تو احسان اور کرم والا ہے
وَاغْفِرْ ذُنُوْبِیْ وَسَامِحْنِیْ بِھَا کَرَمًا	میرے گناہوں کو معاف فرما اور ان سے مسامحت فرما
تَفَضُّلًا وَّ مِنْکَ یَا ذَا الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ	اپنے کرم اور احسان کی وجہ سے اے احسان والے اور اے نعمتوں والے

اِنْ لَّمْ تُغِثْنِیْ بِعَفْوٍ مِّنْکَ یَا اَمَلِیْ	اے میری امید گاہ اگر تو اپنے عفو سے میری مدد نہیں فرمائیگا تو مجھے کتنی
وَا خَجْلَتِیْ وَ احَیَائِیْ مِنْکَ وَ انْدَمِیْ	خجالت ہو گی کتنی تجھ سے شرم آئے گی اور کتنی ندامت ہو گی

یَا رَبِّ صَلِّ عَلَی الْھَادِی الْبَشِیْرِ وَ مَنْ	اے میرے رب درود بھیج ہادی بشیر پر اور اس ذات پر
لَہُ الشَّفَاعَۃُ فِی الْعَاصِیْ اَخِی النَّدَمِ	جس کے لئے شفاعت کا حق ہے گنہگار اور ندامت والے کے حق میں
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَی الْمُخْتَارِ مِنْ مُّضَرٍ	اے میرے رب درود بھیج اس شخص پر جو قبیلہ مضر میں سب سے زیادہ
اَزْکَی الْخَلَائِقِ مِنْ عَرَبٍ وَّ مِنْ عَجَمٍ	برگزیدہ اور جو ساری مخلوق میں عرب کی ہو یا عجم کی سب سے افضل ہے

يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى خَيْرِ الْاَنَامِ وَمَنْ — اے رب درود بھیجیے اس شخص پر جو ساری دنیا سے افضل اور اس شخص پر جو تمام قبائل کا سردار

سَادَ الْقَبَائِلَ فِي الْاَنْسَابِ وَالشِّيَمِ — نسب کے اعتبار سے بھی اور اخلاق کے اعتبار سے بھی

صَلّٰى عَلَيْهِ الَّذِيْ اَعْطَاهُ مَنْزِلَةً — جس پاک ذات نے اسکو خصوصی مرتبہ قرب عطا فرمایا وہی اسپر درود بھی بھیجے

عُلْيَاءَ اِذْ كَانَ حَقًّا اَفْضَلَ الْاُمَمِ — بیشک وہ اس درجہ کا مستحق ہے اور ساری مخلوق سے افضل

صَلّٰى عَلَيْهِ الَّذِيْ اَعْلَاهُ مَرْتَبَةً — وہی پاک ذات اس پر درود بھیجے جس نے اسکو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ — پھر اسکو اپنا محبوب بنانے کیلئے چھانٹا ہے پاک ذات نے جو مخلوق کو پیدا کرنیوالی ہے

صَلّٰى عَلَيْهِ صَلٰوةً لَا انْقِطَاعَ لَهَا — اس کا مولیٰ اس پر ایسا درود بھیجے جو کبھی ختم ہونے والا نہ ہو

مَوْلَاهُ ثُمَّ عَلٰى صَحْبٍ وَّذِيْ رَحِمٍ — اس کے بعد اسکے صحابہ پر درود بھیجے اور اسکے رشتہ داروں پر

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

دُعَا بارگاہِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے — امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے — پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے — اس دین میں خود تفرقہ اب آکے پڑا ہے

جس دین نے غیروں کے دِل آکے ملائے — اس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جُدا ہے

جو دین کہ ہمدردِ بنی نوعِ بشر تھا — اب جنگ و جدل چار طرف اسمیں بپا ہے

ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مِٹ جائے نہ آخر — مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے

فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں ۔ بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دُعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے

(حالیؔ)

وداعی سلام

اے غریبوں کے سہارے اَلسَّلَامُ ۔ اُمتِ بیکس کے پیارے اَلسَّلَامُ
عرش کی معراج والے اَلسَّلَامُ ۔ بیکسوں کی لاج والے اَلسَّلَامُ
اپنے رب سے کیجئے مولیٰ دُعا ۔ عرش سے ہو بارشِ لطف و عطا
ختم ہو دنیا سے ہر ظلم و جفا ۔ رحم فرمائے زمانہ پر خُدا

اَلسَّلَامُ اے سرورِ دُنیا و دین
اَلسَّلَامُ اے رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْن

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ❊ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ط

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ط

حدیثیں / دُعائیں

۱۔ حضرت ابی امامہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو کبھی ضروری حاجت یا ظالم بادشاہ یا مرض شدید نے حج سے نہیں روکا اور اس نے حج نہیں کیا اور مر گیا تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔ (رواہ الدارمی)

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عُمرہ دوسرے عُمرہ تک اُن گناہوں کا کفارہ ہے جو ان کے درمیان سرزد ہوں۔ (بخاری ومسلم)

۳۔ حضرت ابن مسعودؓ اور جابرؓ سے مرفوع روایت ہے کہ پے در پے حج اور عمرہ کرو کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دھوتے ہیں جیسا کہ آگ کی بھٹی لوہا سونا اور چاندی کے میل کو دُور کرتی ہے۔ (ترمذی ونسائی)

۴۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ بوڑھے آدمی اور بچے اور ضعیف اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ کرنا ہے۔ (بخاری اور ابن ماجہ)

۵۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے محض اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے لئے حج کیا اور جماع اور اس کے تذکرے اور فسق یعنی ہر قسم کے گناہوں کے کاموں سے محفوظ رہا تو وہ حج سے ایسا پاک ہو کر واپس ہوتا ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن تھا۔ (بخاری ومُسلم)

۶۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حج کی نیکی لوگوں کو کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ حج کی نیکی کھانا کھلانا اور لوگوں کو کثرت سے سلام کرنا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جب حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ نیکی والے حج

کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں تو صحابہؓ نے دریافت فرمایا کہ حضورؐ نیکی والا حج کیا ہے؟ تو حضورؐ نے فرمایا کہ کھانا کھلانا اور سلام کثرت سے کرنا۔ (فضائلِ حج)

۷۔ حجِ مبرور یہ ہے کہ جس حاجی نے نہ تو کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہو اور نہ کوئی جنایت و ممنوعاتِ احرام کا مرتکب ہوا ہو۔ حج کرنے کے بعد دنیا سے بے رغبتی ہو جائے اور آخرت کی طرف رغبت پیدا ہو جائے اور بعض کا قول ہے کہ حج مقبول کا نام حج مبرور ہے۔ اور حج مقبول کی علامت یہ ہے کہ حج کرنے کے بعد حاجی نیکیوں کے کرنے اور برائیوں سے بچنے میں اس حالت سے بہتر حالت کی طرف لوٹ آئے جس پر وہ حج سے پہلے تھا۔ (احیات۔ عمدۃ الفقہ)

۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوع روایتؓ ہے کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے وفود (مہمان) ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کریں تو ان کو دیا جاتا ہے اور کوئی دعا کریں تو قبول کی جاتی ہے اور اگر خرچ کریں تو اس کا بدل دیا جاتا ہے۔ اور حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا حاجی کی اللہ تعالیٰ کے یہاں مغفرت ہے جس کے لئے حاجی ماہ ذی الحج اور محرم اور صفر اور ۲۰ ربیع الاول تک یا اس سے زیادہ مغفرت کی دعا کرے اس کی بھی مغفرت ہے یعنی اگر وطن واپس آنے میں اتنی تاخیر ہو جائے تو اس کے اپنے وطن واپس آنے تک اس کی دعا مقبول ہے۔ (عمدۃ الفقہ)

۹۔ حج کے سامان اور زادِ راہ میں کنجوسی نہ کرو۔ جو صاحب وسعت ہیں ان کو تنگدستی

ؔ ابن ماجہ

نہ کرنی چاہیے۔ جو روپیہ حج میں خرچ ہوتا ہے اُس کا ثواب سات سوگنا یا اس سے بھی زیادہ ملتا ہے۔ (معلم الحجاج)

۱۰۔ رمضان المبارک کے ایک عمرہ کا حج کے برابر ثواب ہوتا ہے۔ بلکہ ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا کہ جو حاجی سوار ہو کر حج کرتا ہے اس کی سواری کے ہر قدم پر ستّر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو پیدل حج کرتا ہے اس کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ حرم کی نیکیاں کتنی ہوتی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ (معلم الحجاج)

۱۲۔ حضرت ابو سعیدؓ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو میں نے بدن کی صحت اور رزق میں فراخی دی اور ہر چار سال میں اس نے میرے پاس حاضری نہ دی تو وہ محروم ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مالداروں کو حج نفل بھی کثرت سے کرنا چاہیے بشرطیکہ دوسرے فرائض میں کوتاہی نہ ہو۔ (معلم الحجاج از جمع الفوائد)

۱۳۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے ایک حج کیا اس نے فریضہ ادا کیا اور جس نے دوسرا حج کیا اُس نے اللہ کو قرض دیا اور جو تین حج کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی کھال کو اس کے مال کو آگ پر حرام کر دیتے ہیں۔ (معلم الحجاج)

۱۴۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے جو شخص اپنے والدین کی طرف سے ان کے انتقال کے بعد حج کرے، اس کے لئے جہنم کی آگ سے خلاصی ہے اور والدین کے لئے

پورا حج لکھا جاتا ہے، اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ (فضائلِ حج بحوالہ کنز)

۱۵۔ حدیث شریف میں ہے[1] کہ جو شخص حج یا عمرہ کے لئے نکلے اور راستہ میں مرجائے تو نہ اس کی عدالتِ قیامت میں پیشی ہوگی اور نہ حساب کتاب ہوگا اور اسکو کہہ دیا جائے گا کہ جنت میں داخل ہوجا۔

۱۶۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ انبیاءؑ جس وقت حرم میں داخل ہوتے تھے تو ننگے پاؤں اور پیدل چلتے تھے اور طواف اور دیگر مناسک اسی طرح ادا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

۱۷۔ حدیث ہے کہ جس نے ایک ساعت مکہ مکرمہ کی گرمی کو برداشت کیا تو اس سے جہنم سو[1] سال دُور ہوجائے گی۔ (البحر العمیق)

۱۸۔ حدیث ہے کہ جو شخص مکہ مکرمہ میں ایک دن بیمار ہوا تو مکہ کے علاوہ دوسری جگہ کی ساٹھ سال کی عبادت کے برابر صالح عمل لکھا جائے گا۔ (البحر العمیق)

۱۹۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص پچاس طواف کرے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے بچہ پیدا ہوتے وقت۔ (الجامع اللطیف)

۲۰۔ طواف کی بہت فضیلت ہے اور حدیثوں میں بہت ترغیب دلائی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت[2] کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بیت اللہ پر ہر روز ۱۲۰ رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے ہیں، چالیس نماز پڑھنے والوں کے لئے ہیں، اور بیس بیت اللہ

---

[1] ترغیب، فضائلِ حج [2] کنز، فضائلِ حج

کو دیکھنے والوں کے لئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ ایک قدم اٹھا کر دوسرا قدم نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی ایک خطا کو معاف فرما دیتے ہیں۔ اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ اور ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں پس مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے جس قدر ہو سکے طواف کرتے رہو یہ نعمت ہمیشہ میسّر نہیں ہوگی۔ اکثر اوقات حرم شریف میں گذارو اور بیت اللہ کو دیکھتے رہو کہ یہ بھی ایک عبادت ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ خانہ کعبہ کی طرف ایک ساعت دیکھنا نیکی (ثواب) کے کئی گنا ہونے کے اعتبار سے ایک سال کی عبادت کے مانند ہے۔ (فضائلِ حج)

۲۱۔ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اور مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار کے برابر[1] ہے۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک دن کا روزہ مکّہ سے باہر ایک لاکھ روزوں کے برابر ہے اور وہاں کی ہر نیکی باہر کی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔ (اتحاف)

۲۲۔ اعمال کا ثواب نیتوں پر ہے۔ حدیث ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مالدار صرف سیر و سیاحت اور تفریح کے لئے حج کریں گے۔ متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کے لئے، فقراء سوال کرنے کے لئے اور قراء و علماء نام و نمود کے لئے (اتحاف)

۲۳۔ حضور اقدس کا ارشاد ہے کہ میرے گھر یعنی میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔ (بخاری و مسلم)

[1] ابن ماجہ

۲۴- آنحضورؐ کا ارشاد ہے کہ مسجد قبا میں دو رکعت نماز نفل کا ثواب عمرہ کے ثواب کی مانند ہے۔ (ترمذی)

۲۵- حضور انورؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں اس طرح پڑھے کہ اس کی ایک نماز بھی اس مسجد سے فوت نہ ہو تو اس کے لئے آگ اور دیگر عذاب جہنم سے برأت لکھی جاتی ہے اور وہ شخص نفاق سے بری ہے۔

۲۶- اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتوں اور عنایتوں کے حاصل کرنے اور خود رسول اللہؐ کے قُربِ روحانی کی برکات سے بہرہ ور ہونے کا خاص الخاص وسیلہ درود شریف ہے۔ اس کے متعلق متعدد حدیثیں ہیں یہاں صرف تین حدیثیں لکھ رہا ہوں:

(۱) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک صلوٰۃ بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس صلوات بھیجتا ہے اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دئے جاتے ہیں (نسائی)

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: قیامت کے دن قریب ترین اور مجھ پر زیادہ حق رکھنے والا وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ صلوٰۃ بھیجنے والا ہوگا۔ (ترمذی)

(۳) حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ آپؐ پر زیادہ درود بھیجا کروں۔ آپؐ مجھے بتا دیجئے کہ اپنی دعاؤں میں سے کتنا حصہ آپؐ پر صلوٰۃ کے لئے مخصوص کر دوں؟ (یعنی اپنی دعا کرنے میں جو وقت صرف کرتا ہوں اس میں سے کتنا آپؐ پر صلوٰۃ کے لئے مخصوص کر دوں) آپؐ نے فرمایا جتنا چاہو ـــــ میں نے عرض کیا کہ میں

ـــــ بہ روایت امام احمدؒ و طبرانی عن انسؓ (فضائل حج)

اس وقت کا چوتھا حصّہ آپؐ پر صلوٰۃ کے لئے مخصوص کردوں گا آپؐ نے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کردو گے تو تمہارے لئے بہتر ہی ہوگا میں نے عرض کیا تو پھر آدھا حصّہ وقت اس کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا جتنا تم چاہو کردو اور اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے ہی بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں اس میں سے بھی دو تہائی وقت آپؐ پر صلوٰۃ کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا جتنا چاہو کردو اور اگر زیادہ کردو گے تو تمہارے لئے خیر ہی کا باعث ہوگا۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں اپنی دعا کا سارا وقت آپؐ پر صلوٰۃ کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری ساری فکروں اور ضرورتوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کی جائے گی۔ (یعنی تمہاری ساری دینی اور دنیوی مہمات غیب سے انجام پائیں گی) اور تمہارے گناہ و قصور ختم کر دئے جائیں گے۔ (ترمذی)

(۲۷) صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب تم مؤذن کو سنو تو پس کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو، اس لئے کہ جس نے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو پس بیشک وہ جنت میں ایک درجہ ہے اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کے لئے وہ لائق ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ جس نے میرے لئے وسیلہ مانگا، میری شفاعت اس پر واجب ہوگئی (وسیلہ اذان کے بعد کی دعا میں ہے۔ دیکھیں صفحہ ۵۱ سلسلہ ۱۱۱ اور ہر اذان کے بعد پڑھیں)

(۲۸) حضرت ابو سعید خدریؓ سے حدیث[1] منقول ہے کہ جو کوئی مسجد کے راستہ میں اس دعا کو پڑھے تو اس کے اوپر ستر ہزار فرشتے مقرر کئے جاتے ہیں جو خاص اسی کے لئے استغفار کرتے ہیں اور ربّ العزت جلّ جلالہٗ اس کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اس دعا کو معنی اور مفہوم کے ساتھ خوب سمجھ کر یاد کرلو۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا حَسْبِیَ اللّٰهُ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا اِلَیْكَ فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ بَطَرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا اَشَرًا وَّلَا سُمْعَةً، خَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، اَسْئَلُكَ اَنْ تُبْعِدَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ، اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کوئی قوت نہیں ہے، اے پروردگار مجھے خیر و خوبی کے ساتھ داخل فرما اور مجھ کو (یہاں سے) خیر و خوبی کے ساتھ رخصت کر اور مجھ کو اپنے فضل و کرم سے ایسا غلبہ عطا فرما جو (دین و دنیا میں) میرا مددگار ہو، میرے لئے اللہ کافی ہے میں اللہ پر ایمان لایا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ کوئی بھی طاقت و قوت اللہ کی مدد کے بغیر میسر نہیں الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں سائلوں کے حق کے طفیل اور میری اس راہ پر چلنے کے طفیل میں نام و نمود کے لئے نہیں نکلا بلکہ تیرے غضب سے بچنے اور تیری رضا اور خوشنودی کی طلب اور جستجو میں نکلا ہوں۔ تیرے سے یہی سوال ہے کہ مجھے جہنم کی آگ سے دور کردے اور میرے تمام گناہوں کی مغفرت فرمادے تیرے سوا کون گناہوں کی مغفرت کرسکتا ہے۔

---

[1] جذب القلوب

(۲۹) نفل نمازوں میں اور خاص کر حرمین شریفین میں سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد یہ دعا ضرور پڑھیں۔ پہلی دعا حضرت ابوہریرہؓ سے اور دوسری حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ سجدہ میں کبھی کبھی یہ پڑھتے تھے:۔

(۱) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ (مسلم)

(اے اللہ تو میرے تمام گناہ چھوٹے بڑے اگلے پچھلے ظاہر اور پوشیدہ سب معاف کر دے)

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ

(اے اللہ میں تیری ناراضی سے تیری رضامندی کی پناہ لیتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ لیتا ہوں اور تیری پکڑ سے بس تیری ہی پناہ لیتا ہوں میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا (بس یہی کہہ سکتا ہوں) تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف کی ہے اور اپنی ذات اقدس کے بارے میں بتلایا ہے۔ (مسلم)

بہتر یہ رہے گا کہ پہلے سجدہ میں پہلی اور دوسرے سجدہ میں دُوسری دُعا پڑھیں۔ (مؤلف)

(۳) اگر اوپر والی دونوں دعائیں مشکل نظر آئیں اور یاد نہ ہوسکیں تو ہر نماز میں ہر سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد تین مرتبہ یہ دعا مانگیں: یَا رَبِّ اغْفِرْلِیْ، اے میرے رب تو میری مغفرت فرما۔ (مسلم)

نوٹ: یہ خیال رہے کہ جو دعا سجدہ میں مانگی جائے اس کی سب سے زیادہ فضیلت اور قبولیت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے

فرمایا کہ سجدہ میں دعا کی خوب کوشش کرو۔ سجدہ کی دعا خاص طرح سے اسکی مستحق ہے کہ قبول کی جائے۔ (مسلم)

(۳۰) (۱) دونوں سجدوں کے درمیان پوری طرح بیٹھنا واجباتِ نماز میں سے ہے۔ بہت سے لوگ پہلے سجدہ سے اٹھنے کے بعد پوری طرح بیٹھے بغیر دوسرے سجدہ میں چلے جاتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن شبلؓ سے روایت ہے: "رسول اللہؐ نے منع فرمایا کوّے کی طرح ٹھونگ مارنے سے" سنت اور نفل نمازوں میں دونوں سجدوں کے درمیان جب بیٹھیں تو یہ دعا پڑھیں۔ اس طرح پوری طرح بیٹھنا بھی ہو جائے گا اور ساتھ ہی ساتھ ایک سنت پر عمل کرنے اور ایک بہت ہی اعلیٰ دعا مانگنے کا شرف بھی حاصل ہو جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ۔

اے اللہ! تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر اور مجھے عافیت عطا فرما۔

(۲) اگر موقع ہو تو فرض نمازوں میں بھی اوپر والی دعا پڑھے ورنہ کم از کم اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ضرور پڑھے۔

(۳۱) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے[۲] کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو مسلمان بندہ صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ پر اس شخص کا حق ہے کہ وہ اسے قیامت کے دن راضی اور خوش کر دے۔

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) نَبِیًّا

(میں نے اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمدؐ کو نبی تسلیم کیا اور اس پر راضی ہوں)

---

[۱] ابوداؤد، نسائی، الدارمی [۲] ترمذی

۳۲۔ حضرت ابان بن عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ہر دن کی صبح اور رات کی شام کو تین دفعہ یہ پڑھ لیا کرے اسے کوئی مضرت نہیں پہنچے گی اور وہ کسی حادثہ سے دوچار نہیں ہوگا۔[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین و آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سب سننے اور جاننے والا ہے۔

۳۳۔ حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص صبح و شام سات (۷) مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت کے ہر غم کے لئے کافی ہو جائیں گے۔ (حصن حصین)

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(اللہ میرے لئے کافی ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اُسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے)

۳۴۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص سونے کے لئے بستر پر لیٹتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح توبہ و استغفار کرے تو اس کے سب گناہ بخش دئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ درختوں کے پتوں اور مشہور ریگستان عالج کے ذرّوں اور دنیا کے دنوں کی طرح بیشمار ہوں۔ (ترمذی)

[1] ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ط

(میں مغفرت چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ حیّ و قیّوم ہے یعنی ہمیشہ زندہ رہنے والا اور سب کا کارساز ہے اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں)

۳۵۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا دو کلمات زبان پر بہت ہلکے ہیں: میزان (تول) میں بہت بھاری ہیں اور خداوند مہربان کو بہت پیارے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ [1]

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ ط

(پاک ہے اللہ اور اس کے لئے حمد ہے، پاک ہے اللہ جو عظمت والا ہے)

۳۶۔ فجر و مغرب کی نماز کے بعد (بات کرنے سے پہلے) جو شخص اس دعا کو سات مرتبہ پڑھے۔ اگر اس دن یا رات میں مرجائے تو دوزخ سے محفوظ رہے گا۔ (مُسلم۔ ابوداؤد)

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ

(اے اللہ مجھ کو دوزخ سے پناہ دے)

(۳۷) جو کوئی صبح تین مرتبہ یہ دعا پڑھے [2] تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستّر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے۔ جو اس کے واسطے شام تک بخشش کی دعا کرتے ہیں اور شام کو پڑھنے والے کے لئے صبح تک دعا کرتے ہیں۔ پھر اگر وہ اس دن یا رات میں مرجائے تو شہید مرتا ہے۔ پہلے تین مرتبہ تعوّذ پڑھے۔

---

[1] بخاری و مسلم [2] ترمذی

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

(میں پناہ چاہتا ہوں اللہ سننے والے اور جاننے والے کی شیطان مردود سے)

پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے بعد ایک دفعہ سورۂ حشر کی یہ آخری آیتیں پڑھے:۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○

(القرآن)

وہ اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا جاننے والا ہے۔ وہ بڑا مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ وہ ہی وہ اللہ ہے جسکے سوا کوئی لائق پرستش نہیں وہ ہی (تمام جہان) کا بادشاہ ہے، بہت پاک ذات ہے، بے عیب ہے، امن دینے والا ہے (سب کا) نگہبان ہے، سب پر غالب ہے، زبردست ہے، بڑائی کا مالک ہے، مشرکوں کے شرک سے پاک ہے، وہی اللہ (سب کا) پیدا کرنیوالا ہے (ہر چیز کا) موجد ہے (ہر چیز کو) صورت دینے والا ہے، اسی کیلئے (سارے) اچھے نام ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں جو چیز بھی ہے وہ اسکی پاکی بیان کرتی ہے، اور وہ ہی (سب پر) غالب اور حکمت والا ہے۔ (اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں)

ف: سورۂ حشر کی ان تین مذکورہ بالا آیتوں کو تعوّذ (مذکور) کے ساتھ پڑھنے کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے، اس کی پابندی ضرور کرنی چاہئے۔

۳۸۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان عرفہ کے دن بعد زوال میدانِ عرفات

میں قبلہ رُو ہو کر یہ پڑھے :۔

(ا) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ ۱۰۰ مرتبہ

(ب) قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (پوری سورۃ) ۱۰۰ مرتبہ

(ج) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّعَلَیْنَا مَعَھُمْ ۱۰۰ مرتبہ

تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا : اے میرے فرشتو! اس بندے کی کیا جزاء ہے جس نے میری تسبیح و تحلیل، تکبیر و تعظیم، تعریف و ثناء کی اور میرے رسولؐ پر درود بھیجا۔ اے فرشتو تم گواہ رہو میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت قبول کی اور اگر وہ اہلِ عرفات کے لئے شفاعت کرتا تو بھی قبول کرتا۔ (درمنثور)

حزب اعظم میں حدیث مذکور کی تین دعاؤں کے ساتھ مندرجہ ذیل کا اضافہ ہے :۔

(ا) کلمہ سوم: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۱۰۰ مرتبہ

(ب) استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۱۰۰ مرتبہ

۳۹۔ صلوٰۃ التسبیح یعنی دعائے مغفرت :۔

اِس نماز کے پڑھنے سے بے انتہا ثواب ملتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو یہ نماز سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ اس کے پڑھنے سے تمہارے اگلے پچھلے، نئے پُرانے، چھوٹے بڑے سب گناہ معاف ہو جائینگے اور فرمایا تھا کہ اگر ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھا کرو، اور اگر روز نہ ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ پڑھ لو۔ اگر ہفتہ میں نہ ہو سکے تو ہر مہینہ پڑھ لیا کرو اور اگر مہینہ میں

[1] مشکوٰۃ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی۔ ترمذی)

نہ ہو سکے تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کرو۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لو اس میں یہ تسبیح پڑھی جاتی ہے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نیت کیجئے اور اس طرح پڑھئے۔

ثنار کے بعد ـــــــ تسبیحات ـــــــ ۱۵ مرتبہ

فاتحہ اور سورۃ کے بعد ـــــــ ″ ـــــــ ۱۰ مرتبہ

رکوع کی تسبیحات کے بعد ـــــــ ″ ـــــــ ۱۰ مرتبہ

رکوع سے اٹھ کر تسبیح اور تحمید کے بعد قومہ میں ـــــــ ″ ـــــــ ۱۰ مرتبہ

پہلے سجدہ کی تسبیحات کے بعد ـــــــ ″ ـــــــ ۱۰ مرتبہ

جلسہ میں یعنی دونوں سجدوں کے درمیان ـــــــ ″ ـــــــ ۱۰ مرتبہ

دوسرے سجدہ میں تسبیحات کے بعد ـــــــ ″ ـــــــ ۱۰ مرتبہ

دوسری رکعت میں فاتحہ سے پہلے ـــــــ ″ ـــــــ ۱۵ مرتبہ

قرأت کے بعد ـــــــ ″ ـــــــ ۱۰ مرتبہ

رکوع میں ـــــــ ″ ـــــــ ۱۰ مرتبہ

قومہ میں ـــــــ ″ ـــــــ ۱۰ مرتبہ

دونوں سجدوں میں ـــــــ ″ ـــــــ ۱۰ مرتبہ اور ۱۰ مرتبہ

سجدوں کے درمیانی جلسہ میں ـــــــ ″ ـــــــ ۱۰ مرتبہ

اسی طرح تیسری اور چوتھی رکعت میں پڑھیئے۔ ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ اور تمام رکعتوں میں ۳۰۰ بار تسبیحات ہوئیں۔ اگر کوئی تسبیح کسی جگہ پڑھنا بھول گیا تو

دوسرے نزدیک کے رکن میں وہ باقی تعداد پوری کرے یعنی قیام میں بھول گیا تو رکوع میں بیس مرتبہ پڑھ لے اور رکوع میں بھول گیا تو (تومہ میں نہ پڑھے) سجدہ میں پڑھ لے اور اگر قومہ میں بھول گیا تو بھی سجدہ میں (جلسہ میں نہیں) اور جلسہ کی بھی سجدہ میں پڑھے۔ اسی طرح اگر کسی جگہ تسبیح زیادہ پڑھی گئی تو اس کے قریبی رکن میں کمی کرے۔

سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَار

۴۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ، وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ، فَاغْفِرْلِیْ، فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ: الٰہی تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور میں تیرے عہد (و پیمان) اور تیرے وعدہ پر اپنی استطاعت کے بقدر قائم ہوں، میں تجھ سے اپنے کئے (کاموں کے) شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیری جو نعمتیں مجھ پر ہیں اُن کا میں تیرے سامنے اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں پس تو میرے گناہ بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا کوئی گناہ بخش نہیں سکتا۔ (ف) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اس استغفار کو ایک مرتبہ دن میں یا رات میں یقینِ کامل کے ساتھ پڑھ لے گا اگر وہ دن یا رات میں وفات پا جائے تو وہ ضرور جنّتی ہوگا۔ (بخاری)

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ۔ وَهُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (آمین)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

کلمہ کا بیان

جن الفاظ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کو ادا کیا گیا ہے ان کے مجموعہ کو شرع شریف میں کلمہ کہتے ہیں۔ کلمہ میں چار فرض ہیں (۱) زبان سے کہنا (۲) معنی سمجھنا (۳) اعتبار اور تصدیق دل سے کرنا (۴) اس پر ثابت قدم رہنا یہاں تک کہ موت آجائے۔ کلمہ چھ ہیں اور ان میں چار یہ ہیں۔

(۱) **کلمۂ طیّب**: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

(۲) **کلمۂ شہادت**: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں اِس کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں اِس کی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اسکے بندے اور رسول ہیں

(۳) **کلمۂ تمجید**: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک (بے عیب) ہے اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا ہے اور گناہ سے بچنے اور بندگی کی طاقت نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو بزرگ و برتر ہے۔

(۴) **کلمۂ توحید**: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

(عمدۃ الفقہ)

یہ کتاب بلامعاوضہ ہے. خیال رکھیں کہ کتاب ضائع نہ ہونے پائے اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے فائدہ اُٹھاسکیں۔

جب آپ عُمرہ یا حج ادا کرلیں تو اس کتاب کو حجازِ مقدّس میں کسی ضرورت مند کو دیں یا اِس کو پاکستان واپس لیکر آئیں اور دوسرے عازمین حج کو دیں تاکہ وہ بھی اِس سے فائدہ اُٹھا سکیں ۔ اِس کے عَلاوہ اِس کتاب کے مُتعلق زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بتلائیں تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی معلوم ہو کہ یہ کیا ہے اور کتنی فائدہ مند ہے ، اِس طرح وہ بھی اسے حاصل کریں اور آپ کی طرح وہ بھی اس کی مدد سے صحیح طرح سے حج ادا کرسکیں ۔

نماز ایمان کی ایک ایسی اہم نشانی اور اسلام کا ایسا خاص الخاص شعار و بنیادی رکن اور دین کا اتنا اہم ستون ہے جسکو چھوڑنے سے اسلام کی بنیاد کمزور ہو جاتی ہے۔ دین کی عمارت ہلنے لگتی ہے اور اس کو چھوڑ دینا بظاہر اس بات کی علامت ہے کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ اور رسولؐ و اسلام سے تعلق نہیں رہا۔ ایک حدیث ہے کہ جس نے دیدہ و دانستہ اور عمداً نماز چھوڑ دی تو وہ ہماری ملت سے خارج ہو گیا۔ دوسرے موقع پر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بندہ کے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فاصلہ ہے۔ بہت سے حاجی سفر کی مشقت اور کاہلی اور کم ہمتی سے نماز میں سستی کرتے ہیں بلکہ قضا کر دیتے ہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک فرض یعنی حج کی ادائیگی کا ارادہ کرتے ہیں اور روزانہ کے پانچ فرض ترک کر دیتے ہیں۔ مشاہدہ ہے کہ لوگ عمرہ یعنی ایک نفلی عبادت کے لئے اتنے پیسے خرچ کر کے مکہ مکرمہ جاتے ہیں لیکن راستہ میں فرض نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ شیخ ابوالقاسم حکیمؒ (جو بڑے پائے کے بزرگ گزرے ہیں) فرماتے ہیں کہ اگر کوئی جہاد کرے اور جہاد کی وجہ سے ایک نماز قضا کر دے تو اس کو اس قضا نماز کی مکافات کے لئے سومرتبہ جہاد کی ضرورت ہے۔ غور کریں جہاد کتنی بڑی عبادت ہے لیکن نماز کی فرضیت اور تاکید اس سے بھی زیادہ ہے۔ چنانچہ عوام اور خصوصاً حاجی لوگوں کو چاہئے کہ نمازوں کا نہایت درجہ اہتمام رکھیں اور وقت پر پابندی سے ادا کرتے رہیں۔ کوشش کریں کہ پانچوں وقت کی نمازیں باجماعت ادا ہوں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلہ میں ستائیس ۲۷ درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص چالیس ۴۰ دن تک ہر نماز جماعت کے ساتھ اس طرح پڑھے کہ اس کی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہ ہو تو اس کے لئے دو ۲ برائتیں لکھی جاتی ہیں۔ ایک آتش دوزخ سے برأت اور دوسری نفاق سے برأت۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپؐ ارشاد فرماتے تھے: خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی توبہ سے اس مسافر آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو (اثنائے سفر میں) کسی ایسی غیر آباد اور سنسان زمین پر اُتر گیا ہو جو سامانِ حیات سے خالی اور اسبابِ ہلاکت سے بھرپور ہو اور اس کے ساتھ بس اس کی سواری کی اونٹنی ہو اُسی پر اُس کے کھانے پینے کا سامان ہو، پھر وہ (آرام لینے کے لئے) سر رکھ کے لیٹ جائے پھر اُسے نیند آجائے پھر اس کی آنکھ کھلے تو دیکھے کہ اس کی اونٹنی (پورے سامان سمیت) غائب ہے، پھر وہ اس کی تلاش میں سرگرداں ہو، یہاں تک کہ گرمی اور پیاس وغیرہ کی شدّت سے جب اس کی جان پر بن آئے تو وہ سوچنے لگے کہ (میرے لئے اب یہی بہتر ہے) کہ مَیں اُسی جگہ جا کر پڑ جاؤں (جہاں سویا تھا) یہاں تک کہ مجھے موت آجائے، پھر وہ (اسی ارادہ سے وہاں آکر) اپنے بازو پر سر رکھ کے مرنے کے لئے لیٹ جائے، پھر اُس کی آنکھ کھلے تو وہ دیکھے کہ اس کی اونٹنی اس کے پاس موجود ہے اور اس پر کھانے پینے کا پورا سامان (جوں کا توں محفوظ) ہے، تو جتنا خوش یہ مسافر اپنی اونٹنی کے ملنے سے ہوگا خدا کی قسم مؤمن بندے کے توبہ کرنے سے خدا اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

ملنے کا پتہ:۔

مسجدِ نور علامہ اقبال روڈ، پی۔ای۔سی۔ایچ۔سوسائٹی، کراچی

(یہ کتاب مفت تقسیم کی جاتی ہے)